نورمان

واحبہ فاطمہ

وہ قطرہ قطرہ کر زخلے کو اپنے رنگ میں
رنگنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا زخلے خود اسے
طلب کرے وہ زخلے کا نشہ بن جائے کہ
زخلے خود لمحے کو اس سے دور نہ جائے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”،،،میں سچ کہہ رہی ہوں نیہا کوئی تھا جو میرے کمرے میں آیا تھا اس نے مجھے چھوا“

وہ بولتے بولتے ٹھہر گئی۔ سلطان نے مٹھیاں بھینچ لیں،،وہ ضبط کے کڑے پہرے خود

پر بٹھائے خاموش کھڑا تھا۔

تم پاگل ہو گئی ہو ماریہ،، تم حنان کی وجہ سے ایسی ہو رہی ہو کیونکہ وہ تمہیں منہ نہیں

”،،لگاتا چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور تم میرے شوہر

نیہا نفرت میں سب بولتی چلی جا رہی تھے کہ سلطان کی دھاڑ پر رکی۔

”،،اپنی بکواس بند کرو جاہل عورت“

ماریہ جو نیہا کے منہ سے نکلتا زہر مشکل سے برداشت کر پا رہی تھی سلطان کی دھاڑ پر

مزید سہم گئی۔

سچ تو یہ ہے سلطان کے آپ بھی اس عورت کو بھول نہیں سکتے یہ عورت اپنی یہی“

”،،ادائیں دکھا کر آپکو اپنی طرف مائل کرتی ہے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

،،غصے سے چلاتے ایک نفرت بھری نگاہ ماریہ پر ڈال وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئ

سلطان نے گہری سانس لیتے ماریہ کی طرف دیکھا جو آنسوؤں سے بھری لبالب آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ماریہ،،"ازیت سے پکارا۔"

آپکو بھی مجھ پر یقین نہیں سلطان ؟"وہ ٹوٹ رہی تھی اور اسے ٹوٹتا دیکھ وہ بھی ٹوٹ رہا" تھا لیکن چاہنے کے باوجود وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ سب اسکا وہم ہے

کیونکہ وہ گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی دیکھ چکا تھا پر گھر میں واقعی کوئی نہیں آیا تھا۔

"،،،ماریہ آپ کو تنہائی کاٹ رہی ہے"

وہ صرف اتنا کہہ سکا تھا کہ وہ اپنا قدم پیچھے لے گئ،،سلطان نے قدم آگے بڑھانے چاہے جب وہ ہاتھ سے روک گئ۔

آپ کو بھی مجھ پر یقین نہیں سلطان یعنی میں پاگل ہوں نہ،،؟میں ہوں پاگل،،اسی"

"،،،لیے تو حنان مجھے چھوڑ دوسری

بے انتہا سسکتے وہ واقعی اس وقت پاگل لگ رہی تھی۔

exponovels

"،،ماریہ میری بات سنیں"

اسنے آگے بڑھتے ماریہ کو تھامنا چاہا تھا لیکن وہ ایک جھٹکے سے کھسکتے پیچھے ہو گئ۔

"،،،میں سچ کہہ رہی ہوں سلطان و،،وہ،،،،، مجھے،،، چھوتا ہے، اسکے چھونے میں غلاظت "

وہ ہکلاتے اپنے کانپتے ہاتھ آپس میں مروڑنے لگی۔

"!،،،برا خواب دیکھا ہے تم نے ماریہ ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ "

آگے بڑھتے اسے سنبھالنا چاہا جب وہ مزید پیچھے ہوئی۔۔

میرے پاس مت آئیں،، مم،،میں پاگل ہوں نہ۔،،،میں پاگل ہوں،،،" وہ اپنے بال نوچنے لگی تھی سلطان بری طرح ازیت سے دوچار ہوتا اسکی جانب بڑھنے لگا۔

"آپ پاگل نہیں ہیں ماریہ آپ سچ کہہ رہی ہیں۔،، کوئی آتا ہے یہاں منہ چھپا کر میں نے "!،،،سی سی ٹی وی میں دیکھا ہے

وہ بے اختیار جھوٹ کہنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”،،، نہیں ،،، مجھے بہلا رہے ہو سلطان تم ،،، تم مجھے بہلا رہے ہو ،، کوئی نہیں آتا یہاں“

وہ سلطان کو پرے دھکیلتے کمرے میں بند ہو گئی۔۔

سلطان بے بسی سے بیٹھا وہ سب یاد کر رہا تھا جو ان کچھ دنوں سے ہو رہا تھا۔

ایک آنسو کا قطرہ اسکی آنکھ سے گرا وہ لب بھینچ گیا وہ جانتا تھا وہ باہر نہیں نکلے گی لیکن پھر بھی وہ باہر بیٹھا تھا۔۔

* * * * * * * * * *

“Anoora”

اپنی بلیک بی ایم ڈبلیو میں بیٹھے اس نے پکار پر فون کان سے لگائے بلیک مرر سے باہر دیکھا سامنے کا منظر دیکھ اسے اچانک وقت ٹھہر تا ہوا محسوس ہوا۔ جیسے سب تھم گیا تھا نظریں اس خوبرو منظر پر ٹھٹھک کر رکی تھیں اور وہ بے اختیار اس چہرے میں الجھ گئی تھیں۔

”انورہ آرام سے یار۔۔“

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ لڑکی گاڑی کے آگے آنے لگی تھی جب اسکی دوست نے اسکا بازو پکڑتے اسے کھینچا۔ پل بھر کو تو گاڑی میں بیٹھے فون کان سے لگائے یمان عنید کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا اور ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔ ایک غضب ناک نگاہ اس نے اس بائیک والے کی نمبر پلیٹ پر ڈالی جو ابھی اپنی جلد بازی میں اس لڑکی کو مارنے والا تھا۔۔۔

"ایڈیٹ!" دانت پیستے اس بائیک والے کو زیرِ لب گالی دی اور واپس اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوا۔

"اس ملک کی عوام کے پاس تعلیم کی بہت کمی ہے" سر جھٹکتے اسنے غصے سے کہا اس لڑکی کی ناک غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔ یمان عنید کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جب فون کے اسپیکر سے آتی مستقل آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"سر ہاشم سردار اپنے عزائم سے پیچھے نہیں ہٹ رہا اسنے افغان انڈسٹریز کے مالک کو بلیک میل کیا ہے کہ اگر اس نے یہ ڈیل ہماری کمپنی کے ساتھ سے کینسل نہ کی تو وہ ان سے معائدہ توڑتے انکا کروڑوں کا نقصان کر دے گا اور آپ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے ڈیل کینسل کی تو واقعی ہماری کمپنی کو کروڑوں کا نقصان پہنچے گا۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مینیجر کی متفکر آواز پر یمان عنید کے چہرے پر چھائی ہشاشیت یکدم غائب ہو گئی ماتھے پر ایک گہرا بل بڑا زیرِ لب ہاشم سردار کو گالی سے نوازتے اس نے گہری سانس خارج کی۔۔،،،

ہلکی سرمئی آنکھوں میں نا قابل برداشت جلال تھا۔

"تو ٹھیک ہے کرنے دو ہاشم کو جو وہ کرتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ میرے کروڑوں کا نقصان کا بدلہ اسے عربوں سے چکانا پڑے گا۔میں اسکے جتنا اپنا معیار گرا کر یہ او چھی حرکتیں نہیں کر سکتا تھا ورنہ ہاشم ابھی جس سگنل پر میں رکا ہوں وہاں کھڑے ہو کر بھیک مانگے،،،"

نخوت سے کہا اسکے اندر ایک آتش فشاں جمع تھا جو ہاشم سردار کی حرکتوں کے باعث پھٹنے کو تیار تھا اسی لمحے اسکی گاڑی کی کھڑکی پر دستک ہوئی اسی لمحے باہر ڈرائیور کے غرانے کی آواز آئی اس نے آگے جھک کر دیکھا تو ڈرائیور نہیں تھا وہ بات کرنے میں اتنا مگن ہو گیا تھا کہ اسنے محسوس ہی نہیں کیا کہ گاڑی کب سے ٹریفک میں پھنسی ہے اور ڈرائیور بھی گاڑی میں نہیں تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اے لڑکی سمجھ نہیں آتا گاڑی کے پاس سے ہٹو،،، نہیں دینا ہمیں کوئی فنڈ جاؤ یہاں "

سے،،" ڈرائیور چلا رہا تھا جب اسنے پلٹ کر اپنی کھڑکی کی جانب دیکھا جس پر ابھی

دستک ہوئی تھی،،اور ایک مرتبہ پھر غصے میں ہونے کے باوجود اسکے ماتھے کا بل غائب

ہو گیا تھا فون پر مینیجر نجانے کیا کہہ رہا تھا اسنے کال کاٹ دی اس وقت مینیجر کی مداخلت

زہر لگ

رہی تھی۔

انورہ چھوڑو یار ایسے بڑی گاڑیوں کے لوگوں کے دل بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔۔" وہ "

،، لڑکی نخوت سے ڈرائیور کو دیکھتی بولی جبکہ انورہ نے ایک دم اسکا ہاتھ جھٹک دیا

کوئی نہیں،، میرے پاس اس سے بڑی گاڑی ہے۔"

لیکن میرا دل میری گاڑی سے بھی بڑا ہے اور ساری بات اس ڈرائیور کو اتنی تمیز نہیں

" ہے کہ بات کیسے کرتے ہیں۔۔ .

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سفید رنگت میں لالی گھلی قوسِ قزاح کے رنگوں کی مانند لگ رہی تھی،،غصے سے بار بار چہرے پر جھولتی لٹیں درست کرتی ایک حسین اپسرا۔۔!

انورہ نے ایک بار پھر دروازے کے شیشے پر ہاتھ مارا مقصد گاڑی کے مالک کو شکایت کرنا تھا۔اسکے غصہ پر اندر بیٹھا یمان بے اختیار بے آواز ہنسا۔ایٹیٹیوڈ اس کی شخصیت پر جچ رہا تھا اسکی غصے بھری آنکھیں اور تن کے کھڑی گردن یمان کو بہت متاثر کر رہی تھی ،،.

وہ سیٹ سے پشت ٹکائے ہونٹوں پر ہاتھ کی مٹھی رکھے دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔،

"،،،تو بی بی سگنل کھل چکا ہے کہیں اور جا کر بھیک مانگو"

ڈرائیور کہتا گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا لیکن اسکے بھکاری کہنے پر انورہ کے تن بدن میں برق رو دوڑ گئی کہ غصے سے بل کھاتے اسنے اپنی چپل اتاری۔

"،،،ابھی مدد کے لیے پکارتی ہوں میرا پورا پیچ یہاں ہے تمہاری ہڈیوں کا سرمہ"

وہ کہتے ہوئے ایک ہاتھ میں چپل اور ایک ہاتھ میں فون پکڑے فون ملانے لگی تھی جب معاملہ بگڑتا دیکھا یمان نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور کوٹ درست کرتا گاڑی سے باہر نکلا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکا اترنا وہاں ہر کسی کو ساکت کر گیا تھا یوں لگتا تھا جیسے کسی ریاست کا شہزادہ ہو۔

اسکو دیکھتے انورہ فوراً دو قدم پیچھے ہوئی۔ انورہ نے فون نیچے کرتے ایک نظر ڈرائیور پر ڈال یمان کو دیکھا اسکی ساتھ کھڑی اسکی دوست منہ کھولے یمان عنید کو دیکھنے لگی.،،،وہ نہیں جانتی تھی اسے ناہی کبھی دیکھا تھا اس شخص کو لیکن اس شخص کی شخصیت اور رعب ظاہر کر رہا تھا کہ وہ شخص کوئی اونچی ہستی کا مالک ہے ان دونوں کے علاوہ بھی کئی نظریں اسکی جانب اٹھیں تھیں،،، سحر انگیز شخصیت لیے وہ ایک قدم آگے بڑھتا انورہ کے مقابل کھڑا ہوا۔،، اسکے وجود کے آگے انورہ کی شخصیت کسی ننھی چڑھیا کی مانند لگ رہی تھی۔

چپل نیچے رکھ دیں۔" اسکی آواز بھی اسکی شخصیت کی طرح رعب دار تھی گڑبڑاتے" انورہ نے فوراً چپل نیچے کی۔

"کیا مسئلہ درپیش ہے؟"

سارا معاملہ جاننے کے باوجود دریافت کیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”سر میرا نام انورہ ہے،، میں بزنس ڈیپارٹمنٹ کی سٹوڈیٹ ہوں اور یہ میرا بیچ ہے۔۔“

وہ اپنے ساتھ کھڑے لڑکے لڑکیوں کی جانب اشارہ کرتی بولی۔

سن گلاسس کے پیچھے چھپی آنکھیں انورہ کے چہرے کے ہر نقش کو بغور دیکھ رہی تھیں وہ دیکھی دیکھی سی لگ رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ جانتا ہو پر یاد نہیں آرہا تھا کہ کہاں دیکھا ہے۔۔

ہم کینسر کے بچوں کے لیے فنڈ جمع کر رہے ہیں ساتھ ہی سوشل ایکسپیریمنٹ بھی“ کر رہے ہیں یوں تو ایک یا دو یا دس کا علاج بھی ہو تو ہم سب مل کر کروالیں لیکن لاتعداد ایسے مریض ہیں جنکی بیماری کا علاج مہنگا ہے ہمارا مقصد صرف لوگوں کے اندر بھلائی کا “جذبہ ابھارنا اور انہیں احساس دلانا ہے،،، کئی ضرورت مند انکی مدد کے منتظر ہیں

اسنے ایک فائل یمان کے سامنے کی جسے ایک نظر دیکھنے کے بعد یمان نے واپس“ کر دی۔

”لیکن معذرت کے ساتھ آپ کا ڈرائیور ایک غیر مہذب اور بدتمیز انسان ہے۔“

exponovels

ایک نظر اس ڈرائیور کو دیکھتے غصے سے کہا۔

یمان کی نظر اسکے کرتے پر لگے بیچ پر گئ جس پر یونیورسٹی کا نام درج تھا۔

"،، عظیم چیک بک دو"

وہ انورہ کو دیکھتے بولا،،، عظیم نے فورا گاڑی سے چیک بک نکالتے اس کے سامنے کی۔

اسے ایک چیک پر سائن کرتے وہ پھاڑ کر انورہ کے آگے بڑھایا۔

"سر یہ تو بلینک ہے،،،، اور"

انورہ نے حیرت سے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"،، جتنی رقم لگے اس میں لکھ لیں"

بول کر اس نے پین واپس اپنے کوٹ میں لگایا۔

"!،، تھینک یو سو مچ،،،، سر یور گڈ نیم"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ چیک سنبھال کر بیگ میں رکھتی پوچھنے لگی لیکن آگے سے سنے جانے والے نام نے اسے پتھر کر دیا تھا جھٹکے سے سر اٹھا کر بے یقینی سے وہ اوپر دیکھنے لگی کچھ ایسی ہی حالت باقی سب کی بھی تھی۔

"یمان عنید۔۔۔!"

وہ نام بتا کر اب اسکا خود کو حیرت سے تکنا دیکھ رہا تھا۔ اسکے نام سے تو تقریباً سب ہی واقف تھے لیکن دیکھنے کا اتفاق پہلی مرتبہ ہوا تھا۔ مسکرا کر وہ ان سب کو حیرت میں چھوڑ گاڑی میں بیٹھ گیا اور ایک نظر ابھی تک گاڑی کو دیکھتی انورہ کو دیکھا۔

اسکے بعد ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

گاڑی ایک بارہ منزلہ عالیشان عمارت کے سامنے رکی ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"جس لڑکی سے تم نے آج بدتمیزی کی۔۔" وہ عظیم کو دیکھتے ہوئے جملا ادھورا چھوڑ گیا۔

"سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"

exponovels

ڈرائیور نے فوراً لجاجت سے کہا۔

"دو دن میں مجھے اس لڑکی کے متعلق ساری انفارمیشن چاہیے،،، کون ہے؟ کہاں رہتی ہے کیا کرتی ہے؟ کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے،،؟ اور اس بات کی خبر کسی دوسرے کو نہ ہو،،، نام اسکا انورہ ہے،، یونیورسٹی اور ڈیپارٹمنٹ بھی تمہیں معلوم ہے پھر مشکل نہیں ہونی چاہیے۔۔"

ٹائی درست کرتے وہ حکم سناتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر ہی چوکیدار نے سر جھکاتے سلام کیا۔ جیسے جیسے وہ اندر جاتا گیا اسکے آفس کا اسٹاف احتراماً کھڑا ہو گیا۔

اپنے آفس میں قدم رکھا ہی تھا جب اسکے پیچھے سیکرٹری دروازے پر آ کھڑا ہوا اجازت ملنے پر اندر آیا۔

"سر۔۔۔"

"ایک کپ اسٹرونگ سی چائے لاؤ"

exponovels

کرسی سے پشت ٹکاتے اسکی بات کاٹ دی۔

وہ ایساہی تھا،، ہر وقت جلالی روپ میں رہنے والا۔ اسے پسند نہیں تھا کہ کوئی اسے مخاطب کرے یا اس سے پہلے بات کا آغاز کرے بس وہ پوچھے تو اسکی باتوں کا جواب دے دیا جائے۔ وہ یونہی تھا پوری دنیا سے بے نیاز، اپنے کام سے کام رکھنے والا۔ لیا دیا انداز۔ غیر معمولی سنجیدگی بھری طبیعت اس کا خاصا تھی۔۔

"اوکے سر۔۔!"

سیکرٹری کہتا آفس سے باہر نکل گیا جب اسنے جیب سے ایلیکٹرانک پوٹ ہاتھ میں پکڑتے منہ میں دبایا اور دھواں ھواء کے سپرد کیا جب اس ھواء میں اسے انورہ کا عکس نظر آنے لگا۔

"جتنا میرے ذہن پر حاوی ہو گی اتنا نقصان اٹھاؤ گی انورہ کہ محبت ہو یا نفرت دونوں جذبوں میں یمان عنید انتہائی ظالم ہے۔۔"

وہ خود سے بڑبڑاتے مسکرایا جب ایک بار پھر سیکرٹری نے دروازے پر کھڑے ہوتے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر چائے یمان کے سامنے رکھی یمان نے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسے دیکھتے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور الیکٹرانک پوٹ ٹیبل پر رکھتے سیکرٹری کو دیکھتے ایک آئی برواچکائی،،، جیسے کہہ رہا ہو اب بولو۔

"!،،، سر افغان انڈسٹریز نے معائدہ توڑ دیا ہے،،،، اور اس کے پیچھے"

سیکرٹری نے ڈرتے ہوئے کہا تو یمان نے یکدم اسکے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"مبارک ہو۔"

یمان کا مبارکباد دینا سیکرٹری کو مزید پریشان کر گیا۔ وہ نظریں جھکا گیا۔ نجانے اسکا باس آج پاگل ہو گیا تھا کروڑوں کے نقصان پر اسے مبارکباد دے رہا تھا۔

"!،،، احمد"

غصے سے پکارا۔

احمد نے نظر اٹھا کر دیکھا تو یمان کا ہاتھ اب تک ھواء میں بلند تھا اور چہرے کے تاثرات سخت.

اس نے جھٹ سے یمان کا ہاتھ تھام لیا۔ لیکن الفاظ کیا ادا کرے سمجھ نہ آیا اگر "خیر مبارک" بولتا تو کہیں اسکی خیر سے قبر نہ کھد جاتی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"کیاہواحمد مبارکباد نہیں دوگے ؟"

اسکاپوچھناتھاکہ وہ مزید گھبراگیا۔

"،،،سر،،،سوری اس میں میراکوئی"

میں تمہیں مبارکباد دے رہاہوں اور تم وضاحت۔۔خوشی کے موقع پر تمہاری ایسی" "شکل دیکھ میراموڈخراب ہورہاہے۔

بیزارگی سے بولتے وہ کھڑاہوا۔

"،،سر لیکن ہماری کمپنی کولاس"

وہ بول ہی رہاتھاکہ یکدم یمان ٹیبل پرہاتھ مارتے چلایا۔

"نقصان ہمارانہیں ہاشم کاہواہے وہ بھی کروڑوں کانہیں عربوں کا۔"

اسکے چہرے پربلاکی سختی تھی سیکرٹری احمد تھوک نگلنے لگا۔

"ہاشم نے بہت غلط داؤکھیلاہے بہت غلط۔"

کمرے میں ٹہلتاوہ کوئی جنونی شخص لگ رہاتھا۔

exponovels

اسنے اپنا نقصان کر لیا،، یمان عنید سے جنگ چھیڑی،،، ہر بار میں اسے مہلت دیتا رہا"
چوہے بلی کا کھیل سمجھ کر تو وہ میری ڈھیل کا کوئی اور ہی مطلب لے گیا.،،، چلو خیر ہے
اچھلنے دو اسے دو ماہ بعد اسکی یو کے سوئیز سٹار کمپنی سے جو ڈیل ہے ان سے رابطہ کرو اور
،،، کہو کہ ہم انکے ساتھ کام کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں کم معاوضے پر"
واپس کرسی پر بیٹھتے اب جب وہ بولا تو کافی پر سکون تھا۔

سر مگر ہمارا اس کام میں تجربہ نہیں،،" یمان کے ہاتھ کے اشارے پر اس نے الفاظ منہ "
میں دبا لیے۔
تجربہ نہیں تو کرو تجربہ،، سب کو کام سکھاؤ اور دو ماہ کے اندر انکوٹرین کرو،، ویسے بھی"
افغان انڈسٹری کا کام اب نہیں ہے، اور افغان انڈسٹری کو بلیک لسٹ میں ڈالو اگلا
،،، ٹارگیٹ میرا وہی ہونگے۔ یہ ڈیل کسی بھی صورت ہماری ہونی چاہیے ڈیٹس اٹ
سوئیز اسٹار ہاشم کی بیک بون ہے اگر چہ وہ الگ ہوتی ہے تو سمجھو ہاشم سڑک پر آجائیگا
اسنے اپنے پورے سال کا مال اسی کے کام میں انویسٹ کیا ہے۔"

exponovels

ہنستے ہوئے اس نے سیکرٹری کو جانے کا اشارہ کیا۔احمد نے ایک نظر اپنے باس کو دیکھا اسے ہاشم پر ترس آرہا تھا کہ وہ کتنے غلط کھیل کی شروعات کر گیا ہے اسکا باس اتنا بھی بے خبر نہیں تھا۔۔

****

رات کی بڑھتی سیاہی اور ھواؤں کی سرسراہٹ،،، سردیوں کے اوئلی دن تھے اسکا کمرہ بند تھا اور اندر سے لاکڈ بھی، ہیٹر کی گرمی نے اس وسیع کمرے کو گرم کر دیا تھا کہ اندر سکون اور اطمینان تھا۔عالیشان گول بیڈ پر ایک وجود کمفرٹر میں لپٹا لیٹا تھا جب اچانک کمرے کا لاک کھلا اس ہلکی سی آواز پر بھی بیڈ پر لیٹے وجود میں جنبش ہوئی تھی جب کوئی بنا آواز کیے دروازہ کھولے اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا،،ہونٹوں پر رقصاں شیطانی مسکراہٹ!بیڈ پر بیٹھتے اسنے کمفرٹر پاؤں سے ہٹایا تو اسکی سفید پنڈلیاں دیکھ آنکھیں چمکنے لگیں آہستگی سے اسکی پندلیوں پر ہاتھ رکھتا اسکا ہاتھ اوپر کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ بیڈ پر لیٹے وجود کی ہر حس بیدار ہوئی اور وہ چیختے اٹھ بیٹھی،،

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"کک،، کون ہے ؟؟،، کون ہے یہاں،،ں۔"

وہ کمفرٹر دور پھینک کر پیچھے ہٹی۔ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے وہ اپنے پاؤں پر اب تک وہ انجانا لمس محسوس کر رہی تھی۔ اسکی نظر کمرے کے دروازے پر پڑی پر کمرے کا دروازہ تو اندر سے لاک تھا بھاگتے ہوئے بیڈ کی طرف گئی اور کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا جلدی جلدی نمبر ڈائل کر کان سے لگایا۔

"،،ہہ،،ہیلو،،ہیلو، حنان"

اسکا خوف زیر ہوا تھا جب حنان کی جگہ دوسری جانب سے کسی عورت کی آواز سنی۔

"،،حنان مصروف ہے ابھی"

اس لڑکی نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا تھا، وہ پتھر بنی سب بھولے اپنے فون کو دیکھنے لگی جس کے اوپر رات دو کا وقت جگمگا رہا تھا ابھی وہ اسٹل کھڑی تھی جب اسکا فون دوبارہ بجا اسکرین پر ہبی لکھا تھا،، غصے سے فون کاٹتے اس نے دیوار پر دے مارا۔

حنان،،،،!" وہ بری طرح چیخی تھی اپنا پہلا ڈر یکسر فراموش کیے بیڈ پر بیٹھ سسکنے لگی تھی کہ وہ آج اس کمرے میں پھر تنہا تھی اور وہ شخص غیر کی بانہوں میں رات کا قیام

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کر رہا تھا۔ ابھی اسکا سسکنا جاری تھا جب ایک مرتبہ پھر کمرے کے دروازے کا لاک کھلنے پر وہ چونک کر پلٹی تو کوئی کالی چادر میں باہر بھاگ رہا تھا۔ ایک بار پھر حنان کے غم سے نکلتی وہ اس کے پیچھے بھاگی۔

"،،کون ہو تم،، کون ہو رو کو"

اپنے نائٹ ڈریس کی ڈوریاں کستے وہ بلند آواز میں چیخی لیکن وہ سایہ کہیں غائب ہو چکا تھا وہ درمیان لاؤنج میں اکیلے تن تنہا کھڑی خوف سے زرد پڑ چکی تھی کہ کوئی اسکے محفوظ گھر میں اسکے لاکڈ کمرے میں بنا کسی شور شرابے یا آواز کے خاموشی سے آگیا اور اتنی ہی خاموشی سے نکل بھی گیا نجانے وہ کون تھا اور کس غرض سے اسکے کمرے میں آیا تھا جب اچانک اسے اپنی پنڈلیاں آگ میں جھلستی محسوس ہوئیں وہ ویسی ہی کھڑی تھی جب پورا لاؤنج روشن ہو گیا اس نے آنکھو پر ہاتھ رکھتے پلٹنا چاہا جب نیہا کی آواز پر قدم رکے

،،

"،،ماریہ"

exponovels

اس نے پلٹ کر نیہا کو دیکھا لیکن پھر اگلے ہی لمحے باہر سے سلطان کو آتے دیکھ قدم پتھر ہو گئے اور وہ بے یقینی سے سلطان کو دیکھنے لگی جب کہ ماریہ کو اس حال میں دیکھ سلطان نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا تھا کہ وہ نائٹ ڈریس میں بغیر ڈوپٹہ کھڑی تھی۔

"سلطان آپ کہاں سے آرہے ہیں؟"

نیہا کی توجہ اپنے شوہر پر گئی تھی جبکہ اسی مرتبہ پھر سلطان کی نظریں ماریہ کی بے یقینی بھری نظروں سے ٹکرائی تھیں وہ سوالیہ تھا کہ آیا وہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہے اور اتنی رات گئے دونوں باہر کیوں ہیں؟ لیکن ماریہ کی آنکھوں میں آنسو ٹمٹماتے دیکھ دل مٹھی میں ہوا تھا وہ جلدی سے پلٹ کر جانے لگی کہ ہاتھ بلند کر سلطان نے روکتے پکار لیکن وہ کمرے میں بند ہو کر دروازہ بند کر چکی تھی۔

ماریہ،،،"سلطان کی ایک اور پکار پر وہ جو دروازے کے ساتھ لگی کھڑی تھی زمین پر بیٹھتی سسک پڑی"

،،بھابھی،،"نیہا کی سرد آواز پر اسنے نظر پھیر کر اپنی بیوی کو دیکھا"

"،،بھابھی بولا کریں،، رتبے میں چھوٹی نہیں بڑی ہے آپ سے"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نیہا کا چبھتا لہجہ صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مشکوک بن رہا ہے۔

"،،اپنی بکواس بند کرو نیہا اور جاؤ اپنے کمرے میں"

نیہا کو بازو سے آگے دھکیلتے حقارت سے کہہ وہ صوفے پر ڈھ گیا۔

پھر اسکے انتظار میں رات کالی کرنے کی ضرورت نہیں سلطان وہ باہر نہیں آئیگی۔ "تمسخر اڑاتی اس کی بیوی نیہا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ ہمیشہ کی طرح سلطان ماریہ کے کمرے کے باہر بیٹھ گیا کہ گزرتے دنوں میں ماریہ خوف سے ایسے ہی باہر آجاتی تھی اسے وہم ہوتا تھا کہ کوئی اسکے کمرے میں آتا ہے جبکہ اس گھر ماریہ نیہا حنان اور وہ خود جب تک کسی کو نا لائیں کسی باہر والے کا اندر آنا ممکن ہی نہیں تھا۔

"،،کوئی مجھ پر یقین کیوں نہیں کر رہا"

ماریہ کی کل کی چیخ اسکے کانوں میں گونجی۔

"ماریہ جب کوئی گھر میں آیا ہی نہیں تمہارا کمرہ بھی لاکڈ تھا تم خود کہہ رہی ہو تو کون

"،،تمہارے کمرے میں آسکتا ہے

exponovels

نیہانے جھنجھلا کر کہاوہ،،،اسے نفرت تھی ماریہ کے روز روز کے ڈرامے سے تنگ تھی جو سلطان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے یہ سب کرتی تھی۔

"انورہ یہ تم نے کیا کیا؟"

گاڑی کے سامنے سے گزرتے ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے اس چیک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔اسکے ساتھی ایک ساتھ چیخے۔

"جو نظر آرہا ہے۔پھاڑ دیا چیک میں نے۔"

وہ غصے سے بولی۔

"پر کیوں؟"

اسکے گروپ کے ایک لڑکے نے غصے سے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے کسی کی بھیک نہیں چاہیے۔"

وہ بول کر جانے لگی تھی جب اسکی دوست نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا۔

exponovels

کیا مطلب بھیک نہیں چاہیے تھی؟ اور یہ تم کہاں سے بیچ میں آ گئی؟؟ اگر بھیک بھی تھی تو یہ ان معصوم کینسر کے بچوں کے لیے تھی تمہاری وجہ سے انکا کتنا نقصان ہوا ہے اندازہ ہے۔۔"

روڈ پر گزرتے لوگ انکی جانب متوجہ ہونے لگے تھے۔

"میں دے دوں گی بلینک چیک ٹھیک ہے؟ جتنے چاہیے ہوں مجھ سے لے لینا۔"

غصے سے کہتی وہ انکی مخالف سمت چلنے لگی سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے اس نے پہلی بار اپنی دولت کا رعب دکھایا تھا ورنہ اسکے ساتھ رہنے والوں کو کبھی اس سے بات کرتے اسکی اونچی اور اپنی کم حیثیت کا احساس نہیں ہوتا تھا کہ اسکا لہجہ ہمیشہ سے نرم اور عاجزانہ تھا۔ لیکن آج بالکل وہ کسی امیر گھرانے کی مغرور لڑکی لگ رہی تھی۔

****

"سلطان"

exponovels

آنسو قطار در قطار اسکی آنکھوں سے ٹپکتے اسکے دل کو لہولہان کر رہے تھے تو کیا وہ ہاشم تھا۔ہاں وہ ہاشم ہی تھا جس نے اسے پاگل کر رکھا تھا۔روز رات اسکے کمرے میں آنے والا وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ ہاشم ہی تھا۔وہ دروازے سے سر ٹکائے بری طرح سسکنے لگی کہ دل میں اترتے اس درد سے کوئی واقف نہیں تھا کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا وہ کس کرب سے گزر رہی ہے۔۔۔کس بات کا غم کرتی وہ؟؟ کہ وہ شخص سلطان تھا وہی سلطان جو اس سے عشق کرتا تھا۔۔ہمیشہ اسکی نظروں میں اپنے لیے عقیدت دیکھی تھی کیا وہ اتنا بڑا ابہر وپیا تھا کہ وہ رات کی تنہائی میں اسکے جسم کی طلب میں آتا تھا اسکے شوہر کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتا تھا؟؟

"کیوں کیا ہاشم میرے ساتھ ایسا۔۔۔کیوں دی اتنی ازیت۔۔۔ایک یہی تو بھرم رہ گیا تھا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے تم نے وہ بھی توڑ دیا۔۔۔تم دونوں بھائی بالکل ایک جیسے ہو جسموں کے پیاسے"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بری طرح اپنے بال نوچتے وہ دروازے سے سر پٹخنے لگی کہ اسکے دروازہ پیٹنے کی آواز پر سلطان نے دروازے پر دستک دی۔

مار یہ ڈرومت میں ہوں یہاں۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت "نہیں۔۔

وہ جلتی ریت پر کھڑا تھا ماریہ درد میں تڑپنے والی اکیلی نہیں تھی اسکے ساتھ ہر لمحہ اسکے درد میں وہ بھی تڑپا تھا۔

کمرے کے باہر سلطان کی آواز سنتی وہ پتھر بنی اپنی جگہ ٹھہر گئی۔ پھر پلٹ کر دروازے کو نفرت سے دیکھا اور لمحے میں کھڑے ہوتے کمرے کا دروازہ کھولا۔

اسکا بکھرا بکھرا سراپا سوگوار سی ویران آنکھیں سلطان کا دل دھک سے رہ گیا۔

"ماریہ میں یہاں ہوں تم خود کو تکلیف۔۔"

منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"ماریہ۔۔"

نام مت لو اپنی گندی زبان سے میر اسلطان۔۔ تم اتنے گر جاؤ گے میں نے تصور بھی"

"نہیں کیا تھا۔۔

وہ اسکا گریبان تھامے چلانے لگی۔

"ماریہ تمہیں کوئی شدید غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔"

غصہ ضبط کرتے کہا۔ماریہ کی آنکھوں میں لکھی شک کی رقم ہوئی تحریر وہ پڑھ رہا تھا۔

تم دونوں بھائیوں کو مجھ سے محبت تھی نہ۔۔؟ دعوا کرتے تھے نہ محبت کا؟۔ پر تم"

دونوں ہی ہوس کے پجاری ہو۔۔۔سنا تم نے۔۔"حلق کے بل چیختے اسنے سلطان کو پیچھے

کی جانب دھکہ دیا۔

"میری محبت کو گالی مت دو۔"

وہ بھی چیخا تھا۔ جبکہ اوپر کھڑی نیہا نفرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جب اس نے

خاموشی سے فون کا کیمرہ ایکٹو کرتے ان دونوں کی طرف فوکس کیا۔ آنکھوں میں

نفرت اور انتقام کے شعلے دہکنے لگے تھے۔

exponovels

"تمہیں بھی میرے جسم کی حسرت ہے نہ۔۔۔لو نوچ لو میرے وجود کو۔۔۔"

اپنا گاؤن اتارنے کے لیے اس نے ڈوری کھولنی ہی چاہی تھی کہ سلطان کا ضبط ٹوٹا تھا اور ہاتھ ماریہ کے گال پر سرخ نشان چھوڑ گیا۔وہ لہرا کر کمرے کی اندر کی طرف گری۔

تم واقعی پاگل ہو چکی ہو۔۔"غصے سے چیختے ماریہ کو مزید اندر کرتے سلطان نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور خود وہیں گرے زارو قطار رونے لگا کہ اسے اتنی تکلیف جب بھی نہیں ہوئی تھی جب ماریہ نے اسکی محبت کو بے دردی سے ٹھکرا دیا تھا۔اس کے ٹھکرانے پر وہ اس قدر نہیں ٹوٹا تھا جتنا آج اس الزام پر ٹوٹا تھا۔۔

وہ اپنے وہم کو سچ سمجھتے اب اسکا الزام سلطان پر ٹھہرا گئی تھی۔

اوپر کھڑی نیہا تنفر سے مٹھی بھینچتے اپنے شوہر کو آج بھی اس عورت کے لیے روتا ہوا دیکھ رہی تھی جس نے زندگی میں اتنے سالوں بعد بھی اسکے شوہر کو اسکا نہیں ہونے دیا تھا پھر اپنے موبائل پر ویڈیو بند کرتی گہرا مسکرائی اور ایک نظر اپنے روتے شوہر پر ڈالتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

exponovels

****

وہ دبے قدموں کمرے میں داخل ہوئی وہ سامنے ہی اوندھے منہ بیڈ پر گرا گہری نیند میں تھا جسم پر شرٹ اور کمفرٹر نا ہونے کے باعث کسرتی بازو نمایاں تھے۔

”پہلوان کہیں کا۔ ایسا مزہ چکھاؤں گی یاد کرے گا۔“

وہ دھان پان سی نازک سراپا جان اسکے منہ سے نکلتے ہلکے خراٹوں سے کچھ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

”زحلے نہیں ڈرتے۔۔“

خود کو ڈپٹا۔

پھر جلدی سے الماری کی جانب قدم بڑھایا اور آہستگی سے الماری کھول کر کھڑی ہو گئی۔

”کہاں چھپایا ہے میری پروگریس لیٹر اس سانڈ نے۔۔“

وہ بڑبڑاتے ہوئے دھیمے سے اسکے کپڑوں کے نیچے ہاتھ ڈالنے لگی۔

پھر نیچے جھکی اسکے دوسرے خانوں میں کپڑے آگے پیچھے کرتی تلاشی جاری رکھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

دوسرے پٹ کے سامنے کھڑے ہوتے اسنے دوسری الماری چھانی۔ لیکن افسوس سے "

وہاں بھی کچھ حاصل نا ہوا۔

پھر آخری کونے میں کھڑی ہوئی پر وہاں بھی کچھ نا ملا بس آخر میں دو لاکڈ دراز منہ چڑھا

رہے تھے۔

"اس میں ہی ہو گا یقیناً پر یہ تو لاکڈ ہے۔"

منہ بناتے سوچا۔

کسی نے اچانک پیچھے سے اسکے منہ کے سامنے چابی لہرائی۔

"اوہ۔ تھینکیو۔"

اسنے خوشی سے چابی تھامتے کہا اور ایک نظر پیچھے دیکھتے دراز کھولنے لگی جب ہاتھ تھمے

ساتھ سانسیں بھی تھمی۔۔ تھوک نگلتے آنکھیں زور سے میچی اور اسی پوزیشن میں کھڑی

رہی کہ کان کے قریب دھیمی مگر سخت سرگوشی ہوئی۔

"دراز کھولو نا زحلے۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مراد عالم ایک ہاتھ الماری پر ٹکائے اسکے بالکل پیچھے کھڑا تھا زجلے کا سانس لینا بھی مشکل ہو گیا۔

"۔۔۔ مم ۔۔ مراد ۔۔۔ بھیا ۔۔۔ وو ۔۔ وہ ۔۔"

وہ خود پر کنٹرول کرتی اسکو باتوں میں بہلانے کے لیے مسکرا کر پیچھے مڑی کے اسے بالکل اپنے پیچھے دیکھ سانس روک گئی پیچھے ہوتے پشت الماری سے لگی۔

"بھ ۔۔ بھیا ۔۔۔ وہ ۔۔۔ میں تو۔"

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔

"آخری بار سمجھا رہا ہوں میں تمہارا بھیا نہیں ہوں ۔۔"

انگلی دکھاتے وارننگ دی۔

"میں بھی نہیں مانتی بس وہ بابا پیچھے لگے رہتے ہیں کہ پانچ سال بڑا ہے پ ۔۔۔"

مراد کی نظریں خود پر دیکھتے اسنے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"بھائی کیوں نہیں مانتی تم مجھے ۔۔"

پیچھے ہوتے وہ سینے پر ہاتھ باندھتے کھڑا ہوا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکو بنا شرٹ کے ایسے بے شرمی سے کھڑے دیکھ زحلے کو عجیب سی وحشت ہونے لگی۔

"آپ کہتے ہیں بھائی۔۔۔ نہیں ہیں اسلیے۔۔"

وہ بہت چالاکی سے بات کو گھما گئی۔

میں جو کہونگا وہ مانو گی؟ میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ پیپر میں گندے نمبروں سے ہی صحیح پر"

پاس ہو جاؤ۔ میں یہ بھی کہتا ہوں اپنی وہ مراسن نالائق دوست سے گپیں مارنے کی جگہ

"بہن کی صحبت میں رہا کرو۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ڈوپٹہ تمیز سے لیا کرو۔

وہ ایک کے بعد ایک بات گنوانے لگا۔

"میں یہ بھی کہتا ہوں جھوٹ مت کہا کرو۔ اب سچ بتاؤ بھائی کیوں نہیں مانتی۔۔"

اسے غصے سے منہ ٹیڑھے کرتے دیکھ وہ اسے گھورنے لگا

"بھائی اتنے سڑے ہوے نہیں ہوتے"

وہ صرف سوچ سکی کہنا بس میں نہیں تھا۔

"جس وجہ سے آپ بہن نہیں مانتے میں اس وجہ سے بھائی نہیں مانتی۔۔"

وہ ایک بار پھر ہوشیاری دکھاتی بات اسی پر ڈال گئی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جبکہ اسکے جواب پر مراد کے ہونٹ مسکرا اٹھے۔

”واقعی؟۔“

وہ تھوڑا قریب ہوتے پوچھنے لگا۔

”ج۔جی۔۔“

اسکی مسکراہٹ عجیب تھی زحلے کو تو لگی۔

”آپ۔۔۔آپ کیوں نہیں مانتے مجھے اپنی بہن۔۔۔“

نجانے کیا سوچتے اسنے یہ سوال کرلیا مراد کی مسکراہٹ سمٹی وہ کئی لمحے اسکے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھے گیا پھر پیچھے ہٹا۔

کیونکہ تمہاری جیسی نالائق ماں باپ کی نافرمان صدا کی بدتمیز بدتہذیب اور بے ادب“ ”لڑکی میری بہن نہیں ہوسکتی۔۔

سکون سے وہ پھر اسکے کئی عیب گنوا گیا۔

”میں نے آپ سے کب بدتمیزی کی؟“

exponovels

ماتھے پر نتھا بل پڑا۔اسکی تو کبھی آواز بھی اسکے سامنے نہیں نکلتی تھی پھر یہ الزام کیوں۔

"ابھی تم نے دل میں کیا کہا تھا؟"

وہ اسے دیکھ پھر سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"کک۔۔کیا کہا تھا؟"

وہ اسکے سوال پر حیران ہوئی۔

"یہی کے اتنے سڑے ہوئے بھائی نہیں ہوتے۔۔"

زحلے کا منہ مکمل طور پر کھل گیا مراد کی بات پر اس نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا۔

"کیا ہوا؟"

مراد نے اسے ویسے ہی حیران دیکھ پوچھا۔

"نن۔نہیں کچھ نہیں آپ نے بالکل غلط سنا میرے دل نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا۔۔"

وہ فوراً مکر گئی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

پھر کیا کہا تمہارے دل نے۔۔"

مزید کچھ دور ہوتے اسنے جمائی روکی۔

"الو کے پٹھے ہیں آپ۔۔۔وبالِ جان۔۔جن کا عذاب,بد قسمتی سے میرے تایا کے

بڑے بیٹے اور سانڈ پہلوان۔۔"

وہ اسکے چہرے کو دیکھتی مسکرا کر دل میں کہنے لگی۔۔

"کیا سوچتی ہو؟"

مراد نے پھر پوچھا۔

"بھائی آپ کے جیسے ہی ہونے چاہیے۔۔۔سخت بہنوں کا خیال رکھنے والے بہت

اچھے۔۔"

بس اس سے زیادہ تعریف نہیں کرنا اسکے اپنے لیے جان لیوا تھا۔۔اور تعریف کرتی تو

کہیں اپنا ہی دم نا نکل جاتا۔۔

"بالکل۔۔اچھا لگا تمہاری رائے جان کر۔۔چلو زیادہ اداس ہونے کی ضرورت نہیں تم

بہن نہیں ہو میری پر تمہارے معاملے میں بھی میں کوتاہی نہیں برتوں گا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہتے ساتھ اسنے تھوڑا آگے ہوتے زحلے کے ہاتھ سے چابی لی اور دراز کھولتے اندر سے وارننگ لیٹر نکالا زحلے کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔

"ہاں تو زحلے ہاشم زرا سیدھی ہو کر سامنے کھڑی ہو جاؤ۔۔"

بیڈ پر بیٹھتے اسنے وہ لیٹر کھولا زحلے نے ماتھا مسلا

"اس لیٹر میں لکھا ہے کہ جس طرح کالج میں تمہاری حرکتیں ہیں تمہارے پاس ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے۔۔البتہ تمہارے ساتھ رہنے والی لڑکیاں بھی پڑھائی میں خراب اور کالج کا نام خراب کرنے کے لیے تیار ہو رہی ہیں۔۔یہ آخری وارننگ ہے اسکے بعد تمہیں کالج سے نکال دیا جائیگا۔۔"

لیٹر پڑھنے کے بعد اسنے زحلے کو دیکھتے سوالیہ آبرو اچکائی۔

"ویسے سچ بتانا چاچا چاچی سے کوئی پرسنلی دشمنی ہے کیا؟"

لیٹر بیڈ پر رکھتے دلچسپی سے پوچھا۔

"جی؟"

exponovels

نہیں تم نے دراصل انہیں بدنام کرنے کی قسم اٹھائی ہے نا۔۔"

"مطلب ایسا بھی کونسا بڑ گناہ کر دیا صرف یہی گناہ ہوا نا کہ تمہاری جیسی اولاد ہے انکی۔۔

وہ لپیٹ لپیٹ کے زحلے کے منہ پر بھگو بھگو کر مار رہا تھا اور وہ لب بھینچے نظریں جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔

"جاؤ۔۔۔اب میں چاچا سے ہی بات کروں گا۔"

کافی دیر زحلے کو خاموش کھڑے دیکھ اسنے جانے کو کہا۔

نہیں پلیز ابا کو مت کہیں۔۔ قسم سے اس بار پاس ہو جاؤنگی وہ بھی بہت اچھے نمبروں سے۔۔۔"

وہ خود سے اس سے دو قدم قریب ہو کر بولی۔

"یہ قسم تم ہر بار کھاتی ہو اور بار بار کھاتی ہو۔۔"

مراد نے آئینہ دکھایا۔

"اس بار سچی والی۔۔بس ابا کو نہیں بتانا۔۔"

exponovels

وہ منت پر آئی۔

”جاؤ یہاں سے۔شام چھ بجے لاؤنج میں کتابوں سمیت ملنا مجھے۔۔“

مراد کو مانتے دیکھ اسکے سکون کا سانس لیا تھا لیکن اسکی آخری بات خون جلا گئی۔

”کک۔۔کیوں مراد بھائی۔۔۔سر تو آٹھ بجے پڑھانے آتے ہیں۔۔“

اسنے غصہ ضبط کرتے پوچھا آخر یہ شخص کیوں اسکے معاملات میں ٹانگ اڑاتا تھا۔

صرف اپنے ابا کے ڈر سے وہ اسے برداشت کرتی تھی ورنہ صحیح سے مزہ چکھاتی۔

چھ بجے سے آٹھ بجے تک دو گھنٹے میں بھی تمہیں پڑھاؤں گا۔“

اور اگر دوبارہ تمہاری نالائق زبان سے اپنے لیے بھائی سنا تو بنا کسی رعایت کے چاچا کو

تمہارے کرتوت بتا دوں گا اور آئندہ میرے کمرے میں بنا اجازت قدم نہیں

رکھنا۔۔اب جاؤ یہاں سے۔“

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے سختی سے کہنے پر زحلے منہ بناتی کمرے سے نکل گئی لیکن جاتے جاتے دروازہ اتنا تیز بند کیا کہ مراد اسکا غصہ بخوبی سمجھ جائے۔

وہ اپنے کمرے میں کرسی پر جھول رہا تھا نظر گلاس وال سے باہر آسمان کے بدلتے رنگ پر تھی۔ پوٹ سے دھواں اپنے اندر اتارتا ہاشم سردار کی چلی گئی چال کے متعلق سوچ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ ہاشم کو اب نہیں بخشے گا لیکن اسکے باوجود اسکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔ جب اچانک اس نے ایک مرتبہ پھر فون اٹھا کر اپنا موبائل چیک کیا۔ شام کے چار بجنے والے تھے۔ اب تک تو بینک سے ای میل, میسج یا کال کچھ تو آنا چاہیے تھا۔ صبح اس نے چیک دیا تھا تو اب تک کیا اس نے پیسے نکالے ہی نہیں تھے۔۔؟؟

تنگ آ کر اس نے کال ملائی۔۔۔

"ہیلو سر السلام و علیکم۔۔"

فون اٹھاتے ہی دوسری طرف سے مؤدب انداز میں سلام کیا گیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”وعلیکم السلام۔۔اسلم صاحب کیا میرے اکاؤنٹ سے کوئی چیک کیش ہوا؟“

اسکے پوچھنے پر مینیجر نے فوراً نفی کی۔ یمان نے فون کاٹ دیا۔ حیرت سی ہو رہی تھی لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ لڑکی اسکے دل میں جگہ کر گئی تھی اسے اپنی جانب بری طرح مائل کر گئی تھی کہ ذہن چند گھنٹوں میں ہی اسکا اسیر ہوتا اسے سوچنے لگا تھا۔ یمان مسکرایا۔

تمہارا جلد معلوم کر لونگا۔ اور ہاشم کی بربادی اور تم سے شادی کا جشن ایک ساتھ “
”مناؤنگا۔۔

وہ ہنستے ہوئے خود سے مخاطب تھا۔ دونوں باتوں کا تصور ہی اسے سکون بخش رہا تھا۔

****

”کیا ہوا انورہ آپی غصے میں لگ رہی ہیں۔“

سیب کاٹتی زحلے نے اسے حیرت سے دیکھا جس کا چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

زحلے تمہاری نکمی باتیں سننے کا میرے پاس وقت نہیں اور نہ ہی موڈ ہے تو خدارا اپنے"
ٹکے کے تجربے اپنے پاس رکھو اور اپنی تعلیم پر توجہ دو خدا کے لیے اس بار بارہویں کے
امتحان پاس کر لو اب تو تمہاری عمر اٹھارہ بتاتے بتاتے بھی دو سال گزر گئے۔ تمہارے
"ساتھ کی لڑکیاں وَیونیورسٹی کا دوسرا سمسٹر بھی کلیئر کر چکی ہیں۔۔
کشن پٹختے یمان عنید کا سارا غصہ وہ زحلے پر نکالتی اوپر چلی گئی۔

دوبار فیل کیا ہو گئی زحلے تم تمہیں تو گھر والوں نے گھنٹی ہی بنا دیا جو آرہا ہے بجا رہا ہے۔"
"اس بار پاس ہو کر سب کے منہ پر انکی باتیں دے مارو۔۔
پاؤں پھیلاتے ترچھی نظر اوپر جاتی انورہ پر ڈالے وہ خود سے مخاطب ہوئی۔
لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ لوگ یونیورسٹی میں ایڈمیشن نہیں کروائینگے۔؟"
"اگر عزت کے نام پر یونی میں داخلہ دلوا کر میری فوتگی کا انتظام کر دیا تو۔۔
وہ ایک دم سیدھی ہوئی۔
!زاہد بھی تو کم پڑھی لکھی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا نہ اُفف کتنا ہینڈسم ہے۔۔۔"

exponovels

میں بھی تو خوبصورت ہوں اور بیوی تو خوبصورت ہی ہونی چاہیے نا میری تعلیم کا اسکو

"اچار ڈالنا ہے کیا؟۔

دل میں زاہد کو بھی کوسا۔ جو اسکے باپ کے دوست کا بیٹا تھا۔ ڈاکٹری کی پڑھائی پڑھ رہا تھا۔ زحلے دسویں جماعت سے اسکی محبت میں گرفتار تھی۔

اسکی ماں کی اتنی آؤ بھگت کرتی ہوں اپنے حصے کے چکن سموسے بھی ان کے سامنے "رکھ دیتی ہوں پھر بھی ایک بار بہو کی نگاہ سے نہیں دیکھتیں۔۔

چھری پٹختے دل ہی دل میں غراتے اسکی نظر جیسے ہی اوپر اٹھی تو ٹھہر گئی۔

سامنے مراد عالم ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہونٹوں پر مٹھی رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ کب آئے مراد بھائی۔۔"

مسکراتے فوراً پوچھا۔

exponovels

یہ چھری دینا۔" ایک سیب ہاتھ میں پکڑتے اسنے زحلے سے چھری مانگی پہلے زحلے نے" ٹیبل پر ہی کھسکا دی لیکن پھر مراد کے گھورنے پر کھسیانی ہنسی ہنستے عزت سے کھڑی ہوئی اور چھری اٹھا کر مراد کے سامنے کی۔ لیکن جوابا وہ زحلے کی کلائی تھام گیا۔۔

سیب ٹیبل پر رکھتے دوسرے ہاتھ سے چھری لے کر کچھ پیچھے کھسک کر زحلے کو سامنے بٹھایا۔ اور چھری زحلے کی کلائی پر رکھی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔"

وہ حیرت اور ڈر سے پوچھنے لگی اب فیل ہونے کے جرم میں سزائے موت یہ بہت زیادہ بڑی سزا ہو گئی تھی۔

اگر آئندہ تمہارے منہ سے میرے لیے بھائی نکلا تو میں اگلی بار رکھوں گا نہیں اسے" "تمہاری کلائی پر پھیر دوں گا۔

سرد لہجے میں جتایا زحلے کے ماتھے پر ننھا بل نمودار ہوا۔

عزت دینے کے لیے بھائی لگاتی ہوں ساتھ ورنہ مجھے آپکو بھائی مانتے کونسی دلی خوشی" "ہے۔

exponovels

ہاتھ کھینچتے جتایا لیکن مراد کی پکڑ مضبوط تھی۔

"تو کیا ماننے میں دلی خوشی ہے؟"

ایک آئی برو اچکائی۔۔۔زحلے نے بنا ڈرے اسے گھورا وہ کیوں کر اس کو ٹیسچین کرتا تھا۔

اتنے اچھے تو ہے نہیں آپ جو آپ کو بہنوئی مانوں۔۔۔سالی کے نخرے اٹھانے کی جگہ "سالی کو ہی اٹھا دینگے۔۔"

ناک چڑھاتے کہا اسکی بات پر مراد کے ماتھے پر بل پڑے ایک دم اسکا ہاتھ جھٹکا۔

کم بکواس کیا کرو ورنہ زبان بھی کاٹ سکتا ہوں سمجھیں؟ جتنی زبان اور دماغ فضول باتوں میں چلتا ہے اتنا پڑھائی میں چلایا کرو جاؤ اب اپنے کمرے میں غصے سے کہا۔

زحلے غصے سے مٹھی بھینچتے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے میں جانے لگی دروازے پر پہنچ کر وہ پلٹی۔۔۔مراد کی نظریں اسی پر ٹھہری تھیں۔

چھوٹی ہوں گھر میں اس کا یہ مطلب نہیں جس کا دل چاہے ذلیل کر دے میری بھی "سیلف رسپیکٹ ہے۔نہیں پاس ہو رہی میری مرضی۔۔۔مائی لائف مائے۔۔"

exponovels

وہ جو اکڑ کر بول رہی تھی مراد کو صوفے سے کھڑا ہوتا دیکھ فوراً کمرے میں گھستی دروازہ بند کر گئی۔

مائے لائف مائے رول۔۔" سر جھٹکتا وہ غائب دماغی میں زچلے کی نقل اتارنے لگا پھر اپنی حرکت پر ایک دم ہنسا۔

****

"کیا خبر ہے عظیم":

گاڑی میں بیٹھتے یمان عنید نے گلاسس اتارے۔ آج دوسرا دن تھا۔

"سر وہ لڑکی۔"

وہ بول ہی رہا تھا جب اچانک یمان نے اسکا جملا سختی سے کاٹا۔

"تمیز سے نام زیرِ مخاطب لاؤ اسکا نام انورہ ہے تم میڈم کہو۔"

exponovels

لیکن ڈرائیور کی اگلی بات نے گویا اسے ساکت کر دیا تھا۔

"سر پورا نام انورہ ہاشم ہے۔۔"

اسکا کہنا تھا کہ کئی لمحے وہ ساکت و جامد بیٹھا رہا پھر گلا صاف کرتے دوبارہ مخاطب ہوا۔

تو؟"ہاشم نام دنیا میں اور بھی ہو سکتے تھے۔"

"!سر پورا نام انورہ ہاشم سردار۔۔۔"

ڈرائیور کا ادھورا جملا وہ سمجھ چکا تھا۔

اب کی بار عظیم نے گویا اسکو ہلا ڈالا تھا۔

"گاڑی فارم ہاؤس پر لو۔"

جیب سے پوٹ نکالتے وہ منہ میں لیے گہرے گہرے کش لینے لگا۔ سیٹ سے پشت ٹکائے وہ تلخی سے مسکرایا۔ وہ کل سے انتظار میں تھا اس نے کئی بار بینک فون کر کے یہ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

معلوم کیا تھا کہ کیا چیک کیش ہوا؟ اب اسے سمجھ آرہا تھا وہ اس کے نام پر کیوں چونکی تھی اور کیوں اب تک چیک کیش نہیں ہوا تھا۔ لیکن وہ اپنی انا میں کینسر زدہ بچوں کا نقصان تو نہیں کرتی آخر ان کے لیے ہی تو جمع کررہی تھی۔

نظروں کے سامنے انورہ کا چہرہ گھومنے لگا جبکہ سوچ کڑوی زہر ہوگئی کہ جو لڑکی اسے پہلی نظر میں پسند آئی وہ ہاشم سردار کی بیٹی انورہ ہاشم سردار نکلی۔۔" وہ بے اختیار قہقہ لگا کر ہنسا۔ عظیم نے گاڑی چلاتے چور نظروں سے اسے دیکھا۔

بھاڑ میں جاؤ اپنے باپ سمیت تم انورہ ہاشم۔۔۔۔ تم بھی ویسی ہی ہوگی اپنے باپ کی" طرح زہریلی نجانے کیسے میری نظروں کو بھاگئی تم لیکن تمہارا معیار اب وہ نہیں رہا جو "یمان عنید تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرے کیونکہ نام اور خون تو تم ہاشم کا ہی ہو۔

نخوت سے سوچتے اس نے زہن جھٹکا۔ کچھ وقت پہلے جو نام یمان کو سکون لگ رہا تھا اب اسکے نام کے ساتھ جڑے نام نے بے سکون کردیا تھا۔ لیکن اب اسکی نظر میں انورہ ٹکے کی اوقات نہیں رکھتی تھی کیونکہ وہ اسکے دشمن ہاشم سردار کی بیٹی تھی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

کیا مصیبت ہے فیصل میں نے کہا تھا مجھے حریم نامی فسادی بلا سے دور رکھو۔" مراد عالم" فون پر بات کرتے جھنجھلایا۔

میں نے کہا تھا اگر حریم کو بھنک بھی پڑی تو میں نہیں آؤں گا اور اب تو سوال ہی پیدا" نہیں ہوتا یہ جاننے کے بعد کہ وہ کلب میں میرا انتظار کر رہی ہے تمہیں لگتا ہے میں اب "واپس آؤں گا میں گھر واپس آ گیا ہوں۔

گاڑی کا دروازہ بند کرتے چابی ڈرائیور کی جانب اچھالی اور غصے سے فون پر جھڑکا۔

"تم اتنا کا مسئلہ بنا رہے ہو مراد عالم۔ تم جانتے ہو وہ پاگل ہے تمہارے پیچھے۔۔"

فون پر فیصل نے اسے قائل کرنا چاہا۔

وہ میرا معیار نہیں ہے۔ اگر وہ میرے پیچھے پاگل ہے تو تب بھی پاگل تو ہے اور میں" "پاگلوں کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتا اسے۔۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ زحلے کے کمرے کے سامنے سے گزرتا اوپر کی سڑھیاں چڑھ رہا تھا جب اسکے کان میں زحلے کی آواز پڑی قدم وہیں ٹھہر گئے اسنے پلٹ کر دیکھا تو کمرے کا دروازہ کچھ کھلا تھا۔

"مراد ایک بار اسکی بات سن لو وہ لڑکی بری نہیں۔۔"

مراد فون کاٹ چکا تھا اسکا دھیان زحلے کی جانب تھا جس نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے اسکا نام لیا تھا۔

"آہ مراد عالم۔۔"

کتنی میٹھی آواز تھی مگر انداز خاصہ بیزار تھا۔ وہ دروازے کے کچھ قریب ہوا۔

نہیں یار۔ ان پر کون پاگل مرے گی انہیں دیکھ تو سڑے ہوئے جھینگے کی وائبز آتی "ہیں۔۔"

زحلے کی گوہر فشانی سن مراد عالم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

ارے نہیں پاگل وہ خود بھی اس طرح کے نہیں ہے انہیں تو زحلے سے یعنی مجھ سے "فرصت نہیں ملتی کیا دوسری لڑکی کی جانب دیکھیں گے۔۔

exponovels

اسکے کوفت بھرے لہجے پر مراد عالم چونکا۔

نجانے آگے سے کیا کہا گیا کے زحلے زور سے ہنسی۔

تم پاگل ہو گیا۔ مراد عالم اور مجھ جیسی لڑکی میں دلچسپی لے ناممکن۔ ہاں دلچسپی تو انہیں ہے پر کس طرح مجھے نیچا دکھائیں اور کس طرح میرے ماں باپ کو میرے خلاف کریں اس بات میں انکا دماغ اور وقت ضائع ہوتا ہے۔۔

وہ بول کر ہنسنے لگی باہر کھڑے مراد عالم نے کمرے کی جھری میں سے دیکھا تو خود بیڈ پر لیٹے ٹانگیں بیڈ کراؤن سے اوپر رکھے سینے پر موبائل رکھے کانوں میں ہینڈ فری لگائے دونوں بانہیں پھیلا کر لیٹی تھی اسکی لاپرواہی سے مراد کو شروعات سے ہی چڑھ تھی۔

چل بے چل ان کی بہن بننے سے بہتر ہے میں زہر کھالوں۔ اور ویسے بھی تمہارے مطابق اگر میں نے ان کو پیار سے بھیا کہا تو وہ پیار سے میری نس کاٹ دینگے انکو مجھ جیسی نالائق بہن نہیں چاہیے جو فیل ہوتی ہے۔۔ جبکہ انورہ پاس ہو جاتی ہے تو وہ انورہ آپی کو بہن کہتے ہیں اپنی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اس بار نا چاہنے کے باوجود مراد کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔وہ اپنی پشت دروازے کی جانب کر تا رخ پھیر چکا تھا لیکن دلچسپی سے اسکی باتیں سن رہا تھا چنانچہ یہ غلط فعل تھا مگر اسکے قدم آگے نہیں بڑھ پا رہے تھے وہ اسکی سوچ جاننا چاہتا تھا۔ کتنی نادان تھی زحلے۔

"تم ہنسنا بند کرو میں بتا رہی ہوں کال کاٹ دونگی اگر وہ مجھ جیسی لڑکی کو بہن بنانا نہیں چاہتے تو میں بھی ان جیسے سڑے ہوئے بیگن کو بہن نہیں۔۔اوہ مطلب بھائی نہیں بناؤنگی۔" بلند آواز میں غصے سے اعلان کیا۔ مراد نے دانت پیستے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا اور دروازے میں کھڑا ہو گیا کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے بے خبر سی لاپرواہ زحلے کو دیکھنے لگا جو اسکی موجودگی سے انجان اب تک گفتگو میں محو تھی۔

"تم جو پہلے بول رہی تھی وہ بولو۔ تمہاری بات میں سمجھ گئی کہ اگر انکی زندگی میں کوئی اور لڑکی مطلب انکی بیوی آگئی تو انکی توجہ مجھ سے ہٹ جائیگی۔۔"

اس کی بات پر مراد عالم نے داد دیتے ہوئے بھنویں اچکائی اپنے بارے میں اس کے بنائے جانے والے پلانز واقعی کمال تھے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"لیکن مجھے ایک بات کاڈر ہے یار مجھے اس بیچاری کی بد دعا نہ لگ جائے جو مراد عالم کی بیوی بنے گی۔۔"

ایک سرد آہ بھری۔۔۔مراد عالم نے مٹھی بھنچ لی یہ لڑکی کیوں اسے غصہ دلاتی تھی وہ بھی پل میں تولا پل میں ماشہ رنگ بدلتا تھا کبھی جاں نثار کر دیتے والی نظروں سے اس کا من موہنا سوہنا چہرہ دیکھتا تھا تو کبھی ایک دم سے اسے نفرت ہوتی تھی اس کے چہرے سے۔

"ہاں تمہاری بات بھی ٹھیک ہے مراد عالم اب ہر لڑکی کے ساتھ تو ایسا نہیں کرے گا انکی شادی اگر کسی پڑھی لکھی لڑکی سے ہوئی تو جورو کے غلام بن کے رہینگے۔۔"

اسکے ناقص خیالات سن وہ صدمے سے دوچار تھا وہ جانتا تھا یہ لڑکی پاگل ہے لیکن اتنی کہ اپنی دوستوں کے سامنے اسکی ذات کا نمونہ بناتی ہو گی اسکا اندازا نہیں تھا دل کیا درمیان میں ٹوک دے لیکن پھر جب اتنا سن ہی لیا تھا تو کچھ اور صحیح۔

"ویسے ایک بات بتاؤں گھر میں جو یہ اتنے اکڑو اور سخت بنتے ہیں اندر سے اتنے ہی میسنے ہونگے۔۔۔یو نو ناولز کے ہیرو بھی ایسے ہی ہوتے ہیں گھر والوں کے سامنے کچھ اور

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بیوی کے ساتھ تنہائی میں کچھ۔۔" وہ بول کر قہقہ لگا کر ہنسی مراد عالم کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہو گیا۔

"ہاں یار اس بارے میں سوچنا پڑے گا بابا سے بات کر کے ان کے زہن میں مراد عالم کی شادی کا خیال ڈالتی ہوں اور کہتی ہوں کہ ایک عدد نالائق حد درجہ بد تمیز اور بد لحاظ لڑکی سے انکی شادی کروائیں تا کہ تاحیات زحلے ہاشم کے سامنے سر نا اٹھا۔۔۔!

بولتے بولتے اسکی گردن مڑی تھی دروازے پر مراد عالم کو کھڑا اور ان کا سرخ چہرہ دیکھ آواز کے ساتھ زحلے کی سانس بھی اٹک چکی تھی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی اسے دوپٹے کا خیال بھی نہیں تھا وہ تو تب اوڑھتی جب مراد عالم اسے زندہ چھوڑتا جبکہ وہ تو سالم نگل جانے والی نگاہوں سے اس کو گھور رہا تھا۔وہ جو جب سے اسکی ذات پر اوٹ پٹانگ تبصرے کر رہی تھی اب کانپتے ہاتھ آپس میں مروڑتی الفاظ تلاش کر رہی تھی۔۔

"مم۔۔ مراد بھیا۔۔۔"

exponovels

اپنی دوست کے مشورے پر بہت میٹھے اور نرم لہجے میں پکارا البتہ خوف صاف ظاہر تھا۔

مراد عالم کے جبڑے مزید تن گئے۔

"چھ بجے کتابوں سمیت اب میرے کمرے میں ملنا۔"

حکم سنا کر وہ پلٹ چکا تھا جبکہ زحلے کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔ کمرے میں کیوں؟ ذہن کے پردے پر ایک پرانا منظر لہرایا۔

(ماضی)

(۔۔کچھ عرصہ قبل)

"اب جان بوجھ کر مجھے اپنے کمرے میں پڑھا رہے ہیں نہ؟"

غصے دباتے پوچھا۔

میں نے کہا پچاس اٹھک بیٹھک کرو زحلے۔۔۔۔اس طرح تمہاری گھٹنوں میں گئی عقل واپس کھوپڑی میں چلی جائیگی۔ ورنہ ایک پاؤں قبر میں لٹکانے کے باوجود تم جب بھی بارہویں کا امتحان دے رہی ہو گی۔" غصے سے کہا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ جھنجھنا اٹھی۔ مراد عالم کی سزائیں جب وہ اسے باہر پڑھاتا تھا تو گھر کے باقی لوگوں کا لحاظ کرتا تھا لیکن جب کمرے میں ہوتا تھا تو وہ چنگیز خان کا دوسرا روپ بن جاتا تھا۔

کافی عرصے سے وہ زحلے کو اس کے حال پر چھوڑ کر مصروف ہو گیا تھا اور یہ عرصہ زحلے کا گولڈن پیریڈ تھا۔ لیکن اب نجانے کیوں ایک بار پھر زندگی عذاب ہو گئی تھی۔۔

****

کمرے کی بیڈ شیٹ کو نوچ پھینکنے کے بعد وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا جگر میں درد سا اٹھ رہا تھا یہ کیسا مزاق کیا تھا زندگی نے اسکے ساتھ کے انورہ ہاشم سردار کی بیٹی نکلی تھی گاڑی میں وہ کمالِ مہارت سے خود پر جبر کر گیا تھا لیکن یہ بات برداشت سے باہر تھی۔

اسے سب سے زیادہ غصہ اپنے اوپر آ رہا تھا کہ اس نے انورہ کو پسند کیا ہی کیوں۔؟
کیوں انورہ ہاشم پر اسکی نظر ٹھہری کیا دنیا سے باقی لڑکیاں ختم ہو گئ تھیں۔ کھڑے ہوتے اس نے کمرے کی کھڑکی کھول دی اس وقت وہ اپنے فارم ہاؤس پر تھا۔ باہر لان کی

exponovels

ہریالی اور ٹھنڈی سوہانی تن کو چھوتی ھواء بھی اسکے دل میں بھڑکتی آگ کو بجھا نہیں پارہی تھی۔اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اس نے بیڈ پر پھینکی اور شاور لینے کی غرض سے باتھروم میں بندھ ہو گیا۔باتھ ٹب میں پانی بھرتے وہ اس گرتے پانی میں انورہ کا غصے بھرا چہرہ تصور کرنے لگا اس وقت اسے لگا تھا کہ اس نے انورہ کو کہیں دیکھا ہے لیکن یاد نہیں آیا تھا لیکن اب سمجھ آرہا تھا۔اس نے انورہ کو نہیں بلکہ ہاشم سردار کو دیکھا تھا جو اسکا دشمنِ اول تھا اور وہ لڑکی اس سے مشابہت رکھتی تھی۔

باتھ ٹب میں بیٹھتے اس نے چہرہ بھی پانی کے اندر کر لیا کچھ لمحے بعد باہر نکلتے گہری سانس لی۔

انورہ۔۔"زیرِلب نام لیا۔"

انورہ ہاشم۔"اس بار پورا نام لیا۔"

انورہ یمان عنید۔۔"اب کی بار اسکے ہونٹوں پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔"

اممم۔"وہ کچھ سوچتے گہرا مسکرایا۔"

ارے واہ یمان راستہ کتنا صاف ہو گیا اور تم اب تک سمجھے ہی نہیں۔۔"خود کو ڈپٹا۔۔"

exponovels

"تمہیں انورہ کے ساتھ جڑے ہاشم سے نفرت ہے تو شادی کے بعد تو ویسے بھی لڑکی کا

سر نیم بدل جاتا ہے۔"

سوچتے ہوئے خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسا۔ وہ یمان عنید تھا۔ جب کوئی اسکا نقصان جان بوجھ کر

کرتا تھا تو وہ سود سمیت وصول کرتا تھا اب تو بات ہی کچھ اور تھی۔

"تمہاری بیٹی کے صدقے تمہیں معاف کیا ہاشم" دلکشی سے کہا۔

"کروڑوں کا نقصان معاف۔۔۔۔اب محبت میں اتنا تو حق بنتا ہے۔۔ سسر سردار کے

بڑے ہونے کی حیثیت سے ایک جان بخشی کردی جائے۔ آگے سے تو آپ خود ہی

احتیاط کرینگے۔۔"

گلاس ریک سے اپنا الیکٹرک پاٹ اٹھاتے وہ ٹب میں سکون سے پھیل سر پیچھے پشت

ٹکا گیا۔

پاٹ سے گہرے کش لیتے ھواء کے سپرد کرنے لگا۔

"ہاشم سلطان اس سے بڑی ہار تمہاری کیا ہوگی جب تم دشمن کو اپنی بیٹی دو گے۔۔"

exponovels

ماتھے پر بل ڈالے وہ سوچ اور خیالات کے سمندر میں غوطہ زن ہو گیا۔

"ایک تیر سے دو نشانے۔۔انورہ بھی میری اور جیت بھی میری رہی کروڑوں کی بات تو وہ تو میں ویسے بھی انورہ کا صدقہ نکال دیتا اگر وہ تمہاری بیٹی نا ہوتی تو بھی۔۔۔اب بھی یہی سمجھونگا صدقہ گیا۔۔"

جلتا دل پانی کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا۔وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ انورہ اسکی ہے تو پھر اسکی ہی تھی۔

"تم میرے ملنے کے قابل نہیں پھر بھی مجھے تمہاری طرف قدم بڑھانے پڑینگے۔۔ محبت بھی بڑی کمال چیز ہے یمان عنید تمہیں ہاشم کے پاس خود لے جا رہی ہے۔خیر محبت کے راہی ہیں دل فراغ کرنا ہی پڑے گا"

بند آنکھوں میں انورہ کا تصور اسے سر تا پیر سرشار کر گیا۔

****

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کتابیں ہاتھ میں پکڑے وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی چھ سے بھی دس منٹ اوپر ہو چکے تھے۔وہ کشمکش میں تھی کہ جائے یا نہ جائے اگر جاتی تو وہ اسے جان سے بھی مار سکتا تھا اور اگر نا جاتی تو بھی جان جا سکتی تھی۔اتنا ڈر اسے نہ لگتا اگر دوپہر میں وہ کارنامہ نہ ہوا ہوتا۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں زحلے اتنی بکواس کرنے کی۔۔"

اپنا سر تھامتے وہ خود کو ملامت کرنے لگی جب برابر رکھے موبائل کی گھنٹی بجی پلٹ کر دیکھا تو مراد عالم کی کال تھی اسکی سانس خشک ہونے لگی سوکھتے لبوں پر زبان پھیری۔

فون مستقل بج رہا تھا اور وہ سہمی نظروں سے فون کو دیکھ رہی تھی اٹھانے کی ہمت نہیں تھی جب وہ شور مچاتے مچاتے خود ہی چپ ہو گیا۔زحلے نے سکھ کی سانس لی لیکن اگلے لمحے ہی فون پر مراد عالم کے نام کے ساتھ میسج اسکرین پر جگمگایا۔

"تمہارے پاس پورا ایک منٹ ہے۔ایک منٹ کا مطلب ایک منٹ اگر تم کتابیں لے کر کمرے میں نہیں پہنچی تو اگلے منٹ میں تمہارے کمرے میں موجود ہونگا۔"

exponovels

میسج تھی یاد دھمکی سمجھنا مشکل نہ تھا۔

"یا اللہ مراد عالم جیسے عظیم لوگ جلدی کیوں نہیں مرتے؟ دوسروں کی زندگی پر مسلط کیوں رہتے ہیں؟"۔

دل میں مراد عالم کو لاکھ نوازنے کے باوجود وہ مجبور تھی اسلیے کتابیں اٹھاتی کھڑی ہوئی ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ ایک دم پلٹی۔ کتابیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ ڈوپٹہ اچھے سے نماز کی طرح باندھا ہونٹوں پر لگی ہلکی لپ اسٹک انگلی سے مسلی۔

"اب لگ رہی ہوں معصوم۔۔"

اپنا چہرہ دیکھتے اطمینان ہوا۔ واپس کتابیں اٹھاتی وہ تیز رفتاری سے مراد عالم کے کمرے کے باہر پہنچی لیکن دروازہ کھولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ عجیب سی کیفیت اسے پریشان کر رہی تھی۔ ایک منٹ گزرنے کے بعد مراد عالم نے خود ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔ سرد نظروں سے اسے گھورا۔

"مراد بھیا باہر لان میں بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نظریں جھکائے کہا۔ مراد نے آئی برو اچکاتے اسے دیکھا۔ اگر چہ وہ معصوم بننے کی کوشش کر رہی تھی تو مراد عالم کی نظروں میں یہ کوشش بالکل ناکارہ تھی۔

"اندر آؤ"

ایک طرف ہوتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ وہ منہ بناتی اندر داخل ہوگئی۔ کبھی کبھی اسے شدید غصہ آتا تھا اپنے بابا پر جو سگی اولاد سے زیادہ اپنے بھتیجے مراد عالم جیسے سڑے ہوئے بیگن کو اہمیت دیتے تھے۔ نجانے اس کے کس گناہ کے عوض اسے مراد عالم کے سپرد کر دیا تھا کہ مراد آج سے زحلے کی تعلیم و تربیت تمہاری زمہ داری ہے۔۔

"اگر تم یہ سوچ رہی ہو کے میں تمہیں خود سے بیٹھنے کی دعوت دونگا یا پھر تم سے ٹھنڈا گرم پوچھونگا تو تمہاری غلط فہمی ہے۔"

صوفے کی ایک طرف بیٹھتے بے لچک لہجے میں کہا۔

زحلے کتابیں ٹیبل پر رکھتی اس سے کچھ فاصلے پر نظریں جھکا کر بیٹھ گئی۔ مراد کتاب اٹھائے اسکے صفحے پلٹنے لگا لیکن نظر زحلے پر تھی جس نے سر پر ڈوپٹہ لپیٹ کر یہ ثابت کیا

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تھا کہ وہ ایک انتہائی بے وقوف لڑکی ہے جو مراد عالم سے بچ جائیگی جیسے کبوتر بلی کو دیکھ آنکھیں بند کرلیتا ہے۔

"جتنا کچھ تم نے پڑھا ہے زحلے اس سال مجھے وہ سب آج تم کر کے دکھاؤ گی میں جاننا چاہتا ہوں کے تم پورے سال کیا کرتی رہی ہو۔"

کتاب زحلے کے سامنے رکھتے اپنا بازو صوفے پر پھیلائے حکم دیا۔ زحلے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"سر نے تو بہت کچھ پڑھایا ہے میں وہ سب ایک ساتھ کیسے کر سکتی ہوں۔"

حیرت سے پوچھا۔

مراد نے نفی میں سر ہلایا۔

"سر نے جو پڑھایا وہ نہیں۔ بلکہ تم نے جو پڑھا وہ کر کے دکھاؤ"

اسکے سوال پر زحلے لب بھینچ میتھس کی کتاب کو دیکھنے لگی۔ اسکے سر نے تو بہت کچھ پڑھایا تھا اور اس نے بھی بہت کچھ پڑھا تھا یا پڑھنے کی کوشش کی تھی پر اب کچھ بھی یاد نہیں تھا۔

exponovels

"مراد بھیا"

معصومیت سے پکارا۔

"بھیا بول کر تم اپنی سزا بڑھوالو گی زحلے۔"

لہجہ سرد ترین ہو گیا۔۔

"مم۔ مراد دیکھیں دوپہر۔۔۔"

وہ کہہ ہی رہی تھی جب مراد عالم نے اسکی بات سختی سے کاٹ دی۔

"لکھنا شروع کرو زحلے۔"

کھڑے ہوتے حکم دیا اور خود کھڑکی کھولتے کھڑکی میں کھڑا ہو گیا۔ براؤن شرٹ, کف کہنی تک موڑے بال سلیقے سے سنوارے بلیک جینز میں وجاہت سے بھرپور اس لمحے وہ زحلے کو ایک ظالم بادشاہ لگ رہ تھا اور اپنی ذات معصوم رعایا۔

"میں معافی مانگ رہی ہوں نا۔"

وہ ہمت کرتی کھڑے ہوتے مراد کے پیچھے آئی اگر وہ اسے معاف نہیں کرتا تو کتابیں اسکو کھانے لگتیں جیسے۔۔۔ جب کے اب کی بار مراد نے غصے سے اسکا بازو پکڑا اور

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جھٹکے سے اپنے سامنے کیا اسکا ڈوپٹہ سر سے کھلتا کندھے پر جھول گیا۔وہ حیرت اور ڈر سے سفید پڑتی رنگت سے مراد عالم کو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔

"میں نے کہا تم مجھ سے معافی مانگو؟۔"

دانت پیستے پوچھا۔

زحلے نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر کیوں مانگ رہی ہو۔؟"

ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

تاکہ آپ مجھ سے بدلہ نہ لیں۔"اسکے جواب پر وہ چونکا۔"

"مراد کو حیرت ہوئی:"کیسا بدلا۔؟

جو ابھی آپ لے رہے ہیں آپ جانتے ہیں مجھے کچھ نہیں یاد جبھی ٹیسٹ لے رہے "ہیں۔۔"

exponovels

وہ اس بار اداسی سے سنجیدگی سے بولی۔ مراد عالم کی پکڑ اس کے بازو پر کچھ ہلکی ہوئی۔

اس لمحے زحلے اسے ایک معصوم بچی لگی جس کی کہانی پڑھائی سے شروع اور پڑھائی پر ختم تھی اسکی زندگی میں پڑھائی سے بھاگنے کے علاوہ جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔ مراد عالم بھی نہیں جبھی تو اسکے اتنے قریب ہو جانے کے باوجود نہ وہ جھینپ رہی تھی نا گھبراہٹ تھی نہ حیاء کی لالی۔ یہ اس بات کو ثابت کرتی تھی کہ اسنے مراد عالم کو اس نظر سے دیکھنا کیا بلکہ شاید کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

"تم نے لپ اسٹک کیوں مٹائی۔؟"

وہ اسکے کچھ قریب ہوا مقصد اسے وہ محسوس کروانا تھا جس سے وہ اب تک انجان تھی۔

وہ مانتا تھا وہ معصوم ہے لیکن یہ معصومیت اسکے لیے ہی نقصان دہ تھی بہتر تھا وہ ابھی سے مراد عالم کے متعلق سوچنا شروع کرتی تاکہ اسکے معصوم ذہن میں پہلی چھاپ ہی مراد عالم کی بیٹھے۔۔ لیکن وہ انجان تھا کہ وہ کسی اور کے متعلق سوچنے لگی تھی۔

"جی۔۔؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے لیے مراد عالم کا سوال بالکل غیر متوقع تھا۔ اسے لگا جیسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔

لپ اسٹک مٹا کر کیوں آئی زحلے۔۔" اس نے اپنا سوال دہرایا اس بار آنکھوں میں "غصہ اور سرد تاثر نہیں تھا۔ نرم اور محبت بھری آنچ تھی جسے دیکھ پانا فلحال زحلے کے بس کی بات نہیں تھی

"میں سمجھی نہیں۔۔"

آنکھوں میں بھی نا سمجھی تھی مراد عالم نے گہری سانس لی اور اسکی جانب دیکھا اسکا بازو اب تک مراد عالم کے ہاتھ میں تھا مراد نے دوسرے ہاتھ سے اسکی وہ انگلی پکڑی جو آگے سے سرخ ہو رہی تھی جس سے اسنے ہونٹ صاف کیے تھے۔ اس انگلی کو وہ اپنے انگھوٹے سے سہلانے لگا۔ زحلے عجیب و غریب کیفیت کا شکار ہونے لگی وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے لیکن یہ سب عجیب تھا مراد کی حرکت پر اسکے جسم میں جھنجھناہٹ ہونے لگی چہرہ متغیر ہونے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ مراد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ شرما رہی تھی جھینپ رہی تھی آج اسکے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا تو کل دل بھی بدل جاتا۔

"مراد چھوڑیں۔۔"

اسنے اپنا ہاتھ مراد کے ہاتھ سے کھینچا اس جھٹکے میں اسکے کندھے سے ڈوپٹہ لڑھک گیا جس کے زمین بوس ہونے سے پہلے مراد اسے پکڑ چکا تھا۔

"اچھا ہوا تم نے اس وقت بھائی نہیں کہا۔"

اسکا ڈوپٹہ سر پر جماتے نماز کے انداز میں لپیٹنے لگا زحلے اسے آنکھیں پھیلائے دیکھنے لگی۔ آج اسکے انداز بالکل بدلے ہوئے تھے جو اسکی سمجھ سے بالاتر تھے۔

آپ کو آج کیا ہو گیا ہے۔۔" مراد اور اپنے درمیان فاصلہ قائم کرتی وہ حیرت و صدمے سے بولی مراد مسکرایا۔

"تمہاری بات پر غور کر رہا ہوں۔۔"

واپس ایک قدم اسکی جانب لیتے درمیان ایک قدم کا فاصلہ رکھے وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا۔

exponovels

کون سی بات؟"فوراپوچھا۔"

"کہ مجھے کسی نالائق، بد تمیز اور بدلحاظ لڑکی سے شادی کرنی چاہیے۔"

وہ بولا تو زحلے سٹپٹا گئی۔

میں اسکے لیے معافی مانگ رہی ہوں نہ۔ وہ سب میں نے ویسے ہی کہا تھا آپ کو بہت "

"اچھی نیک اور پڑھی لکھی لڑکی ملے گی۔۔

وہ مسکرا کر اپنے الفاظ کا ازالہ کرنے لگی تا کہ جان بخشی ہو سکے۔ جبکہ مراد لب بھینچ گیا

وہ اسے کیا جتانا چاہتا تھا اور وہ کیا سمجھ رہ تھی۔

"اب میں جاؤ میں اب سے صحیح سے پڑھونگی وعدہ۔"

مراد کو نرم پڑتے دیکھ پوچھا۔

"جاؤ"

کہتے ساتھ وہ رخ پلٹ گیا۔

"شکریہ مراد بھیا۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کمرے سے نکلتے وہ خوشی سے بولی۔

مراد مٹھی بھینچ گیا اب وقت آگیا تھا دونوں چیزوں کا۔ انتقام کا بھی اور زحلے کو اپنا بنانے کا بھی،، وہ جانتا تھا زحلے اسکا ساتھ قبول کرنے کو کبھی راضی نہیں ہو گی لیکن اسکی رضامندی پوچھتا کون؟ اور پھر ہاشم سردار سے انتقام بھی اب جلد لینا تھا اور انتقام کا بہترین راستہ ہاشم سلطان کی چھوٹی اور لاڈلی بیٹی زحلے تھی انورہ کو تو کبھی اس نے اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا۔ جبکہ زحلے اپنی بدلحاظی کے باوجود کب اسکے دل میں سما گئی اسے معلوم ہی نہ ہوا۔ جتنا غصہ اسے زحلے پر آتا تھا اتنا ہی زحلے کو اپنے قریب کرنے کی چاہت ہوتی تھی۔ تو اب انتقام کا اور زحلے کے حصول کا وقت شروع تھا۔

****

کمرے میں آتے ہی اس نے جھٹکے سے دروازہ بند کیا۔ دل پوری تیزی سے دھڑکتے پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کے درپے تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کیا ہو گیا تھا آج مراد عالم کو۔۔"ماتھے سے پسینہ صاف کرتے کوفت سے سوچا۔

توبہ آج تو انداز ہی الگ تھے۔ بدلہ لے رہے تھے دوپہر والی بات کا مجھ سے۔ یا اللہ یہ "

مراد عالم نامی جن سے میرا پیچھا چھڑوا دیں میں بس صرف اس ایک شخص سے نجات

چاہتی ہوں بس اس انسان کو میری زندگی سے دفع کر دیں جس نے میری زندگی جہنم بنا

دی ہے۔"

ہاتھ اٹھاتے دہائی دیتے وہ اس بات سے بالکل لاعلم تھی کہ قسمت اس کے ساتھ کیا

کرنے والی ہے۔

کتنا بڑا کھیل اسکے ساتھ کھیلا جانے والا ہے وہ جو دعا کر رہی تھی کہ صرف ایک وہ شخص

اسکی زندگی سے چلا جائے تو وہ ایک شخص ہی اس کی زندگی پر قابض ہونے والا تھا کہ

پوری دنیا گم ہو جانے والی تھی۔ اگر وہ اپنا کل دیکھ لیتی تو آج ہی مراد عالم کے قدموں

میں گر کر اپنے ناکردہ گناہوں کی معافی طلب کرتی۔

کتابیں بستر پر رکھ کر اس نے اپنا فون اٹھایا۔ اور بستر پر دراز ہو گئی۔ کچھ سوچتے اس نے

فوٹوز میں سے زاہد کی تصویر نکالی جو اس نے فیس بک سے چرائی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”کتنا ٹال ہینڈ سم اور ڈیشنگ ہے۔۔“

اسے دیکھتے ٹھنڈی آہ بھری۔

اور تو اور ہائیلی کوالیفائیڈ۔ اللہ کرے میری شادی اس سے ہو اور مراد عالم کی شادی“

”مجھ سے بھی گئی گزری جاہل لڑکی سے پھر ہو گا مقابلہ برابری کا

نخوت سے سوچا۔ مراد عالم چاہتا تھا وہ صرف اسے ہی سوچے اور وہ زیادہ وقت مراد عالم کو سوچ کر ہی گزارتی تھی بس فرق یہ تھا کہ اسکی سوچ مراد عالم کے لیے منفی تھی۔

بہت منفی۔

تم سمجھتی کیوں نہیں ہو میں پابند نہیں رہ سکتا۔ مجھے اپنی زندگی اپنی مرضی سے“

گزارنے کی عادت ہے ماریہ۔۔ تم بھی اپنی مرضی سے گزارو میری طرف سے کوئی

”پابندی نہیں ہے۔۔

exponovels

غصے سے چیختے ماریہ کے سامنے ہاتھ جوڑے وہ اپنا کوٹ پہننے لگے جب کوٹ کو کھینچتی وہ انکے روبرو آکھڑی ہوئی۔

آپکی طرح عیاش طبیعت کی مالک نہیں ہوں میں حنان۔۔"

"اور میں ان ٹکے کی عورتوں کی طرح بھی نہیں جو آپکی عیاشی کا سامان۔۔

منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسے دنیا بھلا دی تھی وہ بے یقینی سے حنان کو دیکھ رہی تھی۔

بارہ سال میں یہ پہلا تھپڑ تھا جو حنان نے اسے مارا تھا۔ ورنہ صرف زبانی تلخی ان کے رشتے کے درمیان تھی۔ شاید اب تک بھی اسلیے نہیں مارا تھا کہ ماریہ صرف محبت سے سمجھاتی اور گزارش اور التجا سے کام لیتی آئی تھی۔

اس نے کبھی حنان سے اس طرح بات نہیں کی تھی لیکن اب حنان کی حرکتیں برداشت سے باہر تھیں۔

تم ان سے بھی گئی گزری ہو۔ حقیقت تو یہ ہے ماریہ نہ تم میرے لائق تھی نہ میرے لائق ہو۔۔"

exponovels

ایک طرف دھکا دیتے حقارت سے کہا اور ایک نظر غلط اسکے چہرے پر ڈالے بغیر کمرے سے نکل گئے ورنہ اسکی ناک سے نکلتی خون کی سیدھی لکیر دیکھتے شاید قدم ڈگمگا جاتے اور دل موم ہو جاتا۔۔

اسکا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ حنان کا یہ روپ نا قابلِ برداشت تھا کچھ لمحے بعد اس نے اپنی ناک سے بہتا خون صاف کیا اور باتھروم جاتے سر ٹھنڈے پانی کے نیچے رکھ دیا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اسکی چیخیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ حنان کی بے وفائی, اپنی کم مائیگی اور بے قدری پر بہتے آنسو پانی کے ساتھ ہوتے گزر رہے تھے۔

ٹکٹکی باندھے ایک ہی جگہ دیکھتے وہ دو ماہ پرانی بات یاد کر رہی تھی جب اسکی اصل بربادی کا آغاز ہوا تھا اور حنان کھل کر اسکے سامنے آیا تھا۔ شروعات کے چھ سال انکی زندگی کے بہت خوشگوار تھے اسلیے نہیں کہ ان چھ سالوں میں حنان باوفا تھا بلکہ اس لیے کہ ان چھ سالوں میں اسکی اصلیت پوشیدہ تھی۔

اس کے بعد روز ایک نیا انکشاف روز ایک بدترین حقیقت جس میں سب سے بڑی" حقیقت حنان کی عیاش طبیعت تھی۔۔ لڑکیوں کے ساتھ تعلقات تھے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

پہلے پہل اس نے حنان کو اپنے یقین سے بدلنے کی کوشش کی پھر محبت سے پھر عاجزی سے مزید چھ سال برداشت کی جنگ لڑنے کے بعد آج جب وہ بولی تو حنان بدترین طریقے سے اس کا منہ بند کرواچکا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے آنکھیں کھول کر دروازے کو دیکھا ملازمہ کا گمان ہوا وہ بستر پر لیٹی رہی اور بازو آنکھوں پر رکھ لیا کہ اب اسے تنہائی پسند تھی۔اپنے غم اسے اپنے بہترین دوست لگتے تھے۔اور اس کے درمیان کسی کی مداخلت اسے برداشت نہیں تھی۔

جواب نہ ملنے پر جو کوئی تھا دروازہ کھول کر آندر آیا اس نے چہرے سے ہاتھ نہ ہٹایا کہ جانتی تھی آنے والا کوئی اور نہیں اسکا ہمدرد ہے۔۔واحد ہمدرد۔

"میں جانتا ہوں تم نہیں سو رہی۔"

وہ سرہانے بیٹھا۔

"تمہاری بیوی آجائیگی جاؤ یہاں سے۔۔"

exponovels

آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

"میرا کل سلوک غلط تھا تمہارے ساتھ مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا ماریہ میں شرمندہ ہوں۔"

شرمندگی لہجے سے ظاہر تھی ماریہ نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا۔

"معافی تو مجھے مانگنی چاہیے نہ تم سے۔۔ میرا شک تم پر کیسے جا سکتا ہے۔۔ ورنہ موقع تو بہت تھے تمہارے پاس۔"

اٹھ کر بیٹھتے نم لہجے میں کہا۔ اسے ملال تھا سلطان پر شک کرنے کا۔ کل اسے باہر سے آتا دیکھ اور وہی چادر میں دیکھ اسے شک ہوا تھا۔ لیکن غلط فہمی بھی تو ہو سکتی تھی۔

"شاید میں واقعی پاگل ہو چکی ہوں۔۔"

ازیت سے لب کچلتے کہا۔

"پھر تو تم شروع سے ہی پاگل ہو ماریہ۔۔ تم نے ہمیشہ سے ہی مجھے غلط سمجھا ہے۔۔ بلکہ شاید سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

آواز نم تھی ماریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

میں تمہیں واقعی سمجھ نہیں پا رہی سلطان تم کیا چاہتے ہو مجھ سے ؟۔کیوں اتنے ہمدرد "ہو۔۔"

سسکتے سوال کیا جب سلطان طنزیہ ہنستے کھڑا ہو گیا۔

"نہ تم پہلے انجان تھیں کہ میں کیا چاہتا ہوں تم سے نہ تم اب انجان ہو۔۔۔پر جان بوجھ کر آنکھوں پر پٹی باندھنا تمہاری عادت ہے۔۔"

غصے سے کہتا وہ جانے لگا تھا کہ ماریہ کی آواز پر ٹھہرا۔۔

"پہلے میں تمہیں اپنے قابل نہیں سمجھتی تھی۔۔اور۔۔۔۔اور اب میں خود اس قابل نہیں ہوں۔۔۔"

پتھرایا لہجہ۔۔سلطان مٹھی بھینچتے کمرے سے نکل گیا کہ واقعی وہ اسے سمجھنے میں ہمیشہ سے ناکام ہی رہی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

گاڑی کو دروازے پر روک لیا تھا۔

"سوری سر پہلے ہمیں اجازت لینی ہو گی۔"

ڈرتے ڈرتے گارڈ نے یمان عنید کی گاڑی روکی۔ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور کی جگہ اسے دیکھتے اسکی ہمت تو نہ ہوئی تھی کہ یمان عنید کو مخاطب کرے یا روکنے کی جرأت کرے کیونکہ وہ اسکے غصے سے بخوبی واقف تھا۔ہاشم سردار کا ملازم ہونے کے باوجود اسکے دل میں ہاشم سے زیادہ یمان کا ڈر و خوف تھا۔

"کوئی بات نہیں۔پوچھو اپنے سردار ہاشم سے کہ آنے کی اجازت ہے؟"

اسکا کہنا تھا کہ چوکیدار نے فوراً انٹر کام اٹھاتے اطلاع دی۔

دوسری طرف نجانے کون تھا جو بات لمبی ہو رہی تھی لیکن پھر چوکیدار نے باہر نکلتے مؤدب انداز میں دروازہ کھول دیا۔

exponovels

"معذرت سر میں نے آپ کو روکا۔۔"

وہ چوکیدار عاجزانہ بولا۔ یمان نے ہاتھ کے اشارے سے وکٹری کا سائن دکھایا اور گاڑی اندر لے گیا۔ وسیع پورچ پر اس کی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی باہر نکلتے اپنا کرتا درست کیا۔ سفید شلوار قمیض میں پیشاوری چپل اور ھواء کے زور پر بکھرتے اسکے بال اسکو مزید وجیہہ بنا رہے تھے۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے بالوں کو درست کیا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے اندر جاتے جاتے اس کے کانوں میں انورہ کی آواز گونجی اس نے پلٹ کر لان کی جانب دیکھا اسے انورہ تو نہ دکھی البتہ اسکا سرمئی لہراتا آنچل ھواء میں لہرا رہا تھا۔ اس نے یک بعد قدم پیچھے لیے اور اس جانب قدم بڑھائے۔

"یہ کتے یہاں آئے تو آئے کیسے۔۔"

وہ ایک دم چلائی۔

"سوری میڈم۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب اچانک سے وہ چھوٹا سا کتا بھونکا جو غالباً چند ماہ کا تھا۔

"بھاڑ میں گئی تمہاری سوری تم اسے یہاں لائے کیسے۔۔؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔ یمان نے ایک نظر اس کتے کو دیکھا۔ جو بے انتہا معصوم اور خوبصورت تھا وہ کتا جنگلی نہیں بلکہ اعلی نسل کا بہترین کتا تھا۔ اسے اندازہ ہوا کہ انورہ کو کتے نہیں پسند جبکہ اسکو کتے پسند تھے۔ پہلے دن ہی پسند میں پہلا اختلاف۔۔ وہ دھیرے سے مسکرایا جب کسی نے پیچھے سے اسکا کندھا تھپتھپایا وہ مڑا تو پیچھے ملازم کھڑا تھا۔ یمان کے چہرے کے تاثرات یکدم سخت ہوئے۔ سرد نظروں سے ملازم کو گھورتے اس نے اپنا کندھا جھٹکا۔ وہ ملازم جو اسے ہاشم سردار کا پیغام پہنچانے آیا تھا ایک دم سر جھکا گیا۔

"سوری سر"

اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی فورا معذرت کی۔ اس ملازم کو نظر انداز کیے وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

ملازم کی ہمراہی میں وہ ڈرائنگ روم تک گیا۔ اندر قدم رکھا۔ ملازم باہر ہی رک گیا۔ اس کی نظر سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے ہاشم پر پڑی۔ منہ میں سگار دبائے وہ مسکراتی نظروں سے یمان کو ہی دیکھ رہے تھے۔ انکی مسکراتی نظروں کا مفہوم یمان بخوبی سمجھا

exponovels

تھا۔ لیکن پھر بھی بے ساختہ مسکرایا۔ وہ جانتا تھا اس کی اس ملاقات کے بعد ہاشم سردار کی آنکھیں اندھیر ہو جائینگی یا زندگی ہی۔ تین دن کی مسلسل کوششوں کے بعد اس نے ہاشم کے تمام راستے بند کر دیے تھے جس کا اندازہ ابھی ہاشم سردار کو نہیں تھا۔ لیکن جلد ہونے والا تھا۔

ہاشم کے بولنے سے پہلے وہ ہاشم کے مقابل صوفے پر بیٹھا ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے دونوں بازو صوفے پر پھیلاتے ایک طائرانہ نگاہ پورے ڈرائنگ روم پر ڈالی۔

"اچھے ذوق کے مالک ہو۔۔"

کھلے دل سے تعریف کی۔ اسکا اس طرح بیٹھنا اور تیور دیکھ ہاشم کی آنکھوں کی چمک پھیکی پڑنے لگی پر وہ مہارت سے مسکراتے سیدھا ہوتے کچھ آگے جھکا۔

"بالکل جب ہی تو تمہیں ناپسند کرتا ہوں۔"

بول کر خود ہی ہنستے ایک مرتبہ پھر سگار ہونٹوں میں دبائی۔ یمان نے پہلے چونک کر انہیں دیکھا پھر بے ساختہ ہنسا۔

"کیا ہوا؟ ڈیل کینسل ہونے پر پاگل ہو گئے ہو؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے بے مقصد مسکرانے پر تڑخ کر سوال کیا۔

نہیں ہاشم سردار جتنا نقصان میرا ہوتا ہے میں اسے وصول کرلیتا ہوں۔یا معاف بھی" کر سکتا ہوں۔۔میرا دل بہت بڑا ہے۔۔"فراغ دلی سے کہا ہاشم خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

اور اگر تمہیں میرا ہنسنا عجیب لگ رہا ہے تو تم ابھی میری نظروں سے آگے کا تصور"

"نہیں دیکھ رہے۔ورنہ۔۔

وہ بولتے بولتے رک گیا۔

یہاں آنے کا مقصد؟"وہ جلد ہی بات کو مختصر کر گئے۔حقیقت یہ تھی کہ انہیں یمان" کی ہنسی الجھن محسوس ہو رہی تھی۔جانتے تو وہ بھی تھے کہ جوابی کاروائی وبال ہو گی لیکن اسکے پیچھے بھی ایک نہیں دو دماغ چل رہے تھے اور اپنے بچاؤ کے لیے ہتھیار موجود تھے

۔۔

میں یعنی یمان عنید یہاں آیا ہے تو کام ہی ہو گا اور بہت خاص ہو گا۔یہ بات میں تم سے" کہیں اور یا فون, میسج یا سیکرٹری کے ذریعے بھی کر سکتا تھا

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"لیکن ایسی باتیں یوں کرنا مناسب نہیں۔۔

وہ تمہید باندھنے والوں میں سے نہیں تھا پر اگر ایسا کر رہا تھا تو جان بوجھ کر کر رہا تھا مقصد ہاشم سردار کو پریشان کرنا تھا۔

کیا مطلب تمہاری بات کا۔۔"ہاشم سلطان کی بھنویں سکڑیں تھیں۔"

مطلب یہ کہ میں تمہاری بیٹی انورہ کو اپنے لیے پسند کر چکا ہوں اور اس سے شادی کا" خواہش مند ہوں ہاشم اب یہ لڑائی بے وجہ کی جنگ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔۔اور ہاتھ ملا "لیتے ہیں۔۔کیا۔۔۔

ابھی اسکا جملا پورا ابھی نہ ہوا تھا جب انورہ مہمان خانے میں داخل ہوئی۔اس نے یمان کی ادھوری بات سنی تھی اور رشتے والی بات سے یکسر انجان تھی۔

"آہ اتنی جلدی زیر ہو جائینگے اس کا اندازہ نہیں تھا مسٹر یمان عنید۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مغرور سا لہجہ۔۔ بگڑے انداز اور ہاشم سے زیادہ خطرناک طنزیہ اور برے تیور وہ تو ہاشم سردار سے بھی دس قدم آگے نکلی تھی۔ تلوار جیسی دھار تھی اس کے لہجے میں۔ یمان نے صوفے سے پشت ٹکاتے جیب سے پوٹ نکالا اور منہ میں لیتے مسکراتی نظروں سے انورہ کو دیکھنے لگا۔ وہ زہریلی تھی بالکل اپنے باپ جیسی پر وہ بھی نیولہ تھا ناگ ناگن سے تو اسکی پرانی دوستی تھی ھواء کے سپرد دھواں کرتا وہ مسکراتا اسے دیکھنے لگا۔ انورہ کو اسکا مسکرانا بری طرح کھٹکا۔

"چیک کیش نہیں کروایا انورہ ہاشم تم نے۔۔؟"

اسکا پوچھنا تھا کے انورہ استہزائیہ مسکرائی۔

رحم آگیا تھا مسٹر یمان آپ پر۔" وہ بولی تو یمان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی جو انورہ کو بری طرح چبھی۔

"رحم تو اب آپ کو میرے حال پر آنا ہی چاہیے۔"

اپنے سینے پر ہاتھ رکھے وہ جس انداز میں بولا ہاشم غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو یمان۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں حد سے بڑھ چکا ہوں ہاشم سردار جبھی تو تمہیں اپنا کروڑوں کا نقصان بخش دیا۔"

"ورنہ تم جانتے ہو حلق میں ہاتھ ڈال کر نکالنے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔

وہ سرد ترین لہجے میں بولا انورہ نے شدت غصے سے اسے دیکھا۔

تو یہاں آئے کیوں ہیں مسٹر یمان اگر اتنی صلاحیت ہے تو حلق میں ہاتھ ڈال کر نکالنے" کی کوشش کرلیں۔ یہاں آکر بن پانی مچھلی کی طرح تڑپتے کیوں اتنے بے بس نظر آرہے ہیں بس بھیک مانگنے کی کسر رہ گئی ہے کہ پلیز میرا نقصان پورا کردو"

ہتک آمیز استہزاء سے بھرپور لہجے میں انورہ کی کہی بات یمان کو بری طرح چبھی۔ وہ ایک دم کھڑا ہوا اسکے ساتھ ہی ہاشم سردار بھی کھڑا ہوا اسکی بیٹی حقیقت سے ناآشنا تھی پر وہ یمان عنید کو بخوبی جانتا تھا وہ ایک سر پھرا خودسر آدمی تھا جسے نہ کچھ کھونے کا ڈر تھا نا ہارنے کی عادت اگرچہ وہ اسکی بیٹی کو پانے کا عزم کرچکا تھا تو بائی ہک یا بائے کرک پا کر دم

لیتا اسلیے معاملے کو ٹھنڈے طریقے سے حل کرنا تھا ورنہ اگر انورہ اسکی ضد بن جاتی تو یہ انورہ کے لیے ہی مشکل ثابت ہوتا۔۔

بے بس تو میں واقعی ہو گیا ہوں انورہ ہاشم۔۔پر تمہارے باپ کے سامنے نہیں" تمہارے سامنے۔۔ورنہ تمہارے باپ کے جسم کے اعضاء نیلام کر کے اپنا مال وصولتا

"لیکن تمہارے باپ نے ایک نیک کام کیا ہے جانتی ہو کیا؟ تمہیں دنیا میں لایا ہے۔

وہ جس طرح بولا انورہ سر جھٹکتی ہنسی۔

ان چکنی چپڑی باتوں کی وجہ ؟ مجھ سے سفارش کروانا چاہتے ہیں۔" انداز ابھی بھی طنزیہ" تھا۔

تم پہلی ملاقات میں دل کو چھو گئی تھی معصوم بھولی بھالی غصے کی کچھ تیز لیکن حقیقت" بالکل برعکس ہے۔ ایک ناگ کی بیٹی ناگن ہی ہوتی ہے پر اففف۔۔۔۔۔جو زہر تمہارے "منہ سے ٹپک رہا ہے قسم سے دل کر رہا ہے کہ۔۔

کھڑا ہوتے وہ انورہ کے روبرو آ ٹھہرا اور یکدم انورہ کے ہونٹوں پر انگھوٹا پھیرا وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی جسم میں کرنٹ سا دوڑنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بیچ میں مت بولنا ہاشم یقین کرو تمہارے نوکروں کو کھڑے کھڑے خرید سکتا ہوں وہی "

" تمہیں تمہارے گھر میں دفن کر دینگے کسی کو علم بھی نہیں ہو گا۔۔

ہاشم کے اسکی جانب بڑھنے پر وہ ہاتھ کی انگلی اٹھاتے غرایا ہاشم اپنی جگہ ٹھہر گیا وجہ یمان سے ڈر نہیں بلکہ انورہ کی فکر تھی۔

تم میرے گھر میں آکر میرے باپ کو نہیں دھمکا سکتے گھٹیا انسان۔ میرا نام انورہ ہے۔۔ "

" تم جیسے انسان سے بازپرس کرنا بخوبی جانتی ہوں میں۔۔

یمان کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکا دیا اور غصے سے چلائی۔

بس طے پایا یہی ایٹیٹیوڈ مجھے اپنی بیوی میں چاہیے۔۔ تو بس میری طرف سے رشتہ " بالکل پکا ہے ہاشم۔ تمہاری طرف سے میں انکار قبول کرونگا نہیں تو۔۔ وہ کہتے کہتے ہنسا۔

انورہ کا منہ بے یقینی سے کھل گیا کس قدر بدتمیز انسان تھا وہ۔

" نکاح کی ڈیٹ تم رکھ لو۔۔ "

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اطمینان سے کندھے اچکاتے وہ ویسکوٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔ایک مسکراتی نظر انورہ کے کھلے منہ پر ڈالی اور پلٹ گیا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تم سے شادی کرونگی۔۔انورہ ہاشم تم جیسے شخص پر تھوکنا بھی" گوارا نہیں کرتی۔ نقصان ہوا تو اب رشتہ داری پر آ گئے۔۔ہاہاہا۔

ڈر گئے مسٹر یمان کے کہیں ایک کے بعد ایک ہزار ملنے سے روڈ پر نہ آ جاؤ۔ڈونٹ وری "روڈ پر نہیں لاؤنگی میں تمہیں۔۔بلکہ اپنے سرونٹ کوائٹر میں جگہ دے دونگی۔

یمان کا چہرہ سرخ ہوتے آگ چھلکانے لگا۔۔۔ہاشم کا بی پی بھی بڑھنے لگا تھا۔اگرچہ بیٹی کا معاملہ نہ ہوتا تو اتنی فکر کی بات نہ تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ سامنے کھڑا شخص اسکی بیٹی کو مسل کے رکھ دے گا۔

انورہ۔۔اتنا بولا جتنا سہہ سکو۔۔۔۔میں محبت جس سے کرتا ہوں اسکو غلطی پر اس سے" "زیادہ سزا دیتا ہوں جتنی نفرت انگیز شخصیت کو بھی نہیں دیتا۔۔

انورہ کی آنکھوں میں دیکھتے سرد لہجے میں کہا۔ہاشم نے آگے بڑھنا چاہا پر انورہ نے اسے روک دیا وہ بھی یمان کی آنکھوں میں دیکھتی مسکرائی۔

exponovels

ڈر لگ رہا ہے یمان عنید اپنی ہار سے "تمسخر اڑاتا لہجہ۔"

"نہیں اپنی ہار سے نہیں تمہارے حال سے جو مستقبل میں ہونے والا ہے۔۔"

ایک آنکھ دباتا وہ قدم پیچھے لیتا پلٹ گیا اسکے بعد وہ رکا نہیں لیکن انورہ نے مستقبل سے انجان اسکی باتوں پر قہقہہ لگایا تھا اسے لگا تھا یمان عنید ہار گیا لیکن وہ اپنی زندگی کس قدر مشکل کر چکی تھی اسکا اسے جلد پتا لگنے والا تھا۔

وہ آج کئی دنوں بعد کمرے سے باہر نکل رہی تھی ورنہ زندگی اس کمرے کے گرد ہی چکر کاٹتی تھی۔ سلطان گھر پر نہیں تھا ملازم نے بتایا تھا اور نیہا اپنے بچوں کے ساتھ اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔ لان میں بیٹھتے اسے لگا وہ کوئی نئی دنیا میں نکل آئی ہے ایک روشن دنیا میں لیکن آنکھیں اور دل تو اب بھی ویسے ہی تھے ویران سیاہ مائل رات کے مترادف جس میں نا کچھ اچھا تھا نہ اچھا ہونے کی امید۔۔

exponovels

ہاں پر وہ بہترین اداکار ضرور تھی۔روز دوپہر تین بجے اس کے پاس فون آتا تھا۔اور ایک گھنٹاوہ فون پر بات کرتی تھی اور اس ایک گھنٹے میں اسکی زندگی سمٹی ہوئی تھی کہ کہیں سے وہ مریضہ یادکھی معلوم نہیں ہوتی۔۔تمام تر تروتازگی کے ساتھ وہ اپنے خول سے نکلتی تھی اور فون کٹتے ہی واپس اپنے خول اور اندھیری دنیا میں سمٹ جاتی تھی۔

اس کے پاس واحد وہ فون کال ایسا سرا تھا جسے پکڑ کر وہ روشنی کی دنیا میں قدم رکھ سکتی تھی پر ایک ڈر تھا جو اسے اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔کہ کہیں اسے روشنی میں نکالنے والا ان اندھیروں کا مسافر نہ ہو جائے اس ایک وجہ نے اسے روک رکھا تھا۔نم آنکھیں جھپکتے وہ آنسو اندر اتارنے لگی۔پھر نظر سامنے پودے پر لگے گلاب پر آٹھہری۔۔

"مجھے گلاب بہت پسند ہیں۔۔"

وہ جذب کے عالم میں اسے بتا رہا تھا۔اسکی بات پر ماریہ اچانک دل کھول کر ہنسی۔

"تمہارے اندر لڑکیوں والی عادتیں ہیں سلطان۔"

exponovels

مزاقیہ انداز۔۔۔سلطان مبہوت اسکی دمکتی وروشن ہنسی کو دیکھنے لگا۔

"وجہ نہیں پوچھو گی کہ مجھے گلاب کیوں پسند ہیں؟"

سنجیدگی سے کہا۔۔ماریہ نے آئی برواچکائی۔

"اس میں وجہ پوچھنے کی کیابات سلطان۔۔پسند کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔۔جس طرح محبت بے اختیاری عمل ہے اسی طرح پسندیدگی بھی۔۔"

"تمہاری بات شاید درست ہو پر میری زندگی کا کچھ الگ فلسفہ ہے۔۔میری زندگی میں صرف ایک ہی چیز بے وجہ اور بے انتہا ہے اور وہ تم ہو۔۔باقی سب چیزیں پسند کرنے کی وجوہات ہیں میرے پاس۔۔۔"

ماریہ زبان باہر نکالے ماتھے سے نادیدہ پسینہ جھٹکنے لگی۔جیسے سلطان کی باتوں سے سخت بیزار ہو۔اسکا یہ انداز سلطان کو بہت برا لگا۔۔ایک نظر ماریہ کو دیکھ وہ اٹھنے لگا کہ اچانک ماریہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور دوسرا ہاتھ کان پر رکھ کر مسکرائی۔

آہ کتنا دلفریب انداز تھا کہ سلطان کو لگا وہ ہوش گوا بیٹھے گا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تمہیں تنگ کرتی ہوں سلطان صرف۔۔مجھے مزہ آتا ہے تمہیں تنگ کرنے میں۔۔"

"کیا اتنا حق بھی نہیں ہے مجھے۔۔

منہ پھلاتے شکوہ کیا سلطان اسکا وہی ہاتھ تھام کر واپس بیٹھ گیا۔

"جانتی ہو مجھے گلاب کیوں پسند ہے۔۔؟"

پر اسرار انداز۔ماریہ ایک مرتبہ پھر قہقہ لگا کر ہنسی۔

تمہاری سوئی اب تک وہیں اٹکی ہے سلطان۔۔۔چلو اچھا بتاؤ یہ منحوس گلاب تمہیں"

"کیوں پسند ہے؟

کسی ظالم استانی کی طرح مصنوعی غصے سے سوال کیا لیکن سلطان کی اگلی حرکت پر چونکی جب اس نے ہونٹوں پر انگشت شہادت کی انگلی رکھی۔

اسے منحوس مت کہنا ماریہ۔۔مجھے یہ اسلیے پسند ہے کہ یہ بالکل تمہاری طرح مہکتا"

"ہے۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکا شدت پسند انداز ماریہ کو کئی لمحے ساکت کر گیا۔ وہ کیوں تھا اتنا گہرا۔؟ کیسے کر لیتا تھا ایسی ظالم باتیں۔

ماضی سے باہر نکلتے وہ چہرہ دوسری جانب موڑتی بے آواز سسکنے لگی۔۔ دل پھٹنے لگا تھا۔
وہ نہیں سوچنا چاہتی تھی سب پر یہ باتیں اسکے زہن میں کسی فلم کی طرح چلتی تھیں جسے چاہنے کے باوجود وہ روک نہیں پاتی تھی۔

"سلطان نا چاہنے کے باوجود میرے دل سے یہ دعا نکلنے لگی ہے کہ کبھی تمہارے دل سے میری محبت ختم نہ ہو۔ پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔ بلکہ ایسے ہی شدت پکڑتی رہے۔۔"

اس نے سچ کہا تھا۔ سلطان کی والہانہ محبت اسے ایسے ہی دیوانہ کرتی تھی لیکن یہ دعا کرتے ہوئے وہ اپنا محاسبہ کرنا بھول گئی تھی کہ کیا وہ اس کے قابل تھی کہ وہ اسے تاحیات محبت کرتا۔

"مت کرو مجھ سے محبت سلطان۔۔ اگر مجھے اندازہ ہوتا میری دعایوں تم پر ظلم کی مانند قبول ہو گی تو اس لمحے اپنی موت کی دعا کرتی۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی وہ زارو قطار رونے لگی۔۔ نجانے اس ماضی کو خوبصورت کہنا بہتر تھا یا بدصورت جسے یاد کرنے سے اسکا روم روم جھلستا تھا۔

"واقعی تمہیں مر جانا چاہیے ماریہ۔۔"

نفرت انگیز آواز۔۔ماریہ نے چونک کر سر اٹھایا تو نیہا ہاتھ میں بچی کو لیے کھڑی اسے ہی گھور رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ سچ کہہ رہی ہوں۔۔ تمہارے جیسے گندے۔۔۔ دوغلے اور بے غیرت لوگوں کو مر جانا چاہیے جو دوسروں کی زندگی میں زہر گھولتے ہیں۔۔"

بچی کو ملازم کے حوالے کر وہ بلند آواز میں بولی کہ ملازم بھی متوجہ ہونے لگے۔

"نیہا میں نے تمہارے ساتھ تو کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ میں نے تو ہمیشہ سے تمہارا بھلا۔۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

غم سے دل پھٹنے لگا تھا ایک سبق اس نے زندگی سے اور سیکھا تھا کہ احسان بھی خون اور نسل کو دیکھ کر کرنا چاہیے ورنہ وہی گلے کا پھندا بن جاتا ہے۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔میرے ساتھ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں "

ہے۔۔۔سالوں برداشت کیا ہے میں نے تمہیں اپنی زندگی میں اب نہیں۔۔۔ارے

"میرا شوہر تو میرے قریب بھی تمہیں تصور۔۔

منہ پر پڑنے والا تھپڑ نیہا کے چودہ طبق روشن کر گیا۔

نیہا سمیت ماریہ بھی بے یقینی سے غصے سے جبڑے بھینچے سلطان کو دیکھنے لگی۔

"سلطان یہ تم۔۔۔"

ماریہ کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے لیکن ملامت کے ارادے سے وہ کچھ بولنے لگی تھی کہ سلطان نے قطعیت سے بات کاٹ دی۔

"ابھی میرا بات کرنے کا موڈ نہیں ہے ماریہ۔۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہتے ساتھ ساکت کھڑی روتی نیہا کا بازو پکڑ اسے اپنے ساتھ کھینچتے اندر لے گیا۔ماریہ کانپتے جسم کے ساتھ واپس کرسی پر ڈھ گئی۔

"میری شامیں بہت خوبصورت ہوتی ہیں ماریہ۔۔۔"

سماعتوں میں ایک اور سرگوشی جھلملائی ماریہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔

"کیوں؟کیا کرتے ہو تم شام کو؟"

مشکوک لہجہ۔۔سلطان نے قہقہ لگایا۔

"بس کچھ تو خاص اممم۔۔بلکہ بہت خاص۔۔"

ماریہ کے گھورنے پر اور چڑھایا۔

"تم بتا رہے ہو سلطان یا میں یہ گملا تمہارے سر پر مار کر تمہارا سر توڑ دوں۔۔"

غصے سے پوچھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اچھا بتارہاہوں جل ککڑی غصہ مت کرو۔۔دراصل میری ہر شام تمہارے تصور میں" تمہارے ساتھ گزرتی ہے۔۔ تمہارے کندھے پر سر رکھے میں تمہاری آغوش میں سوجاتاہوں۔۔۔"

انداز خاصہ رومانوی تھا کہ اسکی باتیں سن ماریہ کی آنکھیں باہر کو ابلنے لگی۔

"بے شرم انسان۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔بہت زیادہ پھیل رہے ہو جاؤ یہاں سے۔۔"

اپنا سر مٹھی میں دبوچتے وہ ہلکی چیخ مارتے رونے لگی۔ درد سے سر پھٹنے لگا تھا اور ناک سے پھر خون کی لکیر نکلنے لگی تھی۔۔ ہمت مجتمع کرتی وہ اندر کی جانب بھاگی اور کمرے میں بند ہو گئی۔۔ بہتر تھا وہ روشنی میں نہ نکلا کرے کہ روشنی کے بعد اندھیرے میں رہنا مشکل ہو جاتا تھا بالکل ایسا ہی ماضی اور حال کا حال تھا کہ ماضی کو سوچنے کے بعد اس سے حال میں زندہ رہنا بہت مشکل لگتا تھا۔

****

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”میں جب اشارہ کر رہا تھا چپ رہو تو کیوں بول رہی تھی تم۔“

یمان کے جاتے ہی ہاشم غصے سے غرایا۔

”میں اس انسان سے ہرگز نہیں ڈرتی نہ ہی آپ کو ڈرنے کی ضرورت ہے میں اسے اچھی طرح سبق سکھاؤنگی ابھی ایک ڈیل ہاتھ سے گئی ہے تو یہ حال ہوا ہے نہ میں نے اس شخص کو روڈ پر نا لا دیا تو میرا نام انورہ ہاشم نہیں۔۔“ وہ غصے سے جواب دیتی ڈرائنگ روم سے نکل گئی جبکہ ہاشم سر تھامتے صوفے پر بیٹھ گیا اب وہ کیا بتاتا اور کیسے سمجھاتا یمان عنید اتنا آسان حلوہ نہیں جسے کوئی بھی کھا لے۔۔ اور وہ تو پھر لڑکی تھی۔۔

****

”گاڑی میں بیٹھتے اس نے زن سے گاڑی باہر نکالی اور پوری رفتار سے سڑک پر اس کی گاڑی چلنے لگی۔ اسے نہیں معلوم تھا راستہ کس سمت جا رہا ہے اندر جو آگ لگی تھی وہ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسے جلا رہی تھی ایک جھٹکے سے گاڑی رکی یمان نے زور سے اسٹیرنگ ویل پر ہاتھ مارا

۔۔

انورہ۔۔"وہ پوری قوت سے چلایا۔"

بہت غلط کیا ہے انورہ ہاشم تم نے۔تمہارا انکار ایک طرف اور تمہارا غرور ایک طرف "

"۔۔انکار شاید قبول ہو جاتا یا راستہ کوئی صحیح چن لیا جاتا لیکن تمہارا غرور۔۔

منہ پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

نہیں اب معاملہ بگڑ گیا ہے اور تم نے بگاڑا ہے انورہ ہاشم تمہارے غرور کو میں ریزہ "

ریزہ کر دونگا۔تم دیکھو گی جانو گی یمان عنید کون ہے۔میں تمہیں خار دار راستے کا مسافر

بنا دونگا تمہارے پاس پاؤں میں پہننے کو جوتی تک نہ ہوگی نا سر پر چھت۔۔۔۔۔ہو گی تو

"بس ایک پناہ۔۔

سیٹ سے پشت ٹکاتے اسکے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑے ہوئے تھے وہ

انورہ کے کہے گئے جملے اس وقت برداشت کر گیا تھا پر کس طرح یہ وہی جانتا تھا۔ورنہ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اگر انورہ کی جگہ کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو اپنی قسمت پر ماتم کناں ہوتی کے وہ ایک بدلحاظ شخص تھا۔

"تمہارا ہر راستہ میں مستود کر دونگا انورہ ہاشم۔۔ تمہارے پاس صرف ایک پناہ ہو گی۔۔ "میں۔۔"،، اور پھر تمہارے غرور کو خاک کر دونگا میں۔۔

پاٹ نکالتے ہونٹوں میں دبایا۔ لیکن اسکے باوجود اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

اتنی حقارت اس نے انورہ کے لہجے میں دیکھی تھی کہ محبت کا جذبہ کہیں جا سویا تھا اب ضد تھی۔ ہاشم سلطان کو برباد کرنے اور انورہ ہاشم کے غرور کو مٹی میں ملانے کی۔۔

"اسلام و علیکم سر۔۔"

اس نے اپنے مینیجر کا نمبر ملایا۔۔ دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئ۔

"وعلیکم السلام۔۔ سارے کام چھوڑ دو۔۔۔ ہر اس کمپنی سے کانٹیکٹ کرو جو ابھی ہاشم سردار کے ساتھ کام کر رہی ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہتے ساتھ اس نے فون کاٹ دیا۔اور گاڑی سٹارٹ کرتے شاطرانہ مسکرایا۔

"جیسے کو تیسا ہاشم سردار"

قہقہ لگاتے اس نے ایک نظر سنسان روڈ پر ڈالی سڑک کنارے درختوں کی قطار تھی اور

,,,ماحول میں عجیب سا تناؤ,,,یا پھر یہ اسکی دلی کیفیت تھی

گاڑی میں میوزک آن کیے اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور سکون سے ڈرائیو کرنے لگا نورہ

",,,ہاشم اب اسکی تھی پھر چاہے اسے ایڑھی چوٹی کا زور لگانا پڑے

****

کچن میں دھواں بھرا تھا اندر سے جلنے کی بو اٹھ رہی تھی۔پورا کچن اوندھا پڑا تھا ملازمہ

,,,اس لمحے کو کوس رہی تھی جب وہ کچن کے اندر داخل ہوئی تھی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اور چندن جیسے کچن کی حالت بد سے بد تر ہو گئی تھی۔ کچن کی سب گرِلز پر لائن سے

,,, چیزوں کا اشتہار لگا تھا کچھ چیزیں تو زمین پر گری زحلے کی بد بختی کو کوس رہی تھیں

چولہے پر رکھا تو اب خاک ہونے کو تھا کہ اس پر رکھا چو تھا پین کیک پوری طرح چپک

چکا تھا,,, پر اسکی جدو جہد جاری تھی ایک ہاتھ میں پین کیک کا بیٹر اور دوسرے میں چمچ

پکڑے وہ بار بار اپنے ہاتھ کی پشت سے بال پیچھے کرنے کی کوشش میں تھی اسی وجہ سے

کچھ بیٹر اسکے منہ پر لگ چکا تھا۔ آسمانی رنگ کی چھوٹی کرتی اس پر گھیر دار سفید شلوار

پہنے ڈوپٹے سے بے نیاز وہ عزم کرے بیٹھی تھی کہ آج وہ پین کیک بنائے گی بھی اور

,,,, سب کو کھلائے گی بھی

"",,,, بی بی جی اگر اجازت ہو تو میں"

زحلے کی خطرناک گھوری پر وہ سر جھکا گئی۔

"",,, اچھا پھر میں کچن سمیٹ دیتی ہوں"

exponovels

وہ تو ہٹنے کو نہیں تھی تو اپنا کام فارغ کرنے کا سوچا یوں تو ہر دو دن کے وقفے کے بعد وہ کچن میں آکر اپنی مرضی کر کچن پر تشدد کر چلی جاتی تھی یہ نیا جنون اسکے سر پر سوار تھا۔

نہیں تم کیا چاہتی ہو میں کچن سے چلی جاؤں,,, میرے باپ کا کچن ہے اوندھا پڑا ہے تو" پڑا رہنے دو,, لیکن میں اپنی باپ کی عزت پر ایک حرف بیان نہیں کر سکتی,, لیکن تمہیں کیا پرواہ تم تو چاہتی ہو کل کو میں پرائے گھر جاؤں تو وہ کہیں کہ اس لڑکی کو پین کیک بنانا بھی نہیں سکھایا,,, "

نہیں بی بی میری اتنی مجال جو میں ایسا سوچوں آپ آرام سے پین کیک بنالیں میں پھر " صاف کر لونگی،،" بولتے ساتھ وہ کچن سے نکل گئی گو کہ اسکے پھوڑپنے کی بھینٹ چڑھ جائے۔

زحلے کو نجانے کیا سمجھ لیا ہے آج ایسے پین کیک بناونگی کہ دنیا کے مشہور ترین شیف " بھی ایسا نہیں بنا سکینگے،،، ہونہہ"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نان اسٹک پین کو چولہے پر رکھ اس نے آنچ جلائی،،،پہلے پین کیک جتنا پر جوش انداز میں پین پر ڈالا وہ اتنی ہی تیزی سے جل گیا کہ زحلے کو آنچ دھیمی کرنے کا موقع بھی نہ ملا۔

اسکے بعد ایک کے بعد ایک پین کیک جلتا گیا آنچ ہلکی ہونے کے باوجود وہ ناکامیاب تھی ۔

"،،،کچھ تو گڑبڑ ہے،،،میں نے کوئی مسٹیک کی ہے"

،،پر سوچ انداز

وہیں دوسری طرف لاؤنج میں داخل ہوتے مراد عالم کو زوردار ٹھسکا لگا،،کچھ جل رہا تھا یا بہت جل چکا تھا،،،اسکی نظر کچن کے باہر منہ پر ڈوپٹہ رکھے پریشانی سے ٹہلتی ملازمہ پر ،،پڑی اسکے بعد اسے ماجرہ سمجھنے میں وقت نہ لگا

"،،،تم باہر کیوں کھڑی ہو"

سرد لہجے میں پوچھا اس کا دل اگر پورے گھر میں کسی سے صاف تھا تو وہ انورہ اور زحلے ،،،تھیں اور اگر پورے گھر میں کسی سے محبت تھی تو وہ زحلے تھی

exponovels

"،،،،،میں نے بہت منع کیا تھا سر،،، پر زحلے بی بی"

وہ جملا ادھورا چھوڑ گئی اس سے زیادہ سننے کی ضرورت مراد عالم کو تھی بھی نہیں،،، مہنگا ترین موبائل جو اسکے ہاتھ میں تھا اس پر پکڑا اتنی مضبوط ہوئی تھی کہ اگر مزید ویسی ہی رہتی تو موبائل ٹوٹ جاتا،، موبائل جیب میں ڈالتے اس نے جیسے ہی کچن کے اندر قدم رکھا بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھتے رخ موڑا،،، پھر پلٹ کر کچن میں دیکھا تو دماغ بھک سے اڑھ گیا۔ لمبے خوبصورت کچن کے سفید سلیپرز پر جا بجا میدا گرا تھا ضروری اور غیر ضروری تمام اشیاء کیبینٹ سے باہر تھی کچھ تو نیچے گری تھیں اسکی نظریں جہاں آکر ٹھہری تھیں،، وہ زحلے کا ڈوپٹہ تھا جو ایک کونے میں پڑا تھا،،، یہاں مراد عالم کی بس ہوئی تھی اس نے غصے سے چولہے کے پاس کھڑی زحلے کو دیکھا جو اپنے کام میں انہماک سے مصروف تھی،،، جارہانہ تیور لیے وہ اسکی جانب بڑھا،،

****

exponovels

یمان عورت صرف محبت مانگتی ہے۔۔۔میں نے تمہارے باپ سے صرف محبت مانگی" تھی یمان۔۔

آخری ایام تھا انکا۔۔۔زندگی میں پہلی بار اسے معلوم ہوا تھا بے بسی کسے کہتے ہیں۔

زندگی میں پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جو بے بس ہو۔

زندگی ہاتھوں سے نکلنا کسے کہتے ہیں یہ بھی یمان کو آج ہی معلوم ہوا تھا۔

"اللہ کے واسطے ایسی باتیں مت کریں میں مر جاؤنگا۔۔"

چیختے ہوئے انکے سینے پر سر رکھے باآوازبلند رونے لگا۔

مجھ سے کبھی بدگمان مت ہونا۔میرے بعد بہت سی باتیں میرے خلاف بھی تمہارے" سامنے آئینگی یمان پر تم جانتے ہو نہ تمہاری ماں۔۔۔"

ہچکی بلند ہونے لگی وہ جو انکے سینے پر سر رکھے رو رہا تھا محسوس ہوا کہ دھڑکن بند ہو چکی ہے۔۔کانپتے دل سے اس نے سر اٹھایا تو اسکی ماں کی ناک سے ایک خون کی لکیر گال پر رواں تھی اور آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئی تھیں۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"ماما۔۔ڈونٹ ڈو دس۔۔ آپ جانتی ہیں میں یہ برداشت نہیں کرسکتا۔۔"

کانپتا لہجہ۔۔کچھ بہت خاص۔ بہت قیمتی کھو جانے کا ڈر۔۔زندگی کے دربدر ہونے کا خدشہ اسکی جان نکالنے لگا۔

"ماما پلیز۔۔"

وہ جانتا تھا کوشش بیکار تھی۔اس کے باوجود وہ انہیں جھنجھوڑ رہا تھا جب کمرے میں ڈاکٹر داخل ہوئے اور ہاتھ کی نبض اور آنکھیں چیک کرنے کے بعد آنکھوں پر ہاتھ رکھتے آنکھیں بند کر دیں اور منہ پر سفید کپڑا درست کر دیا۔

"سر۔۔"

یمان جو ملازم کی خبر دینے کے بعد ماضی کے سب سے دردناک سرے پر کھڑا تھا ہوش کی دنیا میں لوٹا۔

انکے سیکرٹری سے بول دو میں اب کسی سے نہیں ملنا چاہتا۔۔نہ ہی میرا کوئی رشتہ باقی "ہے میری ماں آٹھ برس پہلے مر چکی ہے۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سختی سے کہتے ملازم کو کمرے سے نکال دیا۔ آنکھوں کے کنارے جو بھیگنے لگے تھے

انہیں اپنی انگلی سے صاف کیا اور خود بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

"منع کیا تھا نہ میں نے فضول کی حرکتوں سے پرہیز کرنا۔۔۔"

اسکا کہنا تھا کہ زحلے نے اسکے غصے کو نظر انداز کیے اسکا بازو جھٹکا۔

"یہ دیکھیں میں پین کیک بنانے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔"

پین کیک کی پلیٹ مراد عالم کے سامنے کی۔۔۔ جبکہ وہ زحلے کی بے پرواہی پر اندر ہی

اندر مزید کھول گیا وہ اسکے سامنے کھڑی تھی اور کس قدر بے پرواہی سے کھڑی تھی

اسے اپنے دوپٹے تک کا ہوش نہیں تھا۔

"تمہیں گھر میں کس چیز کی کمی ہے یا تمہارے باپ کی دولت میں کمی آجاتی اگر تم منگوا

کر کھالیتی؟ اب بھی تو سب ضائع ہی کیا ہے؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سینے پر ہاتھ باندھتے اسکے لاپرواہ حسن سے نظریں چرائیں اسکا دو آتشہ حسن خود سے ہی بیگانہ تھا۔

"پر میں سیکھ رہی تھی اب زندگی میں پڑھائی کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے مراد بھ۔۔"

اسکے غصے کا خیال کرتی وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔

"اور ان سب کی ضرورت زحلے کو کیوں کر پڑی۔۔؟"

طنزیہ پوچھا۔۔۔وہ غصہ تو بہت تھا لیکن زحلے کے چہرے کی نرماہٹ دیکھ اسکا خود کا دل نرم پڑ چکا تھا۔وہ ڈرتا تھا اسکے کچن میں جانے سے۔۔اپنے ڈر کی وجہ وہ کبھی زحلے پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

زاہد کی امی کو پین کیک پسند ہیں نہ۔"وہ اپنی لے میں بول گئی لیکن بولنے کے بعد اندازہ ہوا کہ کچھ ایسا بول گئی جو اسے بالکل نہیں بولنا چاہیے تھا۔

"کون زاہد"

مراد عالم کا چہرے پہلے سے زیادہ سخت ہوا تھا۔۔

"وہ ابا کے دوست کا بیٹا ہے مجھے آنٹی کا۔۔۔نام یاد نہیں۔۔۔تو۔۔۔"

exponovels

مراد عالم کی گھوری دیکھ وہ آدھے الفاظ منہ میں دبا گئی۔

"اور زاہد کا نام یاد ہے۔میں تمہارے معاملے میں شاید غلط رہا زحلے"

اسکے دل و دماغ میں آندھی سی چلنے لگی تھی وجہ زحلے کے منہ سے زاہد کا نام سننا نہیں بلکہ اسکا نام لیتے آنکھوں میں انوکھی سی چمک اور چہرے پر شرم کی لالی تھی۔وہ زاہد کے نام پر بلش کر رہی تھی۔

"آپ غلط۔۔۔"

ایک قدم زحلے کی جانب بڑھاتے وہ زحلے کی بات کاٹ گیا اسکا سرد ترین انداز ایک مرتبہ پھر زحلے کو اس سے خائف کرنے لگا۔

"دوپٹہ کہاں ہے؟"

اسکے غیر متوقع سوال پر زحلے ہوش میں آئی اور دوپٹے کی تلاش میں نظر دوڑائی جب اچانک مراد عالم نے پیچھے سے دوپٹہ اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا وہ صرف خاموش نظروں سے زحلے کو دیکھ رہا تھا۔جب سے وہ جو ایک فیصلے کو لے کر پریشان تھا اب لمحے میں کر چکا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"اپنے کمرے میں جاؤ"

مراد عالم کے حکم کو غنیمت مانتی وہ فوراً کچن سے نکل گئی پر سوچ انداز میں مراد نے چہرے پر ہاتھ پھیرا جب نظر چولہے کے برابر رکھی پلیٹ پر پڑی۔ دس سے زائد پین کیک جلے ہوئے ایک طرف اور باقی ایک واحد جو قدرے بہتر تھا۔۔ مراد عالم نے وہ ایک پین کیک اٹھالیا اور کھاتے ہوئے باہر نکلا

اسکا رخ اب ہاشم کے اسٹڈی روم کی جانب تھا۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

"یہ مٹھائی کس خوشی میں ہے۔۔"

ٹیوی لاؤنج میں قدم رکھتے ایک گلاب جامن اٹھایا۔ وہ چار بجنے کا انتظار کر رہا تھا کہ جب سے اسکا بڑا بھائی حنان جرمنی سے پڑھائی مکمل کر کے آیا تھا وہ چاہ کر بھی خالہ کے گھر بار بار نہیں جا پا رہا تھا البتہ ماریہ گھر دو بار آچکی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

لیکن آج اسکی امی نے کہا تھا کہ شام کی چائے اسکی خالہ کی طرف ہے ماحول خوشگوار کرنے لگا تھا۔

"تمہیں نہیں معلوم یہ مٹھائی کس خوشی میں ہے؟"

حنان نے فون سے نظریں اٹھا کر سوالیہ آئی برو اچکائی۔

"نہیں مجھے کسی نے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔"

تجسس کے ہاتھوں مجبور وہ وہیں بیٹھ گیا۔

حنان اور اسکی ماں مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔؟"

الجھتے پوچھا۔

"اپنے بھائی کے رشتہ پکا ہونے کی مٹھائی کھا رہے ہو تم۔۔"

ماں کی کہی بات سنے پہلے تو اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ ہوا لیکن پھر اچانک وہ خوشی سے چیختا حنان کے گلے لگ گیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"یااللہ۔۔اتنی بڑی خوشی کی خبر مجھ سے کیوں چھپائی۔"

مسرت کی انتہا سے اپنی ماں کا ماتھا چوما۔

"شادی میری ہو رہی ہے تو کیوں اتنا خوش ہو رہا ہے۔۔"

سلطان کے جوش پر حنان نے ہنستے ہوئے سوال کیا تو سلطان نے کالر درست کیے۔

وجہ ہے برو۔۔دراصل بات یہ نہیں کہ میں تمہاری شادی پر خوش ہوں بلکہ اب"

"میری کشتی بھی کنارے لگے گی۔۔تمہارے بعد میری باری ہے۔۔

سلطان کے کہنے پر جہاں اسکی ماں نے گھورا وہیں حنان قہقہ لگا کر ہنسا۔

"تو کوئی ڈھونڈ رکھی ہے کیا؟"

حنان نے موبائل ایک طرف رکھتے اشتیاق سے پوچھا۔

جی بالکل پسند کر رکھی ہے اور آپ سب بہت اچھے سے جانتے بھی ہیں وہ کوئی اور نہیں"

"بلکہ۔۔

سر جھکاتے نرمی سے وہ ماریہ کا نام سب کے درمیان لینے ہی لگا تھا جب سر پر تھپڑ لگنے پر ہوش میں آیا۔اسکی ماں سر پر کھڑی اسے ہی گھور رہی تھیں۔

exponovels

"کیوں روکا یار امی۔۔ لڑکیوں کی طرح شرما رہا تھا۔ سننے تو دیتیں کون ہے وہ۔۔"

حنان نے بد مزہ ہوتے دہائی دی۔۔

"تم بھی چپ کرو سمجھے۔۔ جاؤ ماریہ بھی انتظار کر رہی ہو گی تمہاری۔۔ میں نے ڈائیریکٹ نکاح کرنا ہے تمہارا اور وہ بھی جلدی اس سے پہلے تم مکر جاؤ۔۔"

سلطان کا وجود زلزلے کی ضد میں آیا تھا۔ کچھ انہونی کے احساس نے اسکے پیروں تلے زمین کھینچ لی تھی۔

"امی حنان کا نکاح کس سے ہو رہا ہے۔۔"

بہت جبر سے دل پر کڑے پتھر رکھ کر یہ سوال پوچھا تھا کہ اگر ماریہ کا نام لیا جاتا تو وہ کیا کرتا۔

"تمہاری بیسٹ فرینڈ ماریہ سے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے سر کے بال بگاڑتے حنان نے اس کا پر جوش چہرہ دیکھنا چاہا پر اچانک سلطان کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔الفاظ نے دم توڑ دیا۔۔

"کیا ہوا تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"

حنان نے اس کا بجھا چہرہ دیکھ استفسار کیا۔

"مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟ یہ۔۔یہ سب کب طے ہوا؟"

کمزور لہجہ کے اسے خود اپنی آواز گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔

ارے کل ہی تو اچانک پکا ہوا۔۔میرا تو ارادہ تمہیں ڈائیریکٹ نکاح پر سرپرائز دینے کا "تھا پر تمہیں تو ابھی جھٹکا لگ گیا۔نکاح پر بلاتا تو مر ہی جانا تھا خوشی سے۔۔

اسکی خاموشی اور سکتے کو حنان خوشی کی علامت سمجھ رہا تھا۔اسکے پیچھے بھی بڑی وجہ تھی کہ وہ معلوم کر چکا تھا اور اسے یہی اطلاع ملی تھی کہ ماریہ اور سلطان کے درمیان صرف دوستی کا تعلق ہے۔

"خالہ لوگوں نے رضامندی دے دی۔؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ایک اور مشکل ترین سوال۔ ویسے وہ توقع کر رہا تھا کہ شاید انکار ہو جائے۔ پر مٹھائی رشتہ پکا ہونے کی تھی۔ لیکن ایک امید کی رمک اب بھی باقی تھی کہ کیا معلوم ان سب سے ماریہ انجان ہو۔

"ہاں تو انکو کیا اعتراض ہونا ہے۔؟ لڑکا لڑکی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔۔"

آخری جھٹکا جو اسکے رہے سہے اعصاب توڑ گیا تھا۔ بنا کچھ بولے وہ گھر سے باہر نکل گیا۔ حنان اور اسکی ماں اس کے اچانک بدلتے تیور دیکھ حیران تھے۔ کہیں نہ کہیں حنان کو اسکے تیور کھٹکے تھے کہ وہ کچھ اور

"آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں پاپا میں محسوس کر رہی ہوں جب سے یمان یہاں سے گیا ہے آپ ایسے ہی پریشان ہیں۔۔"

بڑی سی شیشم کی ٹیبل جو پرانے طرز کی تھی اسکے آمنے سامنے صرف دو کرسیاں لگی تھیں اور ٹیبل پر جا بجا فائلز بکھری ہوئی تھیں اور ایک کرسی پر ہاشم سلطان بیٹھا تھا سفید ڈھیلے کرتے پاجامے میں اور چہرے پر قریب کی نظر کا چشمہ تھا۔۔ عمر رسیدہ ہونے کے

exponovels

باوجود انکے چہرے پر بھرپور وجاہت تھی۔ انورہ امپورٹنٹ بزنس میٹینگ کی پریزنٹیشن لے کر اسٹڈی میں داخل ہوئی تھی یہ وہ میٹنگ تھی جس کا وہ چار ماہ سے انتظار کر رہی تھی۔ لیکن اسٹڈی کے اندر کا ماحول اور ھواء میں تناؤ اسے پریشان کر گیا تھا۔۔

یمان کو یہاں ملنے آئے ہوئے بھی ہفتہ ہو چکا تھا اور اس پورے ہفتے سے وہ اپنے باپ کو گم صم اور خاموش دیکھ رہی تھی لیکن اسٹڈی میں قدم رکھتے ہی اسکا سانس لینا محال ہو گیا تھا پورے کمرے میں سگریٹ نوشی کی بو اور دھواں پھیلا تھا ابھی بھی ہاشم سلطان کے سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں کے درمیان سگریٹ دبی تھی۔

فائل ٹیبل پر رکھتے کہتے ساتھ اس نے ہاشم کے ہاتھ سے وہ سگریٹ لی اور بجھی سگریٹ کی بھری ایش ٹرے میں مسل دی اسکے اس عمل سے چونکتے ہاشم ہوش میں آیا۔

"تم کب آئی۔۔"

مسکرا کر سیدھے ہوئے جبکہ انورہ انہیں گھورنے لگی۔

کیا ہوا؟ ایسے کیوں گھور رہی ہو؟ باپ ہوں تمہارا بیٹا نہیں۔۔" انہوں نے محبت سے انورہ کو ڈپٹا۔

exponovels

"کیوں پریشان ہیں آپ؟اس یمان کی وجہ سے؟"

یمان کا نام لیتے انورہ نے نفرت انگیز لہجے میں پوچھا۔

"میں پریشان نہیں ہوں انورہ بس سر میں تھوڑا درد ہے ایک کپ چائے منگواؤ"

کرسی سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندلیں انورہ نے انکی زرد رنگت دیکھی اور خون کے گھونٹ بھرتی رہ گئی ہاشم اسکی محبت تھا اسکا باپ اسکا عشق تھا اور انکی تکلیف پر وہ خود بھی تڑپ جاتی تھی۔

میں منگواتی ہوں آپ یہ فائل دیکھ لیں اس کے بعد انشاءاللہ یہ پروجیکٹ ہمارا ہو گا۔"
"

وہ یقین سے بولی اپنی قابلیت اور قسمت پر اسے سو فیصد یقین تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں اب انورہ اسے لے جاؤ"

انکا لہجہ غمزدہ تھا انورہ بری طرح ٹھٹھکی۔۔۔

"کیا مطلب اب اسکی ضرورت نہیں؟کیا ہوا ہے مجھے بتائیں۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اب کے وہ خود شدید پریشان ہو چکی تھی اگر یہ ڈیل نہیں ملتی تو وہ لوگ بری طرح پھنس سکتے تھے۔

مطلب صاف ہے انورہ کہ انہوں نے ڈیل کینسل کر دی ہے اب اس فائل کی“
”ضرورت نہیں۔

آنکھیں کھولتے جتایا۔۔انکی سرخ آنکھیں کڑے ضبط کی نشانی تھیں انورہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔

وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ جانتے ہیں نہ ہماری ساخت پر کتنا برا اثر ہو گا اسکا؟ وہ ایسا“
”کیسے کر سکتے ہیں۔۔اتنا امپروفیشنل بیہیویئر وہ کیسے اپنا سکتے ہیں

وہ غصے سے پاگل ہونے لگی تھی اور اسکا پاگل پن ہاشم سلطان کو مزید پریشان کر رہا تھا۔

انورہ۔۔!“انہوں نے بے بسی سے پکارا۔“

جواب تو انکو دینا پڑے گا پاپا ایسے کیسے وہ ایک سال سے اپنے پیچھے بھگا کر ہمیں لارا لگا“
”کر منع کر سکتے ہیں۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ غصے سے کمرے سے نکلنے لگی تھی جب دروازے پر قدم پتھر ہو گئے ہاشم کے منہ سے نکلی بات چابک کی مانند تھی جو اسکے اعصاب نوچ گئی تھی۔

"جواب مانگنا ہے تو یمان عنید سے مانگو یہ ڈیل اسی کی وجہ سے کینسل ہوئی ہے۔۔"

انکی بات پر وہ کئی لمحے بے حس و حرکت کھڑی رہی پھر پلٹتے نفی میں سر ہلایا۔

"اسکی کمپنی کا اس ڈیل سے کیا تعلق پاپا؟ اس کمپنی کا مالک آپ کا دوست ہے یمان کا نہیں۔ وہ آپکا ساتھ کیسے چھوڑ سکتا ہے ہاں؟ پہلے اتنا وقت زبردستی کھینچا اور اب پیچھے ہٹ رہا ہے۔۔۔"

ٹیبل پر ہاتھ مارتی وہ جنونی انداز میں چلائی۔

"سب سے اچھا دوست آج کے دور میں صرف پیسہ ہے۔۔" اسکے باپ نے بہت گہری بات کی تھی کہ وہ پل بھر کو ٹھہر گئی۔

"ایسے لوگوں کو مار دینا چاہیے جو۔۔۔"

وہ کہتے کہتے لب بھینچ گئی اس لمحے اسے اپنی ذات بے بس لگ رہی تھی۔

exponovels

یہ پہلا پتہ تھا انورہ،، جس شخص کو تم نے ٹارگیٹ کیا ہے اور دیدہ دلیری سے چیلینج کیا"

ہے وہ کوئی عام انسان نہیں ہے انورہ،،، وہ یمان عنید ہے،،، جی جان لگا دے گا مجھے

سڑک پر لانے کے لیے پھر چاہے ان سب میں خود سڑک پر کیوں نہ آجائے اور ابھی

ہماری ساخت وہ اتنی کمزور کر چکا ہے کہ صرف ایک دھچکا ہی کافی ہو گا ہماری عمارت

"،،، زمین بوس ہونے کے لیے

وہ کہتے ساتھ کھڑے ہوگئے جبکہ انورہ جھنجھلاتی انکے سامنے آئی۔

"صرف ایک ڈیل سے ہم اتنے کمزور کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہم اس سے زیادہ ٹاپ پر

"تھے۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ یمان کا قتل کر دے۔۔

"انورہ،،، اب کے اسکے باپ نے غصے اور بے بسی سے اسے مخاطب کیا۔

"میری سوچ صحیح تھی تمہیں بزنس میں نہیں آنا چاہیے تھا تم نہ ہی یہاں کی اونچ نیچ دیکھ

سکتی ہو نہ برداشت کر سکتی ہو۔۔ ایک لمحہ کافی ہوتا ہے برباد ہونے کو اور تم جلد دیکھو گی

"تمہارا باپ سڑک پر ہو گا اسلیے آگاہ کر رہا ہوں تا کہ ذہنی طور پر تیار رہو۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ کو ایک طرف کرتے وہ کمرے سے نکلنے لگے اس سے پہلے انورہ کچھ کہتی ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھلا اور مراد عالم اندر داخل ہوا۔ مراد عالم کو دیکھتے انورہ الفاظ ہونٹوں میں دبا گئی۔

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔"

ایک نظر انورہ کو دیکھتے مراد عالم نے ہاشم کو مخاطب کیا۔ جواباً ہاشم نے بھی انورہ کو دیکھا جس کا مطلب سمجھتی وہ لب بھینچتے کمرے سے نکل گئی۔

بیٹھو۔۔" کرسی پر واپس بیٹھتے مراد عالم کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔"

"کوئی ضروری بات لگ رہی ہے؟"

سگریٹ سلگاتے جانچتی نظروں سے مراد عالم کو دیکھا جو پر اعتماد سا انکے سامنے بیٹھا تھا لیکن نجانے کیوں وہ ایک مکمل وجیہہ مرد کے چہرے کی ویرانی اور خالی پن انکے زہن میں ایک بہت بڑا سوالیہ نشان چھوڑ جاتا تھا کہ کیا وہ سچ جانتا تھا؟

"ہاں بات ضروری ہے جبھی میں آپ کے پاس آیا ہوں۔۔ دراصل میں اس ماہ کے آخر میں لندن جا رہا ہوں۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ہاشم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جسے سمجھتے مراد عالم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بہت بڑی بزنس کانفرنس ہے شرکت لازم ہے۔۔"

ایک طائرانہ نگاہ کمرے میں دوڑاتے مضبوط لہجے میں اپنی روانگی کی اطلاع دی۔

"بہت اچھی بات ہے واپسی کب تک ہوگی تمہاری۔۔"

سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے وہ ٹیبل پر کہنی ٹکائے اسی ہاتھ کی دو انگلیوں سے اپنی تھوڑی پر رب کرنے لگے۔

"جلدی کا ارادہ نہیں۔ چھ ماہ یا سال۔۔ دو سال بھی لگ سکتے ہیں۔"

مراد عالم کی بات ہاشم سلطان کو مضطرب کر گئی۔

"تم وہاں کیا کرو گے مراد؟ وہاں تمہارا ہے کون۔۔"

فکر مند سا لہجہ مراد عالم کے دل کو دہکا گیا کہ بمشکل نظریں جھکا کر اشتعال روکا۔

بہت جلد تمہیں بتاؤنگا ہاشم وہاں کون ہے اور یہاں کون۔۔" نظریں جھکائے خود سے عزم کیا۔

میں تم سے پوچھ رہا ہوں مراد؟؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مراد عالم کو گم صم دیکھ پکارا۔

"مجھے کچھ پرسنل کام ہے۔۔"

اسکا چھوٹا سا جواب سن ہاشم کو اندازہ ہو گیا کہ مراد عالم اب وہ چھوٹا بچہ نہیں رہا جو ان کے سارے سوالات کے جواب دے گا۔ بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ مراد عالم کی شخصیت میں ایک ناقابلِ یقین بدلاؤ آیا تھا جس سے ہاشم کچھ خائف سے تھے۔

"یہی ضروری بات کرنی تھی؟"

گویا انہوں نے بھی بات کو مختصر کیا۔

نہیں۔۔بات یہ ہے کہ میں یہاں سے جانے سے پہلے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اپنی"

"بیوی کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔

اسکی بات سنتے پانی پیتے ہاشم جو ایک دم ٹھسکا لگا۔ مراد عالم نے مسکراہٹ ضبط کی۔

"کیا تم لڑکی پسند کر چکے ہو؟"

ناگواری سے پوچھا۔

exponovels

"جی جب ہی آپ سے بات کر رہا ہوں۔ کیونکہ اختیارات آپ کے ہاتھ میں ہیں۔۔"

"تمہاری شادی زحلے سے ہونی تھی مراد عالم میرے مرحوم بھائی کی وصیت ہے یہ۔۔"

بہت مشکل سے اپنے غصے کو قابو کیا کہ سامنے بیٹھا شخص خود اکھڑ مزاج تھا۔

گستاخی معاف چچا میں بھی زحلے کی ہی بات کر رہا ہوں۔ میں جانے سے پہلے زحلے سے "نکاح کرنا چاہتا ہوں اور اسے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔

جہاں مراد عالم کی اگلی بات سے وہ کچھ پر سکون ہوئے تھے وہیں اسکے فوراً نکاح کی بات پر پریشان بھی ہوئے۔

لیکن ابھی زحلے چھوٹی ہے۔ اتنی جلدی کیا ہے مراد تم واپس آجاؤ پھر دھوم دھام سے "تمہاری اور زحلے کی شادی کرینگے۔۔

ہاشم نے مسکرا کر دوسری سگریٹ سلگائی۔ لیکن مراد عالم کی اگلی بات پر چہرہ تپ اٹھا۔

مجھے بیوی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ زحلے کا نکاح کرنے پر راضی نہیں تو میں کسی اور "سے کر لونگا۔

دوٹوک انداز ہاشم نے جلتی سگریٹ ایش ٹرے میں رکھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

زحلے ابھی پڑھ رہی ہے۔۔اور زحلے ابھی اس بات سے انجان ہے کہ وہ تمہاری منگ ہے وہ تمہیں بھائی مانتی ہے،،وہ ابھی شادی جیسی بڑی زمہ داری کے اٹھانے کے قابل نہیں،،۔۔

ہاشم نے مراد عالم کو انکار کی وجہ بتائی ۔۔۔ابھی کچھ کام باقی تھے۔۔ابھی مراد عالم اور زحلے کی شادی بنے بنائے کھیل کو بگاڑ سکتی تھی۔

"وہ مجھ سے شادی کے بعد پڑھ لے گی مجھے کوئی اعتراض نہیں۔اور رہی بات زحلے کے دماغ کی تو وہ وقت کے ساتھ درست۔۔میرا مطلب وہ سمجھ جائیگی اور شادی سے پہلے اچھی بات ہے سب کو بھائی ہی سمجھنا چاہیے۔۔۔

وہ ساری وضاحتیں ایک لمحے میں کھو کھلی کر گیا۔

"آپ سکون سے فیصلہ کرلیں۔میرے جانے میں ابھی بیس سے پچیس دن ہیں۔۔"

انکو پر سوچ انداز میں مٹھی مسلتے دیکھ وہ مسکرا کر کھڑا ہو گیا ہاشم سردار نے ایک نظر اٹھا کر اپنے بھتیجے کو دیکھا جو ایک بھرپور مرد تھا اور زحلے انکی لاڈلی بیٹی بھلا مراد عالم سے بہتر مرد زحلے کو کیسے مل سکتا تھا۔فلحال کوئی جواب نہ دیتے انہوں نے اثبات میں سر ہلا

exponovels

دیا۔۔اپنا اونٹ صحیح کروٹ دیکھ وہاں سے نکلتے ہی مراد عالم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نے بسیرا کیا لیکن نیچے اترتے اترتے اسکے قدم تھمے۔لاؤنج کی سب سے بڑی اور خوبصورت گیلری جولان کی طرف کھلتی تھی وہاں اسے زحلے کا گمان ہوا۔لاؤنج سے گزرتے وہ آہستگی سے پھولوں سے سجی اس گیلری میں داخل ہوا جو زحلے کی ضد پر ہاشم نے بنوائی تھی جو زحلے نے کسی ڈزنی پرنسس کارٹون میں دیکھی تھی۔

"تم نہیں جانتی مہک وہ کس قدر پیارے ہیں غصے کے تھوڑے تیز لگتے ہیں پر انکو دیکھتے ہی میرا دل بری طرح دھڑکنے لگتا ہے۔"

گلابی کلیوں کا ٹخنوں کو چھوتا فراک,اسکی پشت پر بکھرے شہد رنگ آبشار جیسے بال اور مرمری پاؤں جو سنگِ مرمر پر چلتے اسی کا روشن حصہ لگ رہے تھے۔

آگے سے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ کھکھلا کر ہنسی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے میں نے اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ ظاہر نہیں کرتے پر مجھ سے محبت۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اپنی لے میں بولتے بولتے جیسے ہی پلٹی پیچھے مراد عالم کو دیکھتے سانس روک گئی۔ آہستگی سے مضبوط قدم جماتے مراد عالم اسکے بالکل قریب مقابل کھڑا ہوا زحلے نے فوراً کال کاٹ کر موبائل نیچے کیا۔

"کس کو دیکھ کر تمہارا دل دھڑکنے لگتا ہے زحلے؟"

اسکی ھواء سے لہراتی زلف کو یکدم اپنے ہاتھ سے نرمی سے کان کے پیچھے کرتے پوچھا کے اس کی اس عنایت پر زحلے نے جھرجھری لی۔

"آ۔۔ آپ۔۔"

اس سے پہلے وہ جملا مکمل کرتی مراد عالم اسکی بات اچک گیا۔

"آہ۔۔ سن کر خوشی ہوئی کے مجھے دیکھ کر تمہارا دل دھڑکتا ہے۔۔"

دلفریب مسکراہٹ سے زحلے کے الجھتے تاثرات دیکھے۔

"میں سمجھی نہیں مراد بھائی آپ مجھ سے کیا بات کر رہے ہیں۔۔"

مراد عالم کی بدلی بدلی نظریں اسے پریشان کر رہی تھیں لیکن چاہنے کے باوجود وہ کچھ اس بات کو اور اسکی زو معنی باتوں کو قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

exponovels

مطلب یہ کہ اچھا لگا سن کر کہ زحلے ہاشم کا دل مجھے دیکھ کر دھڑکتا ہے ورنہ میں دل کی "دھڑکن ہی بند کر دیتا۔۔"

سفاکیت سے کہتا وہ مسکرا دیا زحلے ناگواری سے اسے دیکھتی نظریں پھیر گئی اور پھر ایک غصے بھری نگاہ مراد عالم کے چہرے پر ڈال وہاں سے گزر گئی جبکہ اسکے نکلتے ہی مراد عالم کے چہرے کے تاثرات پتھر جیسے سخت ہو گئے۔۔ وہ جانتا تھا زحلے کس کے متعلق بات کر رہی تھی۔ بہت مشکل تھا یہ برداشت کرنا پر دل یک طرفہ پر سکون بھی تھا کہ وہ ایک لاؤبالی معصوم زہنیت کی لڑکی ہے اور اس عمر میں یہ غلطیاں ہو جاتی ہیں۔۔

****

"چھت پر کپڑے سکھاتے وہ گانا گنگنا رہی تھی۔ مزاج کافی خوشگوار تھے جب کسی نے ہاتھ سے کپڑے لے کر زمین پر پھینکے اور کپڑے کی باسکٹ پر زور سے لات ماری۔۔

exponovels

"یہ کیا بے ہودگی ہے سلطان۔۔"

ماریہ نے چلاتے زمین سے کپڑے اٹھائے لیکن جلال میں آتے وہ ایک بار پھر کپڑے لے کر زمین ں وس کر چکا تھا۔

بیہودگی تو وہ ہے جو تم کر رہی ہو۔۔" زہریلا لہجہ۔۔ماریہ کو پرایا لگا۔وہ نظریں چرانے لگی کہ وہ جانتی تھی وہ جس متعلق بات کر رہا تھا۔

مجھے جواب چاہیے ماریہ۔۔میں جانتا ہوں تم اس بات سے انجان نہیں ہو سب خبر ہے تمہیں لیکن مجھے صرف میرے سوال کا جواب چاہیے۔۔کیا یہ رشتہ تمہاری مرضی سے ہو رہا ہے۔۔؟"

سلطان کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ماریہ کو جواب دینا محال لگنے لگا۔وہ اسکے برابر سے گزرنے لگی جب جارحانہ تیور سے اسکا بازو دبوچتے سلطان نے واپس ماریہ کو پیچھے کی جانب دھکا دیا۔

"میرا راستہ چھوڑو سلطان۔۔"

سپاٹ انداز میں کہا۔

exponovels

"مجھے جواب دیے بغیر تم نہیں جا سکتی ماریہ۔۔"

انگلی اٹھاتے وارن کیا کہ ماریہ اسکے غصے سے خائف ہونے لگی پہلی بار اس نے ہاشم کا یہ روپ دیکھا تھا۔

ہاں۔۔۔میری۔۔میری رضامندی سے بلکہ میری خوشی سے ہو رہا ہے یہ رشتہ۔۔"

"سن لیا۔مل گیا جواب اب میرا راستہ چھوڑو۔۔

بلآخر وہ سفاکیت سے بولتی سلطان کے دل کو نوچ گئی۔

میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دونگا ماریہ۔۔تم میرے جذبات سے کھلونا سمجھ کر"

"نہیں کھیل سکتی سمجھیں۔۔

ماریہ کو جاتا دیکھ وہ ضبط کھوتا ماریہ کے مقابل آیا اور ہاتھوں میں ماریہ کی گردن دبوچ لی۔

"تم پاگل ہو گئے ہو سلطان۔۔"

پوری قوت سے سلطان کو پیچھے دھکہ دیتی وہ زور سے چلائی۔

exponovels

میری زندگی میری مرضی میں جس کو چنو۔ تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے"

"والے ہاں؟

الفاظ کا تھپڑ مار سلطان کی عزت نفس کو زخمی کیا تھا۔

تم نے میرے ساتھ آگے قدم بڑھائے ہیں ماریہ۔۔ مجھے اس دوراہے پر پہنچانے والی"

تم ہو۔۔ مجھے اس قدر شدت پسند تم نے بنایا ہے۔ اگر میں نے تمہاری طرف قدم

"بڑھائے تو تم نے مجھے روکا نہیں بلکہ مزید دعوت محبت پیش کیا ہے۔

وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ ماریہ یوں اچانک کیسے پیچھے ہٹ سکتی ہے۔۔ کچھ گھنٹوں میں

اسکی ہستی کو کیسے جلا کر خاک کر سکتی ہے۔

اوکے۔۔ دین اب میں ہی کہہ رہی ہوں پیچھے ہٹ جاؤ نہیں کرنا چاہتی میں تم سے"

"شادی۔۔

بے لچک لہجے میں بولتی وہ سلطان کے بالکل مقابل سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے ماریہ؟ ہفتہ بھر پہلے تم نے میرے پروپوزل پر مجھ سے ہاں"
"کی تھی۔اپنہ رضامندی تھی تو پھر یوں اچانک۔۔

آنسو پھسل کر گالوں پر بہنے لگے۔۔اسکا دم گھٹ رہا تھا ایک آخری امید جو ماریہ سے مل کر سب سلجھانے کی تھی وہ بھی دم توڑ گئی تھی کہ وہ تپتا صحرا میں اس سے چھاؤں چھین گئی تھی۔۔جب وہ محبت کے گہرے سمندر میں اسکے آسرے پر چھلانگ لگا چکا تھا تو ماریہ نے اس سے ایک تنکے کا سہارا بھی چھین لیا تھا۔

میں نے تم سے اس وقت کہا تھا سلطان کے میں تمہیں اس لیے قبول کر رہی ہوں"
"کیونکہ میں کسی اور سے محبت نہیں کرتی۔۔لیکن اب مجھے محبت ہو گئی ہے۔

بے بسی سے کہا سلطان کے آنسو اسے ازیت دے رہے تھے لیکن وہ محںبت میں واقعی سفاک ہو گئی تھی۔

اگر محبت ہو گئی ہے تو پھر میرے بھائی سے کیوں شادی کر رہی۔۔۔ایک منٹ"
"ماریہ۔۔ایک منٹ۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ تیزی سے چیختے چیختے رکا تھا۔

"تمہیں حنان سے محبت ہوئی ہے۔۔؟"

بے یقینی سے پوچھا۔۔

ماریہ نے نم آنکھوں سے صرف اثبات میں سر ہلایا۔

سلطان کی آنکھوں سے یکے بعد آنسو گرتے گریبان میں جذب ہونے لگے۔۔

کیا محبت سچے خلوص پر بھاری ہوتی ہے ماریہ؟ کیا محبت اتنی سفاک ہوتی ہے خود سے "

"محبت کرنے والوں کو کچل ڈالے۔۔

اس بار سلطان کا لہجہ سوال کرتے دھیما تھا۔

"محبت خود غرض ہوتی ہے سلطان۔۔"

اپنے جواب سے ماریہ خود ہی مطمئن نہیں تھی۔

نہیں ماریہ۔۔ محبت خود غرض نہیں ہوتی۔۔ بلکہ انسان اپنی خود غرضی کو محبت کا نام "

دیتا ہے۔۔ جیسے تم دے رہی ہو۔۔ اگر محبت خود غرض ہی ہوتی ہے تو کیا بتادوں میں

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سب کو کہ تمہارے تعلقات میرے ساتھ کس طرح کے تھے؟ بتادوں تم نے میری

"محبت کو قبول کیا تھا مجھے آسرا دیا تھا۔۔

اچانک سلطان کا لہجہ بھی بدلتا خطرناک حد تک سفاک ہو گیا تھا کہ ماریہ کو اس سے خوف

محسوس ہونے لگا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے سلطان۔۔۔"

وہ فوراً عاجزی پر آئی تھی کہ سلطان تلخی سے ہنسا۔

آنکھیں بند تھیں ماضی کی ایک تلخ یاد اسکے اعصاب کو سن کر گئی تھی۔ کسی فلمی مناظر کی

طرح ایک کیسٹ اس کے دماغ میں اپنے ماضی کی چل رہی تھی اپنی بے بسی وہ ایک بار

پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ بے بس تو وہ آج سالوں بعد بھی تھا۔ بند آنکھوں میں

آنسو ٹھہرے تھے کہ اچانک ہاتھ میں پکڑا کانچ کا گلاس اسکی مٹھی کے زور پر چکنا چور

ہو گیا اور ہاتھوں سے خون کے قطرے گرنے لگے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نیہا جو کافی دیر سے اسے بند آنکھیں کیے بیٹھے اور سلطان کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی جس میں کرب کا ایک تاثر آتا تو دوسرا جا رہا تھا۔گلاس ٹوٹنے پر بری طرح چیخ مارتی چونکی اور سلطان کے ہاتھ کو دیکھنے چاہا جب سلطان اسکے ہاتھ جھٹک گیا۔

”دور رہو مجھ سے۔۔“

نفرت سے کہتا وہ کھڑا ہونے لگا۔چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

”ماریہ کے لیے آپ میری محبت کو نہیں ٹھکرا سکتے۔“

غصے سے کہا پر سلطان تو جیسے ہوش میں ہی نہیں تھا۔نیم بے ہوشی کی کیفیت میں خود کو اسٹڈی میں بند کر لیا کہ اب وہ بھی تنہائی پسند تھا۔

ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑتے ایک پاؤں اسکے پاؤں پر رکھے وہ درندگی سے اسکے اوپر جھکا۔۔

”چھوڑ دو۔۔۔برے انکل۔۔۔میں اپنے پاپا سے تمہاری شکایت کرونگی۔۔“

exponovels

بری طرح روتے وہ چیخنے لگی تھی۔

"تیرے اس باپ کو ساری زندگی اپنی بیوی کا ہوش نہیں رہا تو تیرا خاک رہے گا؟"

کہتے وہ سفاکیت سے قہقہ لگا کر ہنسا۔ انورہ نے اپنے دانت اسکے ہاتھ پر گاڑ دیے۔ وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا جسکا فائدہ اٹھاتے انورہ بھاگنے لگی تھی لیکن اس لمبے چوڑے مرد کا مقابلہ کرنا اس ننھی جان کے بس میں نہیں تھا تھی واپس اس کے حتے چڑھتی زور زور سے چیخنے لگی لیکن اس کی چیخ و پکار سننے کو کوئی تھا ہی نہیں۔۔ اسکی ماں تو آزادی سے اپنی دنیا بدلنے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس شخص نے اسے اٹھا کر زور سے بیڈ پر پٹخا کہ بیڈ کا ایک کونا اسکے سر کے پچھلے حصے پر لگتا اسے زخمی کر گیا۔ خون فرش پر ٹپکنے لگا جو آخری چیز انورہ نے بے ہوشی میں جانے سے پہلے دیکھی وہ اس شخص کا ہاتھ اپنی قمیض پر دیکھا۔۔

"انورہ۔۔"

وہ انورہ سے بات کرنے اسکے کمرے میں آئے تھے کہ اسے بیڈ پر لیٹے بند آنکھوں سے ٹانگے چلاتے دیکھ پریشان ہوئے۔

exponovels

بیڈ شیٹ مٹھی میں دبوچے وہ سر دائیں بائیں مار رہی تھی۔ جسم پسینے سے شرابور تھا۔ اسکی حالت بد سے بدتر ہو رہی تھی جب ہاشم نے آگے بڑھتے اسکی ٹانگوں پر ہاتھ رکھتے قابو کرنا چاہا۔

"چھوڑ۔۔۔ دو۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔ میں اپنے پاپا سے۔۔۔ اپنے پاپا سے تمہاری۔۔"

ہاشم نے درد سے تڑپتے اسکے وجود کو جھنجھوڑ ڈالا تھا کہ اور انورہ کو اسی حالت میں بٹھا دیا تھا کہ وہ آنکھیں کھولے خالی نظروں سے ہاشم کو دیکھنے لگی۔

پاپا۔۔" سرگوشی نما پکارا اور اگلے ہی لمحے ہاشم کے گلے لگتی ہچکیوں سے رو دی۔۔"

سوری۔۔ میری جان۔۔ ان سب کا زمہ دار میں ہوں۔۔ اپنے دکھوں میں تمہارا بچپن کھا گیا میں انورہ۔۔"

آج اسے اپنی سفاکیت کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ وہ بھی تو محبت میں خود غرض نہیں ہوا تھا بلکہ اپنی خود غرضی کو محبت کا نام دیتا رہا تھا۔

******

exponovels

شام کو کچھ بہتر ہوتی وہ گھر سے ہی باہر نکل گئی تھی۔ اپنی پسندیدہ گاڑی پراڈو میں بیٹھے اس نے ایک لمحے میں گاڑی گھر سے باہر نکالی اور مخالف سمت بڑھ گئی۔ جتنی رفتار سے وہ ڈرائیونگ کر رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے سامنے آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کر دے گی۔۔ آگے جاتے جاتے نجانے وہ کہاں نکل آئی تھی کہ سنسان بیابان شروع ہو چکا تھا جب جھٹکے سے اس نے گاڑی روکی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی سامنے آیا ہو۔

"کون ہے۔۔؟"

گاڑی سے نیچے کودتے غصے سے آگے بڑھتے پوچھا۔ نجانے کون تھا جسے اسکی گاڑی کے آگے آکر مرنے کا شوق ہوا تھا جبھی اس خالی جگہ میں بھی اسی کی پراڈو کے آگے آگیا تھا۔ وہ تو شکر تھا اسنے لمحے بھر پہلے گاڑی کی رفتار ہلکی کی تھی ورنہ جو کوئی بھی تھا بری طرح کچلا جاتا۔ خالی میدان ہونے کے باعث ھواء اور دھوپ کی تپش اپنے زوروں پر تھی بال اڑ کر مکمل بکھر چکے تھے بار بار بالوں کو کان کے پیچھے کرتی وہ غصے سے تن فن کرتی آگے آئی تو دیکھا نیچے ایک ہلکی گندمی رنگت کا مرد ہاتھوں میں کتا لیے بیٹھا تھا۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"یہ کیا جہالت ہے میری گاڑی کے آگے کیوں آئے مرنے کا شوق ہے تو پنکھے سے لٹک جاؤ نا۔۔"

کمر پر ہاتھ جمائے اسکے سر پر کھڑی ہوئی۔اس لڑکے نے نظر اٹھا کر اس بد تہذیب لڑکی کو دیکھا پھر اس چھوٹے کتے کو گود میں اٹھائے کھڑا ہوا۔

"ہائے مائے سیلف سرفراز۔۔"

اسکا تعارف مکمل ہونے سے پہلے وہ بیچ میں ٹوک گئی۔

"مجھے دلچسپی نہیں تمہارا نام کیا ہے۔تم میری گاڑی کے آگے کیوں آئے۔"

انورہ نے بدلحاظی کے تمام ریکارڈ توڑے۔۔

"میں جان بوجھ کر نہیں آیا۔۔میرا اسنیپ (کتا) آپکی گاڑی کے آگے آگیا تھا تو اسی کو بچانے۔۔"

"تو مرنے دیتے اس کتے کو۔۔"

نفرت سے اس کتے کو دیکھا۔اسے نفرت تھی کتوں سے۔

exponovels

"تھوڑی انسانیت کا مظاہرہ کریں۔"

اب کے وہ شخص شدید ناگواری سے بولا۔

"اس کتے کی وجہ سے میری گاڑی سلپ ہو سکتی تھی ایکسیڈینٹ ہو سکتا تھا مجھے نقصان پہنچ سکتا تھا۔"

وہ بری طرح چلائی اپنا سارا غصہ وہ ان دونوں پر نکال رہی تھی۔

"لسن۔۔۔ آپ کو واقعی شدید نقصان پہنچتا مس بد تمیز اگر میرا کتا سامنے نہ آتا تو ۔۔۔چند قدم کے بعد دلدلی مٹی ہے ایک بار گاڑی اس میں پڑتی تو نہ گاڑی سلامت رہتی نہ آپ زندہ بچتیں۔۔۔ احسان فراموش۔۔۔"

قہر برساتی نگاہ اس پر ڈالے وہ پلٹنے لگا۔

انورہ ہوش میں لوٹتی کچھ دور دیکھنے لگی پھر کچھ سوچتے گاڑی سے پانی کی بھری بوتل نکال کر اس جانب اچھالی تو حقیقتاً ہوش اڑے کہ وہ واقعی دلدلی مٹی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔" بادل نخواستہ وہ بولی وہ لڑکا چونک کر پلٹا اور بغور اسے دیکھا۔

انورہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ زیرِ لب ہنستے وہ واپس انورہ کی طرف مڑا۔

exponovels

"اسکی ضرورت نہیں۔ خوبصورت لڑکیوں کے منہ سے سوری نہیں بلکہ۔۔"

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا انورہ اپنی قمیض کے پیچھے اندر کی طرف چھپی منی پسٹل نکال چکی تھی۔

"اوہ۔۔"

اس نے فوراً ہنستے ہاتھ ھواء میں بلند کیے۔ جیسے معذرت کر رہا ہو۔ ایک نظر اس چھچھورے لڑکے اور دوسری نظر اسکے کتے پر ڈال وہ اپنی پراڈو میں بیٹھ گئی جبکہ وہ لڑکا مسکراتی نظروں سے اسکی گاڑی جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"جلد ملاقات ہوگی مس جنگلی بلی۔۔"

اپنے کتے کی بھونکنے کی آواز پر اس نے نظر اس راستے سے ہٹائی جہاں سے انورہ ہاشم کی گاڑی گزری تھی۔

چلو میرے شیر آج تو تمہارے مالک کے دل کا شکار ہو چکا ہے اب شکار کرنے کا موڈ "نہیں۔

وہ بھی اس جانب بڑھ گیا جہاں اسکی گاڑی کھڑی تھی۔

exponovels

اور شکار کا باقی سامان تھا۔ البتہ ذہن کے پردے پر انورہ ہاشم کا تصور لہرا رہا تھا۔

* * * * * * * * * *

وہاں سے نکل وہ ایک خالی جگہ گاڑی روک سیٹ سے پشت ٹکا گئی۔ خود کو پرسکون کرنے کے لیے اسنے فجیٹ اسپنر نکالا اور اسکو گھماتے آنکھیں موند گئی۔

جب اچانک کچھ سوچتے یکدم اسکی آنکھیں کھلیں سپنر کو ایک طرف رکھتے جیب سے فون نکالا اور پی اے کو کال ملائی۔

تیسری سے چوتھی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔

"مجھے یمان عنید کے گھر کا ایڈریس چاہیے ابھی۔۔"

گاڑی اسٹارٹ کرتے شہر کے راستے ڈالی۔

"میم خیریت۔۔"

exponovels

ہاشم کی طرف سے خاص ہدایات ہونے کے باعث وہ جھجھکتے ہوئے پوچھنے لگا۔

اپنی بکواس بند کرو اور جتنا کہا ہے اتنا کرو اور ایک بات میری کان کھول کر سن لو"

میرے باپ کو میری خبر گیری اب کی تو میں تمہیں نوکری سے نکالنے کے ساتھ ساتھ

"دنیا سے بھی نکلوا دونگی۔۔

دھمکی کار آمد ثابت ہوئی تھی کہ اسکے پی اے نے دو منٹ کے اندر اندر ایڈریس انورہ

کو واٹس ایپ کر دیا تھا۔

exponovels

****

"زحلے کہاں ہیں۔۔"

ڈائنگ روم میں مراد عالم اور ہاشم دونوں موجود تھے جب ہاشم نے زحلے کے متعلق

ملازمہ سے دریافت کیا۔

"بی بی اپنے کمرے میں ہیں۔۔"

ملازمہ نے ادب سے جواب دیا۔

For more visit (exponovels.com)

"بلا کر لاؤ"

حکم ملتے ہی ملازمہ ڈائننگ روم سے باہر نکل گئی۔

میں نے فیصلہ کیا ہے کہ زحلے کی شادی تم سے کر دوں۔ہے تو وہ تمہاری ہی امانت تو"

"کل ہو یا آج کیا فرق پڑتا ہے۔۔

مسکرا کر کہا۔مراد عالم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی جسے دیکھتے ہاشم بھی مسکرانے لگا۔

میں پہلے ہی بتا رہی ہوں میں کھانا نہیں کھاؤں گی میں اپنے لیے باہر سے آرڈر کر چکی "ہوں۔۔" کہتے ساتھ وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی مراد عالم نے پلیٹ میں چمچ گھماتے اسے دیکھا۔

ڈوپٹے سے بے نیاز کہ اب تو بازو پر بھی ڈوپٹہ نہیں تھا بال اونچی پونی میں باندھے آنکھوں میں بھر کر کاجل لگائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی لیکن اس کی یہ بے نیازی ہمیشہ کی طرح مراد عالم کو کھٹک رہی تھی بے شک یہاں کوئی دوسرا غیر محرم نہیں تھا لیکن وہ خود اس وقت غیر محرم ہی تھا۔وہ غصے سے زحلے کو ہی دیکھ رہا تھا جب زحلے کی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نظر بھی اس پر پڑی لیکن باپ کے سامنے ہونے کی شے تھی کہ وہ مراد عالم کو دیکھ یوں بے نیازی سے نظریں پھیر گئی جیسے کہہ رہی ہو دیکھتے رہو زحلے کی جوتی کو بھی فرق نہیں پڑتا۔

وہیں اسکی اس حرکت پر مراد عالم سر تا پیر سلگ گیا۔

"ایک بار میرے نام ہو جائے زحلے تمہارے سارے ڈھیلے اسکریو میں صحیح سے کسونگا۔۔"

دل میں پختہ ارادہ کیا۔

"کھانے کے لیے بلایا بھی نہیں ہے زحلے ضروری بات کرنی ہے تم سے یا یہ بھی کہہ سکتی ہو تمہیں خوشخبری سنانی ہے لیکن اس سے پہلے یہ بتاؤ تمہارا ڈوپٹہ کہاں ہے؟"

ہاشم نے نرمی سے پوچھا زحلے نے منہ بسورتے چور نظروں سے مراد عالم کو دیکھا جواب بھی سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہ تھا۔

"یہاں آپ کے اور مراد بھائی کے علاوہ ہے ہی کون"

بے زارگی سے کہا جوابًا ہاشم نے نفی میں سر ہلایا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"آج سے تم مراد کو بھائی نہیں کہو گی زحلے۔۔"

ہاشم کی بات پر وہ نا سمجھی سے ہاشم کو دیکھنے لگی۔ چمچ پلٹ میں رکھتے مراد عالم کرسی سے پشت ٹکائے اب دلچسپی سے زحلے کو دیکھنے لگا کہ جلد زحلے کی زندگی کا سب سے بڑا صدا اسے مراد اور اپنی شادی کی خبر دے کر دیا جانے والا تھا۔

"میں تو خود انکو بھائی نہیں ماننا چاہتی"

طنزیہ کہا مراد عالم نے مسکراہٹ روکتے نفی میں سر ہلایا کتنی معصوم تھی وہ۔

"آپ بس خوشخبری بتائیں۔"

ایکسائٹڈ ہوتے آنکھیں چمکائیں۔

"میں نے تمہاری شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے زحلے۔۔"

"کیاااااا۔۔"

ہاشم سلطان کی کہی گئی بات پر وہ بلند آواز میں چیخی تھی۔

"آ۔۔ آپ سچ۔۔ کہہ رہے ہیں؟ آپ واقعی میری شادی کرینگے؟"

exponovels

اشتیاق وتمدن سے اسکے گال گلابی ہو گئے تھے۔ مراد عالم مبہوت اسے دیکھے گیا۔

"ہاں بالکل اسی مہینے تمہاری شادی ہے اور اگلے ماہ تم باہر ملک ٹور پر بھی جاؤ گی۔۔"

اسکی خوشی کو دگنا کیا۔

اگر یہ مزاق ہے تو بہت برا مزاق ہے آپ میرے جذبات کے ساتھ کھیل رہے"

"ہیں۔

خوش ہوتے ہوتے اچانک اسکی نظر مراد عالم پر پڑی۔ وہ مسکرا رہا تھا بھلا اسکا سب سے بڑا دشمن اسکی خوشی میں خوش کیسے ہو سکتا تھا یقیناً یقینا یہ مزاق تھا۔

"ارے نہیں میری گڑیا میں کیوں مزاق کرونگا سچ کہہ رہا ہوں۔"

ہاشم سلطان نے ہنستے ہوئے یقین دلایا۔

اوہ مائی اللہ۔ مجھے یقین نہیں آرہا میری دعائیں اتنی جلدی قبول ہو گئیں۔ اللہ آپ کو"

"خوش رکھے بابا۔۔

وہ ہاشم کے گلے سے چمٹتی انکے گال چوم گئی۔ اسکے اس جوش و مسرت پر ہاشم خوش کے ساتھ حیران بھی تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"پہلے تو انورہ آپی کی شادی؟"

زحلے کے اچانک سوال پر ہاشم کی مسکراہٹ سمٹی۔۔پھر دوبارہ مسکرائے۔

"اسکا بھی دیکھنگے ابھی تو تمہاری پہلے کرینگے۔"

ہاشم کے جواب پر پر سکون ہوتی وہ واپس کرسی پر بیٹھی اور پُر استہزاء نظروں سے مراد عالم کو دیکھا کہ اب کیا کروگے اب تو میں اڑ جاؤنگی پیا کے گھر اور اسکی بیو قوفانہ سوچ پر مراد عالم نے بھی آئبرو اچکائی جیسے چیلینج کر رہا ہو۔

"تم بہت خوش ہو زحلے؟"

مراد عالم نے سوال پوچھا

"ہاں بہت آپ کو کوئی اعتراض؟"

ٹکا سا جواب دیا۔ہاشم اسے ٹوکنے لگا تھا کہ مراد عالم نے روک دیا۔

نہیں مجھے تو پہلے دن سے اعتراض نہیں تھا۔لیکن میرے خیال سے تمہیں دلہے کا نام "جاننا چاہیے۔۔"

مراد عالم کے مشورے پر وہ ایک دم بلش کرنے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اوہ۔ہاں۔۔ دیکھے بابامیں ویسے آپکی رضامیں راضی والی لڑکی ہوں لیکن میرے انکا"
"نام۔۔۔ میرا مطلب میری دوستیں پوچھینگی نہ۔

نظریں جھکاتے شرماتے لجلجاتے پوچھا مراد عالم سے ہنسی روکنا محال ہو گیا۔

ہاں بالکل جان سکتی ہو۔۔ تمہارے ہونے والے شوہر کا نام مراد عالم ہے اور وہ سامنے"
"بیٹھا ہے تمہارے۔

زحلے کو محسوس ہوا جیسے ڈائننگ روم کی چھت اسکے سر پر آن گری ہو وہ بے یقینی سے اپنے باپ کو اور پھر مراد عالم کو دیکھتی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

"یہ کیسا بے ہودہ مزاق ہے بابا"

اسکے اعصاب یکدم چیخ گئے تھے یوں لگا تھا جیسے کسی نے قوت سماعت میں زہر گھولا۔

"یہ مزاق نہیں ہے زحلے تمہاری منگنی بچپن میں ہی مراد کے ساتھ ہو چکی تھی"

اب کے مراد عالم کی نظروں میں تمسخر تھا۔وہ پر سکون نظروں سے اسکا غصے سے دہکتا چہرہ ملاحظہ کر رہا تھا اسے یقین تھا کہ کچھ ایسا ہی ہو گا۔

"میں ہر گز بھی یہ شادی نہیں کرونگی آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔"

exponovels

وہ ایک دم چیخی اسکے چیخنے پر مراد عالم کے ماتھے پر گہرہ بل پڑا۔

زحلے تمیز سے پیش آؤ ابھی تم اتنا خوش تھی مراد سے شادی کا سن کر کیوں مسئلہ ہو رہا ”ہے؟ اس سے بہتر کوئی نہیں ہے سمجھی۔۔“

ہاشم سلطان بھی بھڑک گئے۔

”میں مراد عالم سے شادی نہیں کرونگی بابا“

وہ غصے سے بول کر جانے لگی جب ہاشم سلطان نے اسکا ہاتھ کھینچتے اسے واپس بٹھایا۔

”کیوں نہیں کرو گی۔۔“

سختی سے جواب طلب کیا۔

زحلے کو سمجھ نہ آیا وہ کیا جواب دے۔

”مجھے نہیں پسند مراد عالم۔۔“

نفرت سے مراد عالم کو دیکھتے کہا۔

”یہ کوئی وجہ نہیں ہے انکار کی۔ مجھے کوئی ایسی وجہ دو کہ انکار کا جواز پیدا ہو۔۔“

زحلے کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں انکو بھائی سمجھتی ہوں۔۔"

روتے ہوئے وجہ بتائی۔

کچھ لمحے پہلے تم نے کہا تم بھائی نہیں سمجھتی اور اگر سمجھتی بھی ہو تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں"

"رشتہ بدلنے کے بعد احساسات بدل جاتے ہیں۔

اسکا یہ جواز بھی ہاشم نے رد کر دیا۔

"میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں"

اسکے اس جواز پر ہاشم کے ساتھ مراد بھی ہنسا۔

یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں میری گڑیا تم جتنا پڑھنا چاہتی ہو پڑھ سکتی ہو جہاں چاہو وہاں"

"پڑھ سکتی ہو مراد کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا ہے نہ مراد؟

آخر میں مراد سے تائید چاہی۔

"بالکل۔۔"

اثبات میں سر ہلاتے اپنے فون پر میسج دیکھتے وہ وہاں سے کھڑا ہوا ابھی دروازے تک ہی

پہنچا تھا کہ قدم پتھر ہو گئے یوں لگا جیسے کسی نے سماعتوں میں سیسہ انڈیل دیا ہو۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔۔"

جہاں مراد عالم پتھر ہوا تھا وہیں ہاشم کو بھی شدید ترین جھٹکا لگا تھا اگلے ہی لمحے ہاشم کا ہاتھ تھپڑ کی صورت زحلے کے منہ پر لگا کہ وہ سنبھلتی بے یقینی سے ہاشم کو دیکھنے لگی جو قہر بھری نظروں سے زحلے کو گھور رہے تھے۔

اپنے دماغ سے یہ خناس نکالو زحلے۔۔اسی ہفتے تمہارا نکاح ہے مراد عالم سے اگر کوئی "بھی خرافاتی سوچ تمہارے ذہن میں آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

ہاشم کی بات مکمل ہونے سے پہلے زحلے روتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے باہر نکلنے لگی کہ دروازے پر مراد عالم کو کھڑا دیکھ پل بھر کو رکی اور پھر تیزی سے وہاں سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

"مراد۔۔"

ہاشم نے کھڑے ہوتے اسے پکارا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ جہاں چاہتی ہے آپ اسکی شادی وہیں کریں چچا لیکن پھر مجھ سے بزنس انویسٹمنٹ "کی امید مت رکھیں"

وہ بول کر جانے لگا کہ ہاشم کی کرخت آواز پر رکا۔

"تم کیا سمجھتے ہو میں زحلے کی شادی تم سے تمہاری انویسٹمنٹ کی لالچ میں کر رہا ہوں؟"

بہت چھوٹی سوچ ہے تمہاری مراد۔۔میں زحلے کی شادی تم سے صرف اس لے کر رہا "ہوں کیونکہ تم اسے میری طرح محبت سے سنبھال لوگے اسکا بچپنا برداشت کروگے۔۔

مراد عالم کی بات انہیں چابک کی طرح لگی تھی۔

"وہ اپنے منہ سے کسی کے لیے محبت کا اقرار کرکے گئی ہے اگر کل کو کوئی گل کھلا دیا "یا۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہے۔باپ کا سر نیچے نہیں ہونے دے گی دیکھ لینا۔۔اس نے یہ جھوٹ کہا ہے وہ بھی محض اسلیے کیونکہ تم سے شادی نہ ہو۔اور اس میں بھی تمہارا قصور ہے مراد "کے تم نے ہمیشہ اس پر رعب رکھا ہے کبھی اسے نرمی سے اپنی طرف مائل نہیں کیا۔

exponovels

وہ شکوہ کر رہے تھے یا طنز سمجھنا مشکل تھا ویسے بھی مراد عالم کو دونوں سے ہی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"وقت گزاری کرنا میری عادت نہیں نا ہی میں کوئی انیس بیس سال کا کالج میں پڑھنے والا لونڈا ہوں جو اسکی دل جوئی کروں۔۔"

آنکھیں پھیرتے تنفر سے کہا۔

"تمہارے لہجے اور ارادے باغی لگ رہے ہیں مراد عالم۔ میری بیٹی پھول جیسی ہے اور تمہارا رویہ۔۔۔"

وہ واقعی فکر مند ہوئے تھے۔

"وہ ابھی آپکی بیٹی ہے جب میری بیوی ہو گی تو میری ہو گی میں اپنی ملکیت کو نرمی سے سنبھالنا جانتا ہوں۔"

اسکا کہا گیا جملا اگو نا سکون دے گیا تھا لیکن پھر بھی کچھ عجیب پوشیدہ سا تھا جو ہاشم کو کھٹک رہا تھا۔۔

exponovels

کھانے کی ٹرے ملازمہ سامنے رکھ کر گئی تھی۔ لیکن اسکا دل بری طرح متلا رہا تھا۔ گھبراہٹ کے زیرِ اثر اس نے تین بجے آنے والی اپنی اس کال کو بھی نظر انداز کر دیا تھا جو اسکے لیے سب سے زیادہ ضرورہ تھی۔ دن تیزی سے گزر رہے تھے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی تھی اچانک ابکائی آنے پر وہ باتھ روم کی سمت بھاگی اور واش بیسن پر جھکی قے کرنے لگی۔۔ کچھ ہی دیر میں اسکی حالت کمزوری سے نیم بے ہوشی جیسی ہونے لگی لیکن کچھ بدلاؤ تھا۔۔ اپنے وجود میں کچھ اضافی محسوس کرتے اس کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔ بے اختیار اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔ بیمار تو وہ ویسے ہی رہتی تھی اسی لیے شاید کچھ دنوں سے بوجھل ہوتی طبیعت محسوس نہیں کر سکی تھی۔ واشروم سے باہر نکلتے وہ بیڈ کے ایک کنارے پر بیٹھی تیز تیز سانس لینے لگی اور ایک دفع پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اور کتنی سزا باقی ہے اللہ۔۔ کیوں میرا امتحان ختم نہیں ہوتا۔۔۔ میں اس کو قتل بھی"

"نہیں کر سکتی اور اس جو زندہ رکھ کر خودکشی بھی نہیں کر سکتی۔۔

سائیڈ ٹیبل کا سامان نیچے پھینکتے وہ دہائی دینے لگی کے سائیڈ ٹیبل سے نیچے گرے کاغذات اٹھاتے ضبط لب بھینچے۔۔ وہ خلع کے کاغذات تھے۔ جو اس نے دو دن پہلے سلطان سے بنوائے تھے۔

"بہت دیر کر دی فیصلہ کرنے میں تم نے ماریہ۔۔"

خلع کے کاغذات ماریہ کے ہاتھ میں رکھتا سلطان افسوس سے بھرے لہجے میں بولا۔

وہ خاموش رہی تھی کہ کا بولتی؟ بولنے کو کچھ نہیں تھا۔

"تمہیں لگتا ہے حنان ان پیپرز پر سائن کرے گا؟"

سلطان کے سوال پر وہ تلخیہ ہنسی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سائن نہ کرنے کا کوئی جواز ہی نہیں ہے۔۔ حنان کی زندگی میں میری حیثیت کسی اس کے جوتے کے برابر بھی نہیں ہے گو کہ وہ مجھے اپنا لباس سمجھے؟ ناممکن سی بات ہے۔۔
وہ خوشی خوشی سائن کرے گا کہ اسے اس بوجھ سے آزادی ملے۔۔۔"

سلطان نے اسکا لہجہ کھوجنا چاہا۔ لیکن وہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔ نہ افسوس نہ ملال۔۔

صرف خالی پن تھا۔ جبکہ ماریہ نے بھی اس کی آنکھوں میں کچھ تلاشنا چاہا تھا اور ایک بار پھر سلطان کی آنکھوں میں رونق دیکھ وہ ڈر گئی تھی۔ کہ اسکی طلاق کا سن سلطان کی آنکھوں میں چمک کسی طور ٹھیک نہیں تھی۔

آنکھیں میچتے اس نے خلع کے کاغذات کے ٹکڑے کر دیے اور بیڈ پر اوندھے منہ گرتی بے بسی سے روتی اپنی موت کی چاہ کرنے لگی کہ قدرت نے خلع کا اختیار بھی اس کے ہاتھ سے چھین لیا تھا۔۔

"مجھے یقین ہے تمہارے سے جڑی کسی بات سے زحلے کو تکلیف نہیں ہو گی۔۔"

مراد عالم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ جانے لگے تھے کہ مراد کی اگلی بات پر رکے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

لیکن مجھ سے جڑنے کے بعد زحلے کی وجہ سے میری عزت پر حرف آیا تو میں اپنے "

"ارادوں سے آپکو آگاہ نہیں کرونگا۔

جتا تا مراد عالم کمرے سے نکل گیا۔ہاشم نے پرسوچ نظروں سے دروازے کو دیکھا پھر زحلے کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔زحلے سے انکی محبت لازوال تھی کچھ دیر پہلے جو تھپڑ مارا تھا اب ہاتھ کو سنے دے رہا تھا۔۔۔اس تھپڑ کا مداوا بھی کرنا تھا اور زحلے کو منانا بھی تھا۔

exponovels

****

اسکی گاڑی جھٹکے سے یمان مینشن کے باہر رکی تھی جس کا دروازہ ہی کسی محل کی طرح بڑا اور مضبوط تھا کہ دیکھنے والے کے برے ارادے پست کردے لیکن وہ تو یمان عنید کے اس محل سمیت اسکی بنیادیں ہلانے کا ارادہ رکھتی تھی گارڈ اسے دیکھتے کھڑا ہوا تھا۔

"یمان عنید سے ملنا ہے مجھے۔۔"

جیپ سے اترتے اکھڑ لہجے میں مخاطب کیا۔

سوری میم بنا اپاؤنٹمنٹ کے آپ نہیں مل سکتیں ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں آئی کہ "

"آج سر کا کوئی مہما۔۔۔

جتنی بری طرح انورہ نے اسکا گریبان دبوچا تھا کچھ پل کے لیے وہ اس امیر زادی کی جرأت پر ساکت رہ گیا تھا۔

تمہارا وہ ٹکے کا باس اس قابل نہیں کے انورہ ہاشم اس سے اجازت لے۔ اسکو بولو میں "

"ابھی ملنا چاہتی ہوں ناؤ گیٹ لاسٹ

جھٹکے سے اسکا کالر چھوڑتے پیچھے ڈھکیلا۔ دوسرے گارڈز جو اس لڑکی کے لڑنے پر آئے تھے اسکی متاثر کن شخصیت دیکھ کشمکش میں پڑھ گئے کہ آیا واقعی وہ ایک پاور فل لیڈی لگ رہی تھی۔ وہ گارڈ جو اسے غصے سے گھور رہا تھا دوسرے کے اشارہ کرنے پر اندر چلا گیا۔

دو منٹ بعد واپس آیا تو مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"سوری میم اندر جا سکتی ہیں آپ۔"

exponovels

بنا ان گارڈز کی طرف دیکھے جیپ باہر چھوڑے وہ اندر بڑھ گئی۔ پہلا قدم رکھتے ایک طائرانہ نگاہ مینشن کے باہر کے حصے پر ڈالی تو لاکھ دشمنی کے باوجود یمان کے ذوق کو دل میں سراہا ایسا ہرگز نہیں تھا کہ اسکا اپنا مینشن خوبصورتی اور سجاوٹ میں کم تھا لیکن یمان عنید کا ذوق بھی اعلیٰ تھا۔

میم میرے ساتھ آیئے۔۔"ایک لڑکی مؤدب انداز میں اسکے پاس آکر کھڑی ہوئی۔"

"ضرورت نہیں۔۔مجھے کہیں نہیں جانا اپنے مالک کو بلاؤ"

اسکی بدمزاجی پر وہ لڑکی منہ بسورتی اندر چلی گئی آج تک یمان عنید نے کبھی انہیں بے عزت نہیں کیا تھا نہ اسکے مہمانوں نے۔۔انکی وفاداری کی بڑی وجہ یمان کا دیا جانے والا پیسہ نہیں بلکہ عزت تھی۔

وہ جس جگہ کھڑی تھی وہیں چکر کاٹتی ہر چیز کو بغور دیکھنے لگی۔ پھولوں سے بھرا وسیع لان ایک طرف جس کے پودوں پر دو تین تتلیاں رقص کر رہی تھیں وہ ٹھہر کر اس منظر کو دیکھنے لگی جب نظر خرگوش پر پڑی جو اسے دیکھتا پودوں کی آڑ میں چھپنے لگا تھا بے اختیار وہ مسکرائی۔

exponovels

"مجھے نہیں پسند جانور"

الجھن سے کہا۔ کچھ وقت پہلے ہی زحلے کی ضد پر گھر میں بلی آئی تھی جب سے وہ منہ بنا کر اپنے کمرے میں بند تھی۔

بری بات انورہ۔ جانتی ہو جانور سے محبت وہی لوگ کرتے ہیں جن کا دل بہت نرم "ہو۔۔"

باپ کا کہا جملا کانوں میں گونجا تو کوفت سے سر جھٹکا۔

"ہونہہ یمان عنید اور نرم دل کا مالک۔۔"

نخوت سے سوچا۔

"میم سر ابھی مصروف ہیں وہ کہہ رہے ہیں انتظار کریں۔۔"

اسی ملازمہ کی آواز پیچھے سے سنتی وہ پلٹی۔ماتھے پر لاتعداد بل بڑے۔

میں یہاں اس سے ملنے آئی ہوں انتظار کرنے نہیں کہاں مصروف ہے تمہارا "مالک۔۔؟"

انورہ نے دانت پیستے پوچھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"سر اپنے کتوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔۔"

ملازمہ کی کہی بات نے گویا اسکے وجود کو تیزاب کی زد میں لیا تھا۔کیا ثابت کیا تھا یمان عنید نے کہ اسکی ذات کتوں سے بھی گئی گزری ہے جو اسکو انتظار کرنے کو کہا۔

"کہاں ہے تمہارا مالک۔۔"

اسکے سوال پر ملازمہ تذبذب کا شکار ہوتی ڈوپٹہ درست کرنے لگی۔

"میں نے پوچھا کہاں ہے تمہارا مالک۔۔"

اب کے اسکا بازو دبوچتے پوچھا۔

"مم۔میم سر غصہ کرینگے۔۔"

اپنا بازو چھڑوانے کی ادنی سی کوشش کی۔

"آئی کین ناٹ ریپیٹ مائے ورڈز اگین۔۔ویئر از ہی؟۔۔"

ایک ایک لفظ پر زور دیتے اسکے بازو کو جھٹکا دیا۔

"بیک ایریا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ملازمہ کے جواب پر جھٹکے سے ملازمہ کا بازو چھوڑتے ایک تنفر بھری نگاہ اس پر ڈالتی وہ خود اندر کی جانب بڑھ گئی۔ دوسری ملازمہ سے بیک ایریے کا راستہ پوچھ اس نے قدم اس جانب بڑھا دیے۔۔

****

رات کا پونے ایک کا وقت تھا۔ وہ کمرے میں سن بیٹھی تھی دوپہر میں ہاشم اسے منا کر گیا تھا۔ ہاشم نے کچھ ایسے جواز پیش کیے تھے کہ وہ انکار نہ کر سکی جب آنکھوں میں آنسو لیے انہوں نے بے بسی سے کہا۔

لیکن ان سب کی فساد کی جڑ مراد عالم تھا۔۔۔ بچپن سے اب تک اسکی زندگی میں زہر گھولنے والا۔۔۔ اسکے سکون اور خوشیوں کو چھیننے والا وہ جلاد سا ئیکو انسان۔۔ آنسو پوچھتی وہ بیڈ سے کھڑی ہوئی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ساری زندگی مراد عالم تم نے میری زندگی میں زہر گھولا ہے میری خوشیوں کے دشمن"
ہو تم اب تمہیں ساری زندگی کے لیے میں خود پر مسلط نہیں کر سکتی میں تم سے کسی
صورت شادی نہیں کرو نگی۔"

دندناتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتی وہ سیڑھیاں پھلانگتی بنا دستک کے مراد عالم کے
کمرے میں داخل ہو گئی۔۔

****

آج دو پہر میں زحلے کے منہ سے نکلے الفاظ کے وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے سکون سے
مراد عالم کو سانس تک نہیں لینے دے رہے تھے۔ سارا وقت کلب میں گزارنے کے بعد
رات بارہ بجے کے وقت وہ گھر میں آیا تھا لیکن پھر بھی اشتعال کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا
دل کر رہا تھا زحلے کو جھنجھوڑ ڈالے اور اس سے حساب مانگے کہ وہ کیسے اسکی امانت میں
خیانت کر سکتی کیسے کسی دوسرے کو دل میں بسا کر ایسے دیدہ دلیری سے اظہار کر سکتی

exponovels

ہے لیکن وہ ضبط کے کڑے پہرے خود پر بٹھائے ہوئے تھا کہ اگر زحلے کے سامنے جاتا

تو وہ مزید خوفزدہ ہو جاتی اپنی سفید ٹی شرٹ اتارتے اسی سے اپنا کسرتی سینہ صاف کرتے

ایک کونے میں اچھالی اور زمین پر جھکتے پش اپس کرنے لگا اسی لمحے دروازہ کھولتے کوئی

اندر آیا وہ بنا سر اٹھائے دروازے کی جانب دیکھے بغیر بھی جان سکتا تھا کہ وہ زحلے

ہے۔۔

"میں نہیں چاہتا زحلے تم یہاں آنے پر پچھتاؤ اسلیے پہلی فرصت میں قدم پیچھے لے کر

دروازہ بند کر دو۔"

پش اپس مارتے پھولی سانسوں سے کہا۔

"آپ مجھے اب ڈرا وا نہیں دے سکتے مراد عالم میری زندگی کے ساتھ کھیلنے کا آپکو حق

نہیں۔۔"

بنا خوف کے دروازہ تو بند کیا پر اپنے قدم پیچھے لینے کی بجائے کمرے میں داخل ہو گئی۔

"میں نے کہا باہر جاؤ زحلے"

exponovels

کھڑے ہوتے غصے سے کہا۔ اسکا وجود غصے اور کسرت کرنے کے باعث دہک رہا تھا۔

لیکن آج زحلے نے اسکی حالت پر بھی غور نہیں کیا تھا اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی سوائے اسکے کے مراد عالم کے ساتھ وہ شادی ہر گز نہیں کرے گی۔

"تمہیں عزت راس نہیں ہے نہ؟"

آدھا دماغ تو پہلے ہی گھوما ہوا تھا باقی آدھا زحلے کو بغیر ڈوپٹہ دیکھے گھوم گیا۔

"ہاں نہیں ہے مجھے عزت راس لیکن آپ کو بھی راس نہیں کیوں میری زندگی کو اجیرن بنا دیا ہے؟؟؟ آخر ایسا بھی کیا بگاڑ دیا میں نے آپکا مراد عالم۔ کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے۔۔"

وہ غصے سے چیختی مراد کے قریب آئی۔

"اگر تم سچ میں نہیں چاہتی زحلے کے میں تمہیں اپنا دوسرا روپ دکھاؤں تو کمرے سے نکل جاؤ"

exponovels

وہ اسکے چمکتے سراپے سے نظریں چرا رہا تھا۔غصے کی شدت سے اسکا رنگ بھی سرخ ہو چکا تھا گردن پر ابھرتی نمایاں ہوتی اسکی بیوٹی بون کسی قدر مراد عالم کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔"

دوٹک لہجے میں ٹھہر کر کہا۔

"ڈوپٹہ پہن کر آؤ اپنا۔۔"

رخ بدلتے حکم دیا۔جبکہ اسکے حکم پر زچلے قہقہ لگا کر ہنسی۔

"یہی تو مسئلہ ہے آپکا مراد عالم۔۔۔آپ مجھے اپنا زرخرید غلام سمجھتے ہیں۔"

وہ ہنستی مراد عالم کے مقابل آئی۔

لیکن میں آپکی غلام نہیں ہوں۔یہ بات آپ کو کیوں سمجھ نہیں آتی کے میں آپکی پابند نہیں ہوں۔۔۔آپ کے اشاروں پر ناچنے والی کٹھ پتلی نہیں ہوں میں۔میں ایک انسان ہوں مراد عالم اور میری زندگی پر میرا اختیار ہے۔۔۔میں جیسے چاہوں ویسے زندگی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

گزارونگی آپ ہوتے کون ہے مجھے روکنے والے۔۔۔؟ بچپن سے میری ذات کو اپنی مٹھی میں دباتے آئے ہیں آپ۔۔۔ نفرت ہو گئی ہے مجھے آپ کے نام سے آپ کے وجود سے۔۔ بخش دیں مجھے۔۔"

وہ آخر میں رونے لگی تھی۔

"میں نے کہا جا کر ڈوپٹہ پہن کر آؤ زحلے۔۔"

چبھتا لہجہ زحلے کو ساکت کر گیا کس قدر پتھر اور خود پسند شخص تھا وہ۔

"نہیں پہنو نگی۔ میری زندگی میری مرضی میں جیسے چاہے گزاروں۔۔۔ اپنے دماغ میں یہ بات محفوظ کرلیں کہ میں آپکی کسی بات کی پابند نہیں۔ جیسا میرا دل چاہے گا میں ویسے ہی رہونگی۔۔ نہیں پہننا مجھے ڈوپٹہ تو نہیں پہنو نگی بلکہ کل سے گھر کے باہر جاتے ہوئے بھی ڈوپٹہ نہیں پہنو نگی نہ ہی شلوار قمیض بلکہ شارٹ ڈریسز پہنو نگی سب کو بھی تو پتا چلے زحلے ہاشم کا فگر۔۔"

مراد عالم کا اٹھتا ہاتھ زحلے کے گال پر انگلیوں کے نشان چھوڑ گیا تھا۔ پل بھر کو زحلے کو لگا شاید اسکی موت واقع ہو چکی ہے وہ اوندھے منہ بیڈ پر گری کئی لمحے ساکت رہی پھر

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ضبط سے آنکھیں میچتی پیچھے مڑی۔۔۔ گال میں شدید جلن کے احساس سے اسکی آنکھیں برسنے لگی تھی۔ دوسری طرف مراد عالم کا ضبط ٹوٹ چکا تھا اس نے کبھی زحلے پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا نہ اٹھانا چاہتا تھا یہ بے اختیاری عمل تھا جو زحلے کی زبان کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ اٹھنے لگی تھی جب مراد عالم نے اسے واپس پیچھے بیڈ پر دھکا دیا اور گھٹنہ بیڈ پر ٹکاتے کندھے سے زحلے کی قمیض دبوچی۔۔۔ زحلے پھٹی آنکھوں سے نفی میں سر ہلانے لگی جب ہلکی سی آستین پھٹنے کی آواز پر آنکھیں پھیل گئی۔

"چھوڑیں مراد عالم۔۔"

بری طرح جھٹپٹاتے کہا۔

"کیا ہوا۔ ویسے بھی تنگ ہو نہ تم اس مکمل لباس سے تو ماڈرن کر رہا ہوں"

کہتے ساتھ اسنے ہلکا سا جھٹکا دیا کہ وہ کچھ مزید پھٹا۔

"خدا کے لیے چھوڑ دیں مراد عالم مت کریں اتنا ظلم میں مر جاؤنگی۔۔"

آنکھیں میچتے بری طرح روتے کہا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کس سے محبت کرتی ہو تم۔۔" اسکا بازو چھوڑتے سرد لہجے میں پوچھا۔زحلے نے جھٹکے سے آنکھیں کھول اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

"کک۔۔کیوں؟"

اسے خوف آیا تھا مراد عالم سے۔۔

"تمہیں تو کچھ کہہ نہیں سکتا زحلے میں لیکن۔۔"

زحلے کی بیوٹی بون پر انگھوٹا رب کرتے اسنے سرد ترین نظروں سے زحلے کو دیکھا کہ زحلے کے وجود میں سنسنی خیز لہر دوڑ گئی۔اسکی بات میں چھپی گہری تنبیہ زحلے کو بہت سے طوفان سے آگاہ کر چکی تھی۔

"مراد عالم۔۔۔"

وہ بے بسی سے رو دی۔۔

"میں نے اپنا نہیں اسکا نام پوچھا ہے زحلے۔۔"

اب کے نرمی سے کہا لیکن چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔

"ک۔۔۔ککو۔۔کوئی نہیں ہے۔۔میں کسی سے محبت۔۔۔نہیں کرتی۔۔"

exponovels

اسکے ٹوٹے الفاظ پر مراد عالم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چھپ دکھلا گئی۔

"جھوٹ کہہ رہی ہو زحلے؟"

اسے کشمکش میں ڈالا۔

"نہیں میں۔۔سچ میں کک۔۔کسی سے محبت نہیں کرتی۔۔"

یقین دلانا چاہا۔

"اوہ صحیح۔میں بلاوجہ زاہد پر شک کر رہا تھا۔بیچارا بے موت مارا جاتا۔۔"

ایک آنکھ دباتے وہ پیچھے ہٹا لیکن زحلے کی سانس سینے میں اٹکا گیا۔اسکے منہ سے زاہد کا نام سن اسے جھٹکا لگا تھا وہ کیسے جانتا تھا وہ زاہد ہے جبکہ اسکا تو زاہد سے کوئی افیئر بھی نہیں تھا یہ محبت تو اسکے دل میں قید تھی۔

"نن۔۔نہیں۔۔کون زاہد۔۔میں اس نام کے کسی شخص کو نہیں جانتی۔۔"

وہ کھڑی ہوتی فورا بولی آیا زاہد کو سچ میں کوئی نقصان پہنچا دے۔۔۔اب بھلا اسکی ایسی قسمت میں زاہد کا کیا قصور تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ٹھیک ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو گی۔مجھے پورا یقین تھا تم پر زحلے کے تم ایسا کوئی غلط کام"

"نہیں کرو گی۔۔

جان لیوا مسکراہٹ سے کہا جو زحلے کو زہر جیسی لگی۔

"میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ واپس اپنے موقف پر آئی۔اگر آج ڈر جاتی تو ساری زندگی اس شخص کے ساتھ جڑ کر

خوف کے زیر اثر رہنا پڑتا۔

پھر کس سے کرنا چاہتی ہو۔۔"وہ پھر اسکے بالکل قریب ہوا۔"

"ک۔۔کسی سے بھی نہیں کرنا چاہتی۔۔"

روتے ہوئے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

زحلے کی ہتھیلی تھام اسے خود سے مزید قریب کیا تو زحلے صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔"

چچا نے تم سے ویلڈ ریزن پوچھا تھا انکار کا۔۔میں تم سے کوئی ویلڈ ریزن بھی نہیں"

"مانگو نگا۔۔کیونکہ زحلے صرف مراد عالم کے لیے بنی ہے۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جنون خیزی اسکی سرخ ہوتی آنکھوں گردن کی پھولتی رگوں سے ظاہر تھی زحلے کو یقین تھا وہ شخص جلد اسے موت کے گھاٹ اتار دے گا۔

"پر میں نہیں کرنا چاہتی آپ سے شادی۔۔"

کہتے ساتھ وہ ہچکیوں سے رو دی۔۔ مراد عالم نے اسکا ہاتھ چھوڑتے ناگواری سے اسکا جھکا سر دیکھا جب نظر اسکے گال پر پڑی جس پر اسکے ہاتھ کی انگلیوں کی چھاپ تھی ایک دم سے اسے زحلے پر رحم سا آیا۔وہ بھی تو بے قصور تھی اسکے ننھے ذہن سے یہ بات قبول کرنا مشکل تھا وہ جانتا تھا۔۔۔ پھر کیوں اتنا انتہا پسند ہو رہا تھا؟؟ زحلے کو اپنی زندگی میں لانے کے ساتھ اسے خود میں حوصلہ اور قوت برداشت پیدا کرنا تھی کیونکہ وہ جانتا تھا اسے آگے زندگی میں ہر قدم پر ان دو چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔

زحلے۔۔"اسکو کمر سے تھامتے اپنے قریب کیا تو زحلے کی حالت مزید خراب ہونے لگی"

وہ جھٹکے سے مراد عالم سے دور ہوتی بے یقینی سے مراد عالم کی اتنی جرأت پر شدید غم سے اسے دیکھنے لگی۔

exponovels

"آپ کی اس غیر اخلاقی حرکت سے بہتر تھا آپ مجھے ایک اور تھپڑ مار لیتے مراد عالم۔"

زہر خندہ لہجہ۔۔۔ مراد عالم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ پریشانی سے اپنا ماتھا مسلہ۔

"تم سے شادی کا ارادہ میرا پہلے دن سے تھا زحلے۔۔پہلے ماں باپ کی وجہ سے پھر انتقام کی وجہ سے لیکن اب محبت کی وجہ سے ہے تمہارا بار بار انکار میرا فیصلہ اور تمہارا نصیب تو نہیں بدلے گا لیکن میری محبت کو ضد میں ضرور بدل دے گا۔ اپنے لیے اور مشکلات پیدا مت کرو۔۔"

اسکو سمجھانے کی آخری اور ناکام کوشش کی۔

"آپ کے کوئی ڈراوے میں نہیں آؤنگی اب میں مراد عالم۔۔میں آخری بار کہہ رہی ہوں میں آپ سے شادی نہیں کرونگی اس لیے خود کا اور میرا تماشہ لگانا بند کریں۔"

وہ کہتے ساتھ جھٹکے سے دروازہ کھولتی کمرے سے نکل گئی اسکے جاتے دیکھ مراد عالم نے زور سے دیوار پر مکا مارا۔

"مت کرو زحلے۔۔۔مجھے ضد مت دلاؤ تمہارے باپ کی شکل سے تو ویسے بھی میرا تم سے نفرت کا رشتہ ہے پر اس محبت کو میرے دل سے ختم مت کرو جو تمہاری معصومیت

exponovels

سے ہوئی۔ میرا دل جو تمہاری معصوم زہنیت پر فریفتہ ہوا ہے اسے خود سے بدظن مت کرو۔"

غصے سے سوچتا وہ صوفے پر ڈھیہ گیا۔ یہ سچ تھا اس نے کبھی زحلے کے متعلق خود بھی اس طرح سے نہیں سوچا تھا۔ وہ تھی بھی تو اس سے عمر میں کافی چھوٹی لیکن پھر اسکی ماں نے بچپن میں ہی اس پر اپنی خواہش ظاہر کر دی لیکن پھر بھی اس نے اس وقت فرضی ہاں کی تھی کہ وقت کے ساتھ سب اس رشتے کو بھول جائینگے پھر کچھ ایسا ہوا کہ زحلے اسے اپنے انتقام کا سب سے بہترین مہرا لگی لیکن کسی نے اس سے کہا تھا کہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا زحلے معصوم ہے پر وہ ان سنا کر گیا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد وہ اس چھوٹی سی لڑکی کے پیچھے دیوانہ ہونے لگا۔ اسکی معصوم حرکتیں مراد عالم سے چڑھنا۔۔ پڑھائی سے چوری۔۔ زبردستی کا ڈرامہ۔ حد تک کے اس کی ہر فضول حرکت مراد عالم کا دل لبھانے لگی لیکن اس نے کبھی یہ بات کسی پر ظاہر نہیں کی تھی زحلے سے ہمیشہ اپنا یہ روپ چھپایا تھا جب وہ تنہائی میں اسے سوچ ہنستا تھا۔ لیکن اب؟ اب وہ کیوں اسے ایک

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بڑی اور پکی کھوٹ والے دل کی لگ رہی تھی۔۔اسکا انکار مراد عالم کی محبت کو ادھیڑ رہا تھا۔

وہ صوفے سے پشت ٹکائے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

"ہماری پہلی اولاد ہے حنان۔۔آپ کی ضد پر چھ سال میں بے اولاد رہی ہوں۔۔ایسی کونسی کمی ہے ہمارے پاس جس کی وجہ سے ہم اولاد افورڈ نہیں کر سکتے۔۔"

وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی شادی کے چھ سال بعد اسے آج اتنی بڑی خوشی ملی تھی کہ وہ پریگنینٹ تھی۔اس خوشی کو ترستے حنان کی ماں چل بسی تھی۔لیکن حنان اب تک اسی بات پر بضد تھا کہ وہ اولاد کی زمہ داری ابھی نہیں اٹھا سکتا۔

"میں اتنی وضاحتیں نہیں دے سکتا ماریہ۔۔جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔اس جھنجھٹ سے آج ہی نکلو اور ابارشن کرواؤ۔۔نا خود پریشان ہو نہ مجھے کرو۔"

exponovels

کمرے کی لائٹ بند کرتے وہ بیڈ پر دوسری طرف کروٹ کرتے لیٹ گیا جب

اندھیرے کمرے میں ماریہ کی نم آواز گونجی۔

میں سمجھی تھی آپ خوش ہونگے۔۔۔اولاد میاں بیوی کے رشتے کو مکمل کرتی"

"ہے۔۔۔خوبصورت کرتی ہے۔۔

اسکی روتی ہوئی آواز حنان کو سخت کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

میں ان سب باتوں کو نہیں مانتا۔میاں بیوی کے رشتے میں جتنا اسپیس ہو رشتہ اتنا ہی"

"مضبوط ہوتا ہے نہ کے زبردستی کی اولاد کو پاؤں کی زنجیر بنالو۔۔

کتنا حقیر لہجہ تھا حنان کا۔کتنا بدنصیب تھا وہ شخص جو اللہ کی اس نعمت کو ٹھکرا رہا تھا۔لیکن یہ بات ماریہ کی برداشت سے باہر تھی اپنی حد تک وہ ہر زیادتی برداشت کر رہی تھی کہ حنان سے شادی اسکا اپنا ذاتی فیصلہ تھی۔اور وہ کسی پر بھی یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ اپنے فیصلے پر پچھتا رہی ہے۔واپس کمرے کی لائٹ جلاتے وہ حنان کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔کمرہ روشن ہونے پر حنان نے اسے آنکھیں کھول کر ناگواری سے دیکھا۔

exponovels

"اب کیا مسئلہ ہے؟"

حنان نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے بیزارگی سے پوچھا۔

"مسئلہ آپ خود ہیں حنان۔۔میں کوئی رات گزارنے والی عورت نہیں ہوں جسے صرف استعمال کی حد تک آپ اپنے وقت اور محبت کا شرف بخشیں۔۔بیوی کو صرف رات میں عزت نہیں دی جاتی بلکہ یہ روٹین تو قیمت میں خریدی جانے والی عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے لیکن میں بیوی ہوں۔۔آپ شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ آپ نے نکاح کیا ہے مجھ سے میں ایک رات کی چاہ نہیں ہوں۔۔"

روتے ہوئے ماریہ چیخنے لگی تھی۔حنان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے شدید غصے سے اسے دیکھا۔

"یہ میری اولاد ہے حنان میں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دونگی۔ناہی کچھ غلط برداشت کرونگی۔۔سنا آپ نے۔"

ماریہ کے حتمی فیصلے پر وہ کمفرٹر جھٹکتے اشتعال میں کھڑا ہوا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

واقعی تم وہ ایک رات کی عورت بھی نہیں سکتی ماریہ۔۔کیونکہ وہ پیسوں سے خریدی"
جانے والی کم از کم ایک رات کو سکون تو دیتی ہیں پر تمہارے ساتھ تو مجھے وہ بھی میسر
"نہیں۔۔تمہارے ساتھ رہنے سے بہتر ہے میں باہر قیام کر لیا کروں۔۔
اپنا شرٹ پہنتے وہ پل میں ماریہ کو بے مول کر گیا۔
وہ پتھر بنی اس پتھر شخص کو دیکھتی رہ گئی جب وہ ایک ناگوار نظر اسکے سراپے پر ڈال
کمرے سے نکل گیا۔۔

محبت نصیب والوں کے در پہ دستک دیتی ہے ماریہ۔۔اور جو محبت کو ٹھکرا دیتا ہے وہ"
"ساری زندگی ہر در سے ٹھکرایا ہی جاتا ہے۔۔
کانوں میں ایک ازیت بھری آواز گونجی جیسے کوئی آخری سانس لے رہا ہو۔۔
وہ دیوار کے ساتھ لگتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی اس کا جسم انجانے خوف سے سرد پڑنے لگا
تھا۔رات ساری اس نے اس ٹھنڈی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے گزاری تھی۔۔ صبح

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ملازمہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی تو ماریہ خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم کس سے پوچھ کر میرے کمرے میں داخل ہوئی ہو؟"

اسکے اچانک چلانے پر ملازمہ کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے گرنے کو تھی کہ وہ یکدم گھبراتے ہوئے بولی۔

"میڈم یہ سر حنان نے بھیجا ہے۔اور یہ لیٹر بھی۔۔"

ملازمہ کی بات پر چونکتی وہ کھڑی ہوئی۔رات حنان کی کہی باتیں اس کی سماعتوں میں گونجتی رہی تھیں اور اب ایک اور عذاب اور نجانے کیا کیا لکھا تھا اس خط میں۔

رات کے لیے معافی چاہتا ہو ماریہ لیکن میں ابھی اولاد نہیں چاہتا۔۔ تمہاری بات بھی" درست ہے تمہیں اولاد کی خواہش ہو گی تو تم اسے دنیا میں لے آؤ۔۔شاید میرے دل میں بھی یہ جذبہ جاگ جائے ورنہ تم ایک اچھی ماں ہو اپنی اولاد کی پرورش میرے بغیر

exponovels

بھی کر لو گی۔۔ دودھ پی لینا جانتا ہوں ساری رات جاگ کر گزاری ہو گی۔۔ میں فلحال

"مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہوں کچھ دنوں بعد گھر آؤنگا۔۔

مختصر ساخط۔۔ ماریہ کا دل خالی ہونے لگا تھا۔ وہ جہاں اس کے معافی مانگنے پر چونکی تھی پر اب اس معافی کے بعد کے الفاظ اسکی خوش فہمی کو دھو گئے تھے۔ یعنی اگر وہ اولاد پیدا کرنا چاہتی ہے تو تبھی کرے جب خود باپ بننے کی استطاعت رکھتی ہو۔۔

اس لیٹر کے ٹکڑے کرتے اس نے نم آنکھوں سے ٹرے میں رکھ دیا اور ٹرے میں رکھا گلاس تھام بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

آہستہ آہستہ دودھ زبردستی حلق میں اتارتی وہ اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ اسے شدید آرام اور زہنی سکون کی ضرورت تھی اپنے لیے نہیں بلکہ اپنی اولاد کے لیے۔۔

بستر پر لیٹتے کئی آنسو خاموشی سے اسکے تکیے میں جذب ہونے لگے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی اس بات سے انجان کے اب جو سویرا ہو گا در حقیقت وہ اسکی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

زندگی کا ایک نیا اندھیرا ہو گا جو نئے سرے سے اسے خود میں جب کر کے اندر سے کھوکھلا کر ڈالے گا۔۔

رات جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ غائب دماغی سے چھت کو دیکھ رہی تھی۔ سر تھامتے اٹھ کر بیٹھی تو اپنا وجود ہلکا پھلکا سا لگا۔ جو بھاری پن اور نئی جان اسے اپنے وجود میں محسوس ہوتی تھی وہ اب نہیں تھی۔ کوئی دھڑکن اپنے دل کے ساتھ دھڑکتی محسوس ہو رہی تھی بے اختیار اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتی وہ کھڑی ہونے لگی کہ درد سے چیختے واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔ نظر بیڈ پر پڑی تو جان نکل گئی کہ گندی بیڈ شیٹ اس کے ساتھ اسکے غم میں ماتم کناں تھی۔ اس کے بعد ماریہ کی دلدوز ازیت ناک چیخیں کمرے میں گونج گئی۔ یوں لگا جیسے سب کچھ لٹ گیا ہو۔ وہ خالی ہاتھ ہو اور زندگی ہی ہاتھوں سے نکل گئی ہو۔۔ ملازمہ کی بھی اس کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ بیس سے پچیس منٹ بعد اسکی آواز دم توڑ گئی۔ اور خاموش کمرے میں ایک نیا اندھیرا اچھل گیا جس میں اسکی سسکیوں کا ساز گونجنے لگا۔۔

exponovels

رات ہمت کر کے وہ ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر کے منہ سے وہی سننے کو ملا جو وہ نہیں سننا چاہتی تھی۔ کہ اسکو کھانے یا پینے کی چیز میں حمل ضائع کرنے کی دوائی دی گئی تھی۔ اور وہ جانتی تھی وہ دوائی کس نے دی تھی۔

"اپنے ہی اولاد کے قاتل ہو تم حنان۔۔" وہ ہاسپٹل میں سسکنے لگی لیکن اپنے ہاتھ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے کاٹے تھے۔۔

"ماریہ۔۔۔" ڈاکٹر کی آواز پر آنکھیں کھولتی وہ ماضی سے باہر نکلی اور سیدھی ہونے لگی۔

"لیٹی رہو ماریہ۔۔۔"

ڈاکٹرنی نے اسے واپس لیٹنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ اس وقت ہسپتال کے چھوٹے سے کمرے میں موجود تھی۔

"ماریہ میں جو بھی بتاؤں اسے تحمل سے سننا۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ڈاکٹر کے تمہید باندھنے پر اسے نئی پریشانی لاحق ہوئی۔ کیا اس کا دماغی مرض اسکی اولاد

کے لیے مسئلہ بن رہا تھا۔

"ماریہ تمہیں یہ کچہ ضائع کروا دینا چاہیے۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات گویا اس کے سر پر ہسپتال کی چھت گرا گئی۔

آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں کہ میں ایسا کرونگی؟ ایک بار باپ نے جان لی اور اب"

"ماں۔۔ آپ یہ کہہ بھی کیسے سکتی ہیں۔

وہ حتے سے اکھڑنے لگی تھی۔

میں نے کہا میری بات تحمل سے سنو ماریہ۔۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہونگی کہ تمہاری"

اولاد کو نقصان ہو۔۔ لیکن یہ سب کہنے کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ ہے۔۔

اور پھر ڈاکٹر جوں جوں سب بتاتی گئی اسکی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بیک یارڈ میں قدم رکھتے اسکے قدم ٹھہر گئے تھے رال ٹپکاتے یمان پر چڑھنے کی کوشش کرتے وہ بڑے بڑے تین کتے جو یقیناً اس سے لاڈ کر رہے تھے۔ سیاہ رنگ کے بھیانک اور ڈراؤنے کتے اسے دور سے ہی خوف محسوس ہوا تھا۔ نظر ان کتوں سے ہٹتی ارد گرد کے ماحول پر گئی تو ہر طرف ہریالی دیکھ آنکھیں خیرا ہونے لگی یعنی سامنے بیٹھا یہ پتھر دل شخص پرسکون ماحول کا عادی تھا۔

"دوسروں کی زندگی میں زہر گھول یہ شخص خوش کیسے رہ سکتا ہے۔۔"

غصے سے سوچتے ایک قدم آگے بڑھایا جب اس کے سارے کتے یمان کو چھوڑ انورہ کی طرف متوجہ ہوئے وہ اسی لمحے اپنے قدم روک گئی۔ کتوں کو الرٹ ہوتے دیکھ یمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ انورہ کو دیکھتے اسنے بھنویں اچکائیں۔ انداز مزاحیہ تھا جیسے کہہ رہا ہو آگئی نہ خود چل کر۔ کتوں کو اشارہ کرتے خود آہستگی سے چلتا مسکراتا انورہ کے سامنے آیا۔

شارٹس اور بلیک سینڈو میں اسکے کسرتی بازو بالکل نمایاں تھے اور بکھرے سے بال چمکتی آنکھیں کامیابی سے چمکتا اسکا ماتھا۔۔ انورہ لب بھینچے اسے دیکھتی رہی۔

exponovels

بڑی دیر کردی مہرباں آتے آتے۔۔۔خیر سنا ہے شادی سے پہلے لڑکی کا سسرال آنا معیوب سمجھا جاتا ہے" جان بوجھ کر چھیڑا۔

"مسٹر یمان۔۔۔اندازہ تھا کہ گرے ہوئے شخص ہیں آپ۔۔"

اسکے سینے پر انگشت کی انگلی رکھتے ٹھہرے لہجے میں کہا۔یمان نے ایک آئی بروا چکائی۔

لیکن اتنا اندازہ نہیں تھا کہ اس قدر گرے ہوئے ہیں۔۔میں نے تو سنا تھا سامنے سے کھل کر وار کرتے ہیں آپ یوں پیٹھ پیچھے جڑے کاٹنے والے کو آپ نامرد کہتے ہیں جو جیتنے کے لیے کسی بھی حد تک چلا جائے وہ مرد کہلانے کے لائق نہیں تو پھر آپ نے اب تک چوڑیاں کیوں نہیں پہنی۔۔"

سرسراتا لہجہ۔

چوڑیاں پہن کر, عورتوں کی طرح ناچ کر تو جلد تمہارا باپ سڑک پر ناچے گا تاکہ سر چھپانے کو کچھ پیسے مل سکے۔۔"

انورہ کی وہی انگلی تھامتے افسوس سے کہا۔

"میں تمہارا منہ توڑ۔۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کتے کے بھونکنے پر وہ یکدم پیچھے ہوئی۔۔

"ری لیکس بوبی۔۔ میڈم ڈر جائینگی۔۔"

ہنستے ہوئے کتے کو پیچھے ہونے کا اشارہ کیا وہ فورا یمان کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔

"میرا ایک اور رول بھی ہے۔۔ جو جس قابل ہو اسکے ساتھ ویسے ہو جاؤ۔۔ جیسے کو تیسا۔"

انورہ کا ہاتھ جھٹکتے وہ کچھ لمحے اسے لاجواب کر گیا انورہ نے بھی تو یہی کیا تھا۔

"مسٹر یمان یہ دشمنی بزنس کی حد تک رہے تو اچھی ہے اسے پرسنل دشمنی مت بنائیں۔۔"

وہ بہت تحمل سے بات کر رہی تھی کہ ایک بار اس شخص سے الجھنے کا انجام دیکھ چکی تھی ۔

"میں نے پرسنلی اٹیک کیا بھی نہیں۔۔ ہاں لیکن اگر رشتہ داری ہو جائے تو پرسنلی خیال ضرور کرونگا اپنے سسر کا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے بالوں کی لٹ کو چھونا چاہا جب وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔ انورہ نے ایک نظر ان کتوں کو دیکھا جو اسے ایسی ندیدی نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ آیا وہ تندوری مرغ ہو۔۔

"،،، ہر انسان کا اپنا معیار ہوتا ہے،، یمان عنید،، اور میرا معیار آپ ہرگز نہیں ہیں"

وہ طنزیہ مسکرائی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کے اس کے سامنے کھڑے شخص کے جنگلی کتے اسکے ایک اشارے پر اسکی بوٹی بوٹی نوچ لینگے۔ لیکن وہ انورہ ہاشم تھی۔۔ اپنے باپ کے علاوہ کسی کی نا سننے والی۔۔ لیکن کہیں نا کہیں اندر دل خوفزدہ بھی ہو رہا تھا۔ ان جنگلی کتوں سے نہیں بلکہ سامنے کھڑے شخص کی سرد مسکراتی نظروں سے وہ نظریں پڑھنے میں ہمیشہ ناکام رہی تھی پر ابھی اس شخص کی نظروں میں کچھ خوفناک ضرور تھا۔

"یمان عنید کا معیار جانتی ہو؟"

اسکے سنجیدہ تاثرات کو اسکی سحر انگیز مسکراہٹ نے چیر اتھا۔ انورہ بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہو کر اسکے شکاری جنگلی کتوں کو دیکھنے لگی جو رال ٹپکاتے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"،، جاننے کا شوق نہیں"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ یمان عنید کی آنا پر ایک اور کاری وار کر بیٹھی تھی۔۔

"میں نے آج تک کسی کی مرضی اور شوق کا احترام نہیں کیا تو تمہیں یہ الہام کیسے ہوا کہ ،،، تمہارے شوق کا احترام کروں گا،، اگر نہیں جانتی تو تمہیں جاننا پڑیگا"

وہ لمحے میں اسکا بازو جکڑتے اسکا سانس روک گیا۔ لاکھ برداشت کے باوجود انورہ کی آنکھیں آنسو روکتے سرخ ہونے لگیں۔۔

"تم نے کہا میں تمہارے معیار کا نہیں تمہارا معیار بہت اونچا ہے نا؟ تو بہت اچھا ہے کہ تم نے مجھے بتادیا تم جانتی ہو لوگ اپنے معیار کی چیزوں کے پیچھے جاتے ہیں پر یمان عنید کا لیول کچھ الگ ہے،،، وہ مسکرایا۔ (شاطرانہ مسکراہٹ۔) یمان عنید کا معیار ہے کہ وہ اپنے لیول سے اوپر کی چیز حاصل کرتا ہے،،، جیسے اب کریگا،، وہ اسکے کان کے قریب جھکا۔

"جیسے انورہ اسفندیار کو حاصل کریگا۔"

پیچھے ہوتے اسنے ایک آنکھ دبائی۔۔ اور اسکی غصے سے سرخ ہوتی رنگت کو نظر انداز کرتے پیچھے دھکا دیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ایک بات اور رہ گئی،،، چیز حاصل کرنے کے بعد اس چیز کا معیار وہ نہیں رہتا،، یعنی "ایک ٹشو کی ویلیو صرف استعمال ہونے سے پہلے تک ہوتی ہے،، اسکے بعد وہ کچرے کے ڈبے کی نظر ہو جاتا ہے"

کاٹ دار لہجے میں کہتا وہ ایک سیٹی مارتے آگے بڑھ گیا۔

اسکی سیٹی کی آواز پر اسکے کتے دم ہلاتے اسکے پیچھے چلنے لگے۔ انورہ اسکی پشت کو گھورتی رہی پر وہ پیچھے نا مڑا۔

"تم کبھی مجھے حاصل نہیں کر کر سکو گے یمان کبھی نہیں۔۔"

پیر پٹختی وہ خود بھی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

****

exponovels

For more visit (exponovels.com)

رات نجانے کتنے پہر روتے ہوئے اسکی آنکھ لگی کے ہوش تب آیا جب انورہ نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔

انورہ آپی۔۔" وہ اٹھتے ساتھ انورہ کے گلے لگ گئی۔ انورہ آہستگی سے اسکی پیٹھ تھپکنے لگی۔

"آپ کو معلوم ہے بابا میرے ساتھ کیا ظلم کر رہے ہیں۔۔"

پیچھے ہوتے تکلیف سے پوچھا۔

"کیا تم جانتی ہو بابا کس تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ کیا گزر رہی ہے ان پر۔۔"

انورہ کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے صرف یہ معلوم ہے کہ وہ میری شادی مراد عالم سے کر کے میرے زندگی چھین رہے ہیں۔۔"

ازیت سے دوچار لہجے میں کہا۔

"اگر میں کہوں تمہارا انکار بابا کو مار دے گا تو؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ کی بات پر وہ حیرت سے انورہ کو دیکھنے لگی۔

اس وقت تمہیں کچھ نہیں معلوم کے حالات جیسے ہیں ایسے میں اگر بابا تمہاری شادی"

"کر کے تمہیں محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں۔۔

انورہ کے سمجھانے پر وہ انورہ کو طنزیہ نظروں سے دیکھنے لگی انورہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"پھر پہلے تو بابا کو آپکی شادی کرنی چاہیے۔۔"

اسکا جواب انورہ کو سر تا پیر سلگا گیا۔

افسوس ہے تمہارے جواب اور تمہاری خود غرضی پر مجھے زحلے۔۔ تم واقعی ایک خود"

"پسند لڑکی ہو

غصے سے کہتے وہ اٹھنے لگی تھی۔

آپ دے سکتی ہے قربانی بابا کے لیے ؟ ایسی قربانی جس میں ساری زندگی کی خوشیاں"

داؤ پر لگ جائے ؟۔۔" زحلے کا سوال اسکے قدم ساکت کر گیا۔ہاں قربانی زحلے کی نہیں اسکی ضروری تھی۔

exponovels

"نکاح ہے تمہارا آج تین بجے۔۔ خود کو مینٹلی طور پر ریڈی رکھنا۔"

کہتے ساتھ وہ کمرے سے نکل گئی جب کے زحلے بے یقینی سے دروازے کو دیکھ رہی تھی

"اسے بری طرح جھٹکا لگا تھا۔ نکاح تو جمعہ کا تھا پھر آج کیسے۔۔

وہ تیزی سے اٹھتے کمرے سے باہر بھاگی۔۔ اپنی حالت سے بے خبر۔ مراد کا پھاڑا گیا بازو اب تک پھٹا ہوا تھا بکھرا سراپا لیے وہ تیزی سے اپنے بابا کے کمرے کی جانب بھاگی لیکن جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا دل دھک سے رہ گیا۔ کہ دروازے پر ہی مراد عالم کھڑا تھا وہ کمرے سے باہر نکل رہا تھا کہ زحلے کو دیکھتے ٹھہر گیا۔ زحلے اسے دیکھتے دو قدم پیچھے ہوئی۔ مراد عالم کے جبڑے اسکا حلیہ دیکھ لب بھینچ گئے۔ ایک نظر پیچھے مڑ کر کمرے کو دیکھا ہاشم کی توجہ دروازے کی جانب نہیں تھی باہر نکلتے مرادنے دروازہ بند کر دیا زحلے جو اسکے جانے کے انتظار میں کھڑی تھی اسے خود کی جانب بڑھتا دیکھ قدم پیچھے لیے۔۔

"میرے راستے سے ہٹیں۔۔"

وہ مراد عالم کے برابر سے گزرنے لگی جب اچانک اسکی کلائی تھامتے مراد عالم نے اپنے ساتھ کھینچا۔۔

exponovels

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔اب میں خاموش نہیں رہونگی۔ساری زندگی کی غلامی نہیں "

"کر سکتی میں۔۔

اسکی آواز بلند ہونے لگی تھی اور جیسے جیسے بلند ہورہی تھی ویسے ویسے مراد عالم کے چہرے کی سختی میں اضافہ ہورہا تھا زحلے کے کمرے کا دروازہ کھول ایک جھٹکے سے اسے اندر چھوڑا اور کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ میں ڈر جاؤنگی تو آپ غلط ہیں۔میں نہیں ڈرتی آپ سے مراد " عالم جو دل میں تھوڑی بہت عزت تھی وہ آپ اپنی نیت کی وجہ سے خراب کر چکے "ہیں۔۔

زحلے سامنے آتے نڈر انداز میں مراد عالم کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گئی۔اسکی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح مراد عالم کے لیے خوف نہیں تھا بلکہ بغاوت تھی۔

"زبان سنبھال کے بات کرو زحلے ورنہ۔"

انگلی اٹھا کر دھمکانا چاہا تھا لیکن زحلے نے اسے مزید بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔

exponovels

کیا مراد عالم؟ ورنہ کیا؟ ماریں گے؟ جس طرح کل مارا تھا۔۔؟" وہ سراپا سوال بنی مراد عالم کے سامنے ڈٹ گئی۔

"وہ غلطی سے ہوا تھا زحلے جس میں زیادہ قصور تمہاری زبان۔۔"

وہ واقعی شرمندہ تھا کل سے اسکا دل اسے ملامت کر رہا تھا کہ اس نے زحلے پر ہاتھ کیسے اٹھالیا۔

ہر جگہ غلطی میری ہی ہوتی ہے مراد عالم۔۔ میں نے تو یہاں پیدا ہو کر ہی غلطی کر دی" لیکن اب مزید غلطی کی گنجائش میری زندگی میں نہیں نکلتی۔۔ کوئی بھی صحیح۔۔۔ باہر کا "چوڑا چمار قبول لیکن۔۔۔ آپ نہیں۔

اسکے حقارت بھرے الفاظ۔۔ حقیر لہجہ مراد عالم کو دل کو بری طرح روند گیا تھا۔

"اتنی نفرت کیوں زحلے؟ ایسا کیا۔۔ کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ؟"

وہ سخت ضرور رہا تھا پر زحلے کی نادانیوں پر۔۔۔ لیکن اسے کہیں یاد نہیں تھا کہ اس نے زحلے کے ساتھ کچھ بھی برا کیا ہو۔۔

exponovels

جس طرح محبت کی کوئی وجہ نہیں ہوتی اکثر اسی طرح نفرت کی بھی وجہ نہیں ہوتی"

مرادعالم۔۔ نہیں کرتی میں آپ سے محبت نفرت کرتی ہوں۔۔۔ سن لیا نہ آپ

"نے۔۔۔اب اگر اتنی سی بھی غیرت ہے تو نکال پھینکے اپنے دل سے میری محبت۔۔

اسکا انداز جنونی تھا دیوانگی کی حد تک۔۔ مرادعالم کو اس میں ہاشم کا عکس نظر آنے لگا

وہی جنون جس نے اسکی زندگی تہہ و بالا کر دی تھی برباد کر ڈالا تھا اسکی ہستی کو اسکے وجود

کو۔۔ آج زحلے کا بھی وہی روپ لگ رہا تھا۔۔ چہرے پر کہیں وہ معصومیت نہیں تھی

جس کی وجہ سے مرادعالم اپنے انتقامی ارادوں سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ یہ اسکی محبت تو نہ تھی

البتہ ہاشم کی بیٹی ضرور تھی۔

زحلے کے کہے گئے جملوں پر آنکھیں ویران ہوتی بالکل سپاٹ ہو گئی۔ جبکہ زحلے کو اندر

سے اطمینان ہونے لگا تھا کہ اسکے اتنے زہر خندہ لہجے اور الفاظ پر اب مرادعالم اپنی راہ

تبدیل کر لے گا وہ اسی کے بولنے کی منتظر تھی جب مرادعالم آگے بڑھا۔

"مبارک ہو۔۔ تمہیں اپنی محبت سے آزادی دی۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکی بات سنتے زحلے کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا وہ جگنو کی مانند جگمگاتی آنکھوں سے مراد عالم کو دیکھتی یقین کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اگلے ہی لمحے مراد عالم کی اگلی بات اسے گہری کھائی میں ڈھکیل گئی۔

"آج سے تم صرف مراد عالم کا انتقام دیکھو گی اور انتقام کی پہلی سیڑھی تم سے شادی ہے۔ پھر اسکے لیے کچھ بھی کرنا پڑے (بائی ہک اینڈ بائی کرک) ایک آنکھ دباتا وہ زحلے کو صدمے کی کیفیت میں چھوڑ؟ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تیار ہو جانا۔۔۔ خیر نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا۔۔"

وہ بول کر کمرے سے نکلنے لگا تھا کہ زحلے کے جملے پر غصے سے پلٹا۔

"میں بھاگ جاؤنگی مراد عالم۔۔ لیکن آپ کو قبول نہیں کرونگی"

وہ بھوکی شیرنی بنی غرائی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بیوقوف ہو تم معلوم ہے مجھے۔۔۔! پر اپنی جان خطرے میں ڈالنے کی غلطی مت کرنا"

زحلے۔۔ٹرسٹ میں۔۔۔میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگا پھر۔" کہتے ساتھ وہ کمرے سے نکل گیا اور بلند آواز سے دروازہ بند کر دیا۔

****

کمرے کی کانچ کی کھڑکی پر نظریں ساکت کیے وہ بالکل خاموش تھی دل اور دماغ سن تھے اس نے بہت روکنا چاہا تھا ہر ممکن کوشش کی تھی کہ یہ نکاح نا ہو۔وہ آزاد ہو جائے لیکن کچھ دیر پہلے اس نے مراد عالم کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔اس لمحے اسے معلوم ہوا تھا کہ بے بسی کسے کہتے ہیں۔۔۔اپنے ہی منہ سے اس نے تین مرتبہ نکاح کے لیے قبول ہے کہا اور پھر ؟؟ ہو گئی وہ مراد عالم کی غلام ساری زندگی کے لیے۔آنسو قطرہ قطرہ گرتے اسکے گالوں پر پھسلنے لگے جب کلک کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھلا اور جتنی آہستگی سے کھلا تھا ویسے ہی بند ہوا۔زحلے کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی وہ اب

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بھی رات جیسی یا اس سے بھی ابتر حالت میں بیٹھی تھی آنکھیں بہت زیادہ رونے کے باعث سوج چکی تھی مراد عالم سرشاری سے چلتا اسکے پاس آیا اور بیڈ پر اسکے سامنے یوں لیٹ گیا کہ پاؤں فرش پر اور آدھا جسم بیڈ پر تھا اسکی سنجیدہ نظریں زحلے کے چہرے پر جمی تھیں۔۔

”وقت کے ساتھ تمہارا دل و دماغ اس رشتے کو قبول کرلے گا زحلے تم ابھی وقتی۔۔“

”جانتے ہیں مراد عالم بے بسی کسے کہتے ہیں؟ کبھی بے بس انسان دیکھا ہے؟“

نظریں اب بھی شیشے پر تھیں اس نے مراد عالم کی بات اچکتے اسی سے سوال کیا۔۔

مراد لب بھینچ گیا۔

”میں ہوں بے بس۔۔۔ اور بے بسی کی اس انتہا پر ہوں کہ“

مراد عالم کی آنکھوں میں دیکھتے وہ پل بھر کو رک گئی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"تم نہیں جانتی زحلے بے بسی کسے کہتے ہیں۔۔ تم نے بے بسی دیکھی ہی نہیں۔۔"

مراد عالم کا لہجہ گم سا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"جانتی ہو بے بسی کسے کہتے ہیں؟"

لہجہ نرم تھا جبکہ بے تاثر لہجہ اب درد سے چور تھا۔

بے بسی کا عالم اسے کہتے ہیں جب آپ کے سامنے آپکی زندگی جا رہی ہو۔۔ کوئی ایسی" شخصیت جس کے بنا رہنے کا تصور ہی روح لرزا دے اور وہ ہاتھوں میں دم توڑ دے۔۔ جانتی ہو زحلے تم بے بسی کا مطلب ابھی نہیں جانتی نہ ہی تم ابھی بے بس ہو۔۔ ابھی صرف تمہاری آزادی جانے کے غم پر تم اتنا رو رہی ہو۔ تم نے بے بسی نہیں دیکھی اور میں چاہتا بھی نہیں کہ تم کبھی بے بسی دیکھو۔ میں نے جو کچھ بھی کہا تھا زحلے وہ غصے میں کہا تھا۔ میں تمہیں اتنا اسپیس دونگا کہ تم ہمارے رشتے کو سمجھ سکو۔۔ جتنا وقت مانگو گی اتنا دونگا

لیکن میری عزت کے ساتھ مت کھیلنا۔۔۔ اپنے باغی پن میں کوئی ایسا قدم مت اٹھانا کے تمہیں جان سے مارنے کے سوا میرے پاس کوئی راستہ نہ بچے۔"

exponovels

کہتے ہوئے زحلے کے ہاتھ پر وہ اپنا ہاتھ رکھنا چاہتا تھا جب زحلے نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ مراد عالم مسکرایا۔

"رونا بند کرو اور فریش ہو جاؤ۔"

اسکو فلحال اپنے حال پر چھوڑنے کے ارادے سے مراد عالم کھڑا ہوا۔

"آپ بہت پچھتائیں گے مراد عالم۔۔ میں آپکی زندگی اجیرن کردونگی۔۔" نفرت سے کہا۔

"تمہارے ساتھ نکاح میں تمہاری اوٹ پٹانگ حرکتیں بھی قبول کرلی ہیں میں نے زحلے۔۔"

وہ بول کر مسکرایا اور کمرے سے نکل گیا۔ نجانے کیوں نکاح کے بعد زحلے پر غصہ بالکل مانند پڑ گیا تھا۔ جو محبت نکاح سے پہلے وہ دبانے کی کوشش کر رہا تھا وہ شدت پکڑ چکی تھی۔ آہستگی سے چلتے اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا اسی لمحے جیب میں رکھا موبائل بجا فون پر نمبر پہچانتے اسکے تاثرات سخت ہوئے۔

"ڈیٹیلز مل گئیں ساری؟"

exponovels

اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے شرٹ بیڈ پر اچھالی اور گردن کو ایک جھٹکا دیا۔

"گڈ مجھے ای میل کروا بھی۔۔"

بیڈ پر بیٹھتے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا۔کال بند کرتے وہ اپنا پرسنل لیپ ٹاپ کھولنے لگا جب دوبارہ فون بجا۔نمبر دیکھے بنا کال اٹھا کر فون کان سے لگایا لیکن جب دو منٹ تک آگے سے کوئی آواز نہ آئی تو چونک کر نمبر دیکھا۔

"اوہ تو تم ہو اینی۔۔"

بے اختیار وہ مسکرایا تھا لیکن آگے سے اینی کی غصے سے دہکتی آواز پل بھر کو مراد عالم کو فکر مند کر گئی۔

"تم نے نکاح کر لیا ہے مراد؟"

اسکے سوال پر مراد عالم نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔۔اتنی سادگی سے کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ اینی کو حقیقت کا علم نہ ہو۔

"اینی میری بات۔۔"

exponovels

وہ بول ہی رہا تھا جب اپنی اسکی بات کاٹ گئی۔

”مراد عالم میں صرف سچ سننا چاہتی ہوں۔“

ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

”او کے فائن کیا میں نے نکاح اس سے بس۔۔“

مراد عالم کے جواب پر اپنی مصنوعی ہنسی۔

ویل ڈن۔۔ ویری ویل ڈن مراد عالم تو کیا تین سال سے تم میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہے تھے۔۔ بلڈی ڈیم اٹ ہاؤ ڈیر یو۔

”تم مجھے وقت گزاری کے لیے استعمال کرتے رہے۔۔

اپنی بری طرح چیخ رہی تھی جب مراد عالم نے زور دار مکا بیڈ پر مارا اور غصے سے غرایا۔

جسٹ شٹ یور ماؤتھ اپنی۔۔۔ شٹ یور ماؤتھ۔ کیا یوز کیا ہے میں نے تمہارا؟ کبھی ہاتھ بھی لگایا ہے تمہیں ان تین سالوں میں۔۔؟؟ محبت کرتا ہوں تم سے تمہیں کتنی بار سمجھاؤں یہ بات بار بار یہ سب بول کر تم مجھے اپنی زندگی میں میری حیثیت کا تعین کرواتی ہو۔۔ تو ٹھیک ہے بھاڑ میں جاؤ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ غصے سے چلاتے فون کاٹنے لگا تھا جب اینی کے پکارنے پر ٹھہر گیا۔

آئی ایم سوری مراد لیکن تمہیں اب بھی صرف اپنی تکلیف کی پرواہ ہے لیکن تمہارے "

" نکاح کی خبر سن کر مجھ پر کیا گزری ہے اس کا اندازہ ہے تمہیں۔

اینی کا کہنا تھا کہ مراد عالم کے ہونٹ مسکرائے۔

تمہیں میں نے پہلے آگاہ کیا تھا کہ میں زحلے سے نکاح کرونگا اور اسے اپنی محبت کا اسیر "

بھی کرونگا تمہیں سب معلوم ہے اینی تم سے کچھ نہیں چھپایا میں نے۔۔ تم جانتی ہو

" زحلے سے نکاح کے پیچھے میرا کونسا مقصد ہے۔۔

شاطرانہ مسکراہٹ لیے وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہوا اور اپنے کسرتی سینے پر ہاتھ پھیرا۔

" ہاں تم نے بتایا تھا پر میں مانی نہیں تھی نا میں نے اجازت دی تھی۔۔ "

اب بھی شدید غم و اشتعال میں تھی۔

میں نے تم سے اجازت مانگی بھی نہیں تھی اینی میں نے تمہیں بتایا تھا میں ایسا "

" کرونگا۔۔

بیڈ پر گرتے سکون سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تم جانتے ہو اس وقت میرے دل پر کیا گزر رہی ہے مراد عالم؟ اور جو کچھ بھی ہوا اس "

"میں زحلے کا کیا قصور ہے تم نے کہا تھا وہ بالکل بچوں کی طرح معصوم ہے۔۔

اسکے سوال پر مراد کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ وہ آنکھیں کھول چھت کو دیکھنے لگا۔

"سارا قصور اسکا ہی ہے۔۔۔ سارا قصور زحلے کا ہے اینی۔۔ سزا تو اسے ملے گی۔۔ "

اینی کئی لمحے خاموش رہی۔

"بات ہو گئی ہو تو فون رکھوں؟"

سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

نہیں ابھی بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔ مراد تم جانتے ہو نہ میں تم سے بہت محبت کرتی "

"ہوں اور۔

"میں سب جانتا ہوں۔۔ "

مراد عالم کے ہونٹوں پر رقصاں محبت ایک الگ ہی کہانی ظاہر کر رہی تھی جس سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔

exponovels

"مراد اگر تمہیں زحلے سے محبت ہو گئی تو۔۔۔"

خدشہ ظاہر کیا۔

"محبت ہو چکی ہے اپنی اس سے۔۔"

بنا کسی تردد کے اقرار کیا اپنی کے پاس کہنے کو الفاظ نہ بچے کہ وہ بے یقینی سے فون کو دیکھنے لگی۔

مراد۔۔"بے یقینی سے پکارا۔"

مگر تم فکر مت کرو۔ مجھے محبتیں روندنا آتی ہیں۔۔ زحلے صرف میری جیت کا مہرا ہے"

"اور کچھ نہیں۔۔ اب فون رکھو میں ضروری کام کر رہا ہوں۔

کہتے ساتھ بنا کچھ سنے اس نے فون کاٹ دیا۔

ای میل آچکی تھی اب اسے جلد سارا ڈیٹا لیپ ٹاپ کی خاص فائل میں کاپی کر کے فون سے ڈیلیٹ کرنا تھا اور وہ یہ کام اگلے کچھ لمحوں میں کر چکا تھا۔ جم کا وقت بھی ہو چکا تھا لیپ ٹاپ جگہ پر رکھ کر فریش ہونے باتھروم میں بند ہو گیا۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بہت دن بعد ایسی بے فکر اور گہری نیند آئی تھی کہ اسے ارد گرد کا ہوش نہیں رہا تھا۔

بال چہرے پر مکمل بکھرے ہوئے تھے اوندھے منہ لیٹی منہ ہلکا سا وا تھا۔ اسکی گہری سانسوں کی آواز کمرے میں مدھم سر بکھیر رہی تھی جب اس آواز کے ساتھ فون بجنے کی آواز شامل ہوئی۔

فون رنگ ہوتے ہوتے بند ہو گیا لیکن اسکی نیند میں کوئی خلل نہ آیا۔ دوسری اور تیسری بار بھی وہ نا اٹھی لیکن فون کرنے والا بھی ضدی معلوم ہوتا تھا جو فون نا اٹھانے کے باوجود بضد تھا بلآخر اس نے مندی آنکھیں کھول سائیڈ ٹیبل کی جانب دیکھا اور پھر گہرا سانس لیتے چہرے سے بال پیچھے ہٹائے اور ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا۔ ذہن اب بھی مکمل طور پر بیدار نہیں ہوا تھا جبھی بنا نمبر دیکھے فون اٹھا کر کان سے لگا یا۔ اس لمحے اسکے حواس اتنے بھی بیدار نہ تھے کہ وہ صحیح سے فون اٹھا کر بات کر سکے۔

"۔۔۔ہہہ۔۔ہیلو۔۔"فون کی دوسری جانب خاموش رہی۔۔البتہ انورہ خود نیند میں اس قدر غرق تھی کہ اس نے دوبارہ کچھ نہ کہا۔

exponovels

کچھ دیر بعد خود ہی کال کٹ گئی۔ کئی لمحے مدہوشی کے گزارنے کے بعد اس نے دوبارہ آنکھیں کھولتے فون دیکھا تو بری طرح ٹھٹھکی۔۔

"یہ مخمور لہجہ ہے ہم کو بلاتا"

"محبت کی ابتدا کی نوید ہے سناتا"

بہت بے تکا سا شعر لکھا تھا کہ جسے پڑھ انورہ کے چہرے پر ناگواری اتری۔۔

یمان ؟"پہلا خیال اسی کی جانب گیا۔"

نہیں وہ تو بہت سرد مزاج بندہ ہے کبھی ایسی اوچھی اور بے ہودہ حرکت نہیں کرے گا۔"

ذہن جھٹکتے اس نے وہ نمبر بلاک کر دیا اس بات سے انجان کے وہ واقعی یمان عنید تو نہیں ہو سکتا تھا لیکن اسکی زندگی میں شامل ہونے والا ایک غیر متوقع اتفاق ضرور تھا۔

exponovels

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

واٹ۔۔۔!ماریہ تم پھر سے کنسیو کر رہی ہو؟" رحمہ کو شدید جھٹکا لگا تھا جواباً وہ سر جھکا" گئی تھی۔

ماریہ تمہیں نہیں لگتا کے یہ ایک لمبا گیپ ہے اور ایج ڈفرینس ہو گا۔۔اس کو لے کر" "کوئی مسئلہ یا تمہاری پہلی اولاد۔۔۔

رحمہ کچھ بھی سمجھ نہیں پارہی تھی جبکہ ماریہ کے کمرے کے دروازے پر کھڑے سلطان نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ضبط سے آنکھیں میچیں تھی اور پھر فوراواپس پلٹ گیا تھا۔

مجھے کسی بات کی فکر نہیں رحمہ۔۔میں بس اتنا جانتی ہوں میں اپنے وجود میں پلتی اس" "جان کو نہیں مار سکتی۔۔

وہ کرب سے آنکھیں بند کرتی بولی تو رحمہ کو احساس ہوا وہ غلط بول گئی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ہاں تم۔۔۔بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو تمہیں کچھ ایسا کرنا بھی نہیں چاہیے یہ تمہاری اولاد "ہے۔۔"

اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی رحمہ محبت سے بولی۔

"رحمہ اگر میں مر گئی تو میرے بچوں کا کیا ہو گا؟؟"

وہ ازیت کی انتہا پر تھی کہ رحمہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

کیسی بکواس کر رہی ہو۔۔پاگل ہو گئی ہو۔۔"رحمہ نے فورا جھڑ کا۔۔"

مجھے لگتا ہے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔تو میرے بعد میرے بچوں کا کیا "ہو گا"

رحمہ کا دل اسکی باتوں سے خوفزدہ ہونے لگا تھا اسکی آنکھوں کے گرد نمایاں حلقے زرد رنگت اور پتلے بال وہ کہیں سے بھی تو اسکی دوست نہیں تھی۔پہلے جو اسکی آنکھیں شرارت سے چمکتی تھیں اب ان میں ویرانیت کا ڈیرا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ماریہ۔۔۔ تمہاری ایسی حالت کیسے ہو گئی۔۔"

تکلیف سے رحمہ کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ لیکن درد و وبال کی کھائی میں اسے ماریہ کے جواب نے ڈھکیلا تھا جب اسنے بالکل عام سے لہجے میں مسکراتے جواب دیا۔

"محبت کھا گئی رحمہ۔۔"

ہاں وہ محبت پر ہی تو مر مٹنے والی لڑکی تھی۔۔

"مجھے اب جانا چاہیے۔۔"

کہتے ساتھ رحمہ فوراً کمرے سے نکل گئی تھی کہ مزید اسکی یہ حالت دیکھتی تو دل پھٹ جاتا۔

ماریہ ہاتھ اٹھاتی اپنی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی جنکا رنگ بھی زرد ہو چکا تھا۔ جب ماضی کی ایک یاد ذہن کے پردے پر لہرائی۔

"امی سب سے پیاری ماریہ آپی ہیں تو سب سے اچھا دلہا بھی ماریہ آپی کا ہو گا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

آواز میں خوشی اور افسوس کا اظہار تھا۔

"اللہ نصیب پیارے کرے۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے نصیب سے۔۔"

آہ اسکے نصیب کہاں پیارے نکلے تھے ہر لمحے کی ازیت شاید کسی گناہ کے پاداش میں لکھی گئی تھی۔۔ اور وہ گناہ کیا تھا۔۔؟ ہاں وہ گناہ تھا بہت بڑا گناہ جو اس سے سرزد ہوا تھا وہ جانتی بھی تھی کہ جو وہ کر رہی ہے وہ گناہ ہے پر محبت میں اندھی ہو گئی تھی۔۔

اب نوبت یوں تھی کہ وہ چاہ کر بھی اپنے اس گناہ کی معافی نہیں مانگ پا رہی تھی نا ہی ازالہ کر پا رہی تھی۔

"یا اللہ۔۔۔"

تڑپ کر دوہائی لگائی تھی کہ کمرے میں اسکی سسکیاں گونجنے لگیں۔۔

کانوں میں ڈاکٹر کی آوازیں گونجنے لگیں۔

ماریہ آپ اس اولاد کو پیدا کرنے کی ضد تو کر رہی ہیں پر نتائج سے میں آگاہ کر چکی ہوں کہ اسکے نتائج بچے اور آپکے دونوں کے لیے سنگین ہونگے۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

آپ کے اور آپ کے ہسبینڈ کے ماں باپ کا بلڈ سیم ہونے کی وجہ سے ایسے مسائل پیش آتے ہیں۔۔

”بہتر یہی ہے کہ بچہ ضائع۔۔۔

”میں یہ بچہ ضائع نہیں کرونگی یہ میری اولاد ہے۔۔“

”اولاد ہونے کی صورت میں یا تو وہ مردہ ہو سکتی ہے یا پھر معذور اور آپکی اپنی جان کو خطرہ ہو گا کیونکہ بچے کی گروتھ رک چکی ہے۔۔ مجھے بتائیں اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو بچے کا کیا ہو گا۔۔“

ڈاکٹر کی باتیں اسکے ذہن میں گونجنے لگی تھی۔۔

”اللہ مجھ سے اتنا کڑا امتحان کیوں؟ کیا میرا گناہ اس قدر بڑا تھا کہ ہر پل ایک ازیت سہتے بھی اسکا مداوا نہیں ہوا۔ میری اولاد کو بچا لیں پلیز۔۔“

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ہاتھ اٹھاتے شدت سے روتے اللہ کو پکارا۔۔

حنان۔۔"ذہن نے اچانک ایک نام کو پکارا۔۔"

"کیا حنان قبول کرینگے اس بچے کو۔۔وہ تو پہلی اولاد سے ناخوش تھے تو یہ تو معذور۔۔۔"

اسکا خوف بڑھنے لگا تھا۔اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ اسکی زندگی زیادہ لمبی نہیں تو اسکے بعد اسکی اولاد کو کون دیکھے گا۔

****

دو دن سے وہ اپنے کمرے میں بند تھی۔مراد عالم سے اسکا سامنا نہیں ہوا تھا نہ ہی مراد عالم نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی البتہ دو دن سوگ میں گزارنے کے بعد وہ تہیہ کر چکی تھی کہ مراد عالم کی زندگی عذاب کر دے گی کہ مراد عالم اس سے پناہ مانگے گا۔

شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے اپنے بال سنوارے اور آنکھوں میں بھر کر کاجل لگایا۔

exponovels

ایک مسکراتی اور پر عزم نظریں خود پر ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکلی تو گھر میں سناٹا چھایا تھا۔

"سب کہاں ہیں؟"

ملازمہ سے دریافت کیا۔

"سلام بی بی۔۔ انورہ بی بی ہاشم صاحب کے ساتھ آفس گئی ہیں اور مراد صاحب کل رات سے گھر نہیں آئے۔۔"

ملازمہ کا جواب سنتے اس نے مسکراتی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"چلو اچھا ہے۔۔ جاؤ تم میرا ناشتہ بناؤ میں آرہی ہوں۔"

ملازمہ حکم سنتے ہی کچن کی طرف بڑھ گئی اور زحلے اپنے نیک ارادوں کی تکمیل کے لیے مراد عالم کے کمرے کی جانب۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کمرے میں قدم رکھتے ہی ایک عجیب سا احساس اسکے گرد حصار کھینچنے لگا۔وہ اسی کمرے میں مراد عالم کے ساتھ مستقبل میں اسکی بیوی کی حیثیت سے رہنے والی تھی یہ سوچتے ہی اسے جھر جھری چڑھنے لگی۔۔

"ناممکن میں آپ کے ساتھ کبھی نہیں رہونگی مراد عالم۔۔"

بہت باریکی سے اسکے کمرے کا جائزہ لینے کے باوجود اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کو نقصان پہنچنے سے مراد عالم کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے یا اسکی ضرورت آگے محسوس ہو۔کچھ سوچتے اس نے مراد عالم کے سائیڈ ٹیبل کے ڈرائرز اور باقی جگہ چیک کیا پر کوئی ایسی چیز نہ تھی سوائے بھاری رقم کے اور وہ جانتی تھی مراد عالم کے پاس اتنی دولت ہے کہ اسکا ایک فیصد خزانہ بھی گھر میں نہیں جو وہ یہ مال چرا کر اسے تکلیف دے۔

اچانک اسکی نظر مراد عالم کے بیڈ کے نیچے پڑی جہاں سلور رنگ کا لیپ ٹاپ رکھا تھا۔"

نیچے جھک کر اس نے لیپ ٹاپ اٹھایا۔

"بیڈ کے نیچے کیوں رکھا ہے؟ کیا کوئی۔۔۔"

آنکھیں یکدم چمکنے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"ہمم۔۔۔یہ بھی ٹھیک ہے۔۔"

لیپ ٹاپ ڈوپٹے میں چھپاتی وہ جتنی خاموشی سے کمرے میں آئی تھی اتنی ہی خاموشی سے کمرے سے نکل کر چھت پر جا کھڑی ہوئی تھی اور پھر فرصت سے لیپ ٹاپ کھول اس پر انگلیاں چلانے لگی لیکن لیپ ٹاپ کا پن کوڈ صحیح ہونے کے باوجود اب وہ مراد عالم کا فنگر پرنٹ مانگ رہا تھا۔

"بدتمیز آدمی۔۔"

غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا۔

"یہ میرے کسی کام کا نہیں۔۔پر میں اسے آپ کے کام کا بھی نہیں چھوڑونگی مراد عالم۔۔"

شرّی ہنسی ہنستے اسنے لیپ ٹاپ نیچے رکھا اور ایک چھوٹا گملا جو منڈیر پر رکھا تھا اسے لیپ ٹاپ پر مار کر توڑ دیا۔۔

اور پھر ایک کے بعد ایک ضرب لگاتے مراد عالم کے لیپ ٹاپ کا قیمہ بنا دیا۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"ہششششش۔۔۔اب ملا میرے دل کو چین آج کا ٹاسک مکمل ہوا۔۔"

ہنستے ہوئے اس لیپ ٹاپ کے کچومر کو اٹھایا اور خاموشی سے نیچے لے جاتے کچرے کے بیرل میں ڈال دیا۔۔۔

"بی بی آپ نے کیوں تکلیف کی مجھے کہہ دیتیں"

مالی کی آواز پر اسکی سانس اٹکی پھر یکدم غصے سے پلٹتے مالی کو گھورا۔

"میری پرسنل چیزیں تھیں وہ تمہیں دیتی؟ اب تم مجھے مشورہ دو گے؟"

سینے پر ہاتھ جماتے تیوری چڑھا کر پوچھا کہ مالی ایک دم بوکھلایا۔

"سس۔۔ سوری۔۔بی بی میں تو بس۔۔"

وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا۔

"بس بس جا کر اپنا کام کرو"

exponovels

مالی کو جھڑکتے وہ اپنی دھڑکنیں سنبھالتی اندر چلی گئی۔ڈائننگ حال میں گئی تو ناشتہ تیار تھا

اسے دیکھتے ملازمہ نے کرسی گھسیٹ کر پیچھے کی۔

"بی بی اور کچھ چاہیے آپ کو"

"نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے اگر چاہیے ہوا تو میں لے لو نگی۔تم اوپر جاؤ اور چھت پر مجھ سے گملا ٹوٹ گیا ہے وہ صاف کر دو۔۔"

ملازمہ سر جھکائے جا چکی تھی جبکہ نحلے اب پر سکون سی اپنے ناشتے سے انصاف کرنے میں مشغول تھی۔۔

* * * * * * * * * * * *

"کون ہو بھئی۔۔اگر دوبارہ مجھے کال کی نہ تو تمہاری ہڈی پھسلی ایک کر دو نگی۔۔اور تم تک پہنچنا میرے لیے مشکل نہیں گاٹ اٹ۔۔"

exponovels

غصے سے چیختے فون کاٹا اور آفس کا دروازہ بند کیا۔ہاشم جو اسکا منتظر کرسی پر جھول رہا تھا

انورہ کے اس طرح چیخنے پر فکر مندی سے اسے دیکھنے گا۔

"کوئی پاگل انسان پیچھے پڑ گیا ہے صبح سے آٹھ نمبر ز بلاک کر چکی ہوں میں"

غصے سے کہتے وہ انکے سامنے والی کرسی پر بیٹھی۔

"یمان تو نہیں۔۔"

انہوں نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"مجھے نہیں لگتا۔۔جہاں تک میں نے اس شخص کو جانا ہے وہ چھپ کر کچھ نہیں کرتا۔"

کندھے اچکائے ہاشم نے بامشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

"مجھے لگ رہا ہے آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں۔۔"

انکی مسکراہٹ محسوس کرتے خفگی سے کہا۔

"تم پر نہیں اپنی بے بسی پر ہنس رہا ہوں انورہ۔۔"

exponovels

پیپر ویٹ گھماتے پشت کرسی پر ٹکائے وہ کسی غیر مرعی نقطے کو گھورنے لگے۔۔

"میں سمجھی نہیں۔۔"

دل خوفزدہ ہوا تھا۔

انورہ وہ واقعی پیٹھ پر وار نہیں کرتا بلکہ سینے پر کرتا ہے اور سامنے کھڑے ہو کر کرتا ہے"

"اور بندے میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ اسے روک سکے۔

انورہ سمجھ چکی تھی ہاشم کس متعلق بات کر رہا ہے اس لیے بھینچتے بے وجہ آفس میں موجود اشیاء کو دیکھنے لگی۔

"حقیقت سے نظریں چرا رہی ہو۔؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے نظریں چرانے پر ہاشم نے سوال کیا اب کے انکی مسکراہٹ صاف صاف انورہ کا مزاق اڑا رہی تھی۔

نہیں میں نظریں نہیں چرا رہی۔۔بس یہ سوچ رہی ہوں کہ کیا واقعی ان سب کی وجہ "میں ہوں؟ وہ میری وجہ سے یہ سب کر رہا ہے؟"

اسکے سوال کا جواب ہاشم نے محض اثبات میں سر ہلا کر دیا تھا۔

لیکن آپ اچانک اتنے کمزور کیسے ہو گئے؟ آپ نے کہا تھا اس پر اٹیک سے پہلے کہ "آپ اس سے زیادہ پاورفل ہو چکے ہیں پھر کیوں اب بے بس ہیں؟"

وہ جتنا سلجھنے کی کوشش کر رہی تھی الجھتی ہی جا رہی تھی۔

اس نے اپنا اصل ظاہر ہی نہیں کیا تھا انورہ۔۔وہ جتنی پاور رکھتا ہے اسکا دس فیصد اس "نے ہم پر ظاہر کیا تھا۔ شاید وہ یہی کرتا ہے پہلے دشمن کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ دشمن اس سے زیادہ طاقتور ہو گیا ہے پھر جب دشمن اس کے احاطے میں قدم رکھتا ہے تو "جکڑ لیتا ہے۔۔۔اور۔۔۔!اب بات بزنس سے ہٹ کر پرسنل ہو چکی ہے۔

exponovels

انورہ نے اپنا سر مسلا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی فون پر میسج ٹون بجی۔ موبائل آن کر کے دیکھا تو اس بار نیا نمبر تھا۔

"فلحال جا رہا ہوں ایک ماہ بعد روبرو ملاقات اور بات ہو گی۔۔"

مختصر سا میسج۔ کوفت بھری سانس خارج کرتے انورہ نے وہ نمبر بھی بلاک کر دیا۔

"انورہ۔۔۔"

ہاشم کے پکارنے پر وہ سر اٹھاتی ایکدم سیدھی ہوئی پھر گہری سانس لیتے ہاشم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"اس نے کوئی راستہ نہیں چھوڑا نا پاپا۔۔؟"

بے لچک لہجے میں پوچھا ہاشم نے محض نفی میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے آپ اس سے کہیں میں شادی کے لیے راضی ہوں۔۔ لیکن طلاق کا حق میرے پاس ہو گا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ہاشم کے لیے یہ بات بالکل غیر متوقع تھی آنکھوں میں بے یقینی سے آنسو ٹمٹمانے لگے۔

"انورہ۔۔تم۔"

"بابا پلیز۔۔۔یہ اب میری بھی ذاتی جنگ ہے مجھے میرے طریقے سے لڑنے دیں۔۔"

اپنا ہاتھ ہاشم کے ہاتھ سے ہٹاتی وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ہاشم نے خالی دروازے کو دیکھا پھر قہقہ لگا کر ہنسا۔

"ناٹ بیڈ۔۔۔اتنی بری ایکٹنگ بھی نہیں کرتے ہاشم تم۔۔"

خود کو داد دیتے مصنوعی آنسو آنکھوں سے جھٹکے اور گہرا مسکراتے یمان کو فون لگایا کہ اب آگے کی بات طے پانی تھی۔

"یہ بازی عشق کی بازی ہے"

ہاشم نے ہنستے ہوئے گویا اپنے ہی کھیل کو داد دی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

دن تیزی سے گزرنے لگے تھے۔انورہ بزنس سے یوں پیچھے ہٹی تھی جیسے کبھی بزنس میں قدم رکھا ہی نہیں ہو۔ہاشم نے بھی اسے کسی بات کے لیے نہیں چھیڑا تھا۔یمان عنید سے بات ہو چکی تھی اسی مہینے کی آخری تاریخ میں نکاح کی ڈیٹ فائنل کی تھی۔اس دوران سب سے بڑا خوشگوار جھٹکا زحلے کو لگا تھا کہ مراد علم کو اچانک کسی ضروری کام سے بیرون ملک جانا پڑا تھا اور زحلے آزاد تھی ہاں اسے اس بات کا ملال ضرور تھا کہ اس نے مراد عالم کے لیپ ٹاپ کے ساتھ جو کیا وہ مراد عالم نہیں دیکھ سکا۔کاش وہ اپنی قیمتی چیز کی بربادی دیکھ لیتا۔

"میں اس طرح نہیں ہار سکتی۔۔"

exponovels

کل بارات کا دن مقرر تھا اس نے جو سوچا تھا سب اسکا الٹ ہو رہا تھا یمان نے لمحے میں اسکا کھیل پلٹ دیا تھا۔ وہ جو یہ ارادہ کیے ہوئے تھی کہ طلاق کا حق اپنے پاس رکھے گی اور سادگی سے نکاح کر کے یمان کے ساتھ جائیگی اور چند دن میں اسکی بربادی کا شرف حاصل کر کے پلٹ جائیگی پر اسنے نا صرف طلاق کا حق اپنے پاس محفوظ رکھنے کی شرط رکھی تھی بلکہ دھوم دھام سے گرینڈر سیپشن کی شرط بھی رکھی تھی جو ہاشم نے بنا اسکے مشورے اور کسی قباحت کے بغیر قبول کر لی تھیں۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے یمان۔۔"

بیڈ شیٹ نوچتے زمین پر پھینکی اور غصے سے اپنا والیٹ اور موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ گھر میں گہما گہمی مچی تھی وہ ان سب کے درمیان سے خاموشی سے نکلتے اپنی جیپ میں بیٹھی اور گاڑی اسی سڑک پر رواں کر دی جس کی منزل یمان عنید کا مینشن تھا۔ ابھی گاڑی آدھے راستے میں تھی جب اسکا فون رنگ ہوا۔ نمبر انجانا تھا اس نے کال کاٹ دی۔ لیکن مقابل ڈھیٹ تھا ایک کے بعد ایک کال کر رہا تھا۔ انورہ نے غصے سے کال رسیو کرتے فون کان سے لگایا۔

exponovels

"عقل و شعور نہیں ہے کیا جب بندہ فون نہیں اٹھا رہا تو کیوں کتوں۔۔۔"

اسکے الفاظ منہ میں دم توڑ گئے گاڑی جھٹکے سے بیچ سڑک پر رکی کہ آگر سامنے سے آتی گاڑی بروقت بریک نہ لگاتی تو انورہ کی گاڑی بری طرح ٹرن کھاتی اور دوسری طرف سے آتے ٹرک سے ٹکرا جاتی۔

"انورہ۔۔"

بے انتہا الفت سے پکارا گیا تھا کہ انورہ کا وجود برف جیسا ٹھنڈا پڑنے لگا۔ اسنے کسی اچھوت کی طرح فون کو خود سے پرے کیا جیسے کوئی بھیانک آسیب اس سے آچپکے گا۔ ہوش تب آیا جب آگے پیچھے سے گاڑی کے ہارن اور لوگوں کے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔

"یہ لڑکیوں کو کون دے دیتا ہے گاڑیاں چلانے۔۔ امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولادیں۔۔"

For more visit (exponovels.com)

کوئی آدمی چلّا رہا تھا۔انورہ نے کانپتے ہاتھوں سے گاڑی اسٹارٹ کرتے آگے بڑھائی اسکا جسم اب بھی ٹھنڈا تھا کہ اس سے اسٹیرنگ تک نہیں پکڑا جا رہا تھا۔ایک کونے میں گاڑی روکتے اس نے اپنا سر اسٹیرنگ ویل سے ٹکا دیا اور بلند آواز میں رونے لگی کے کسی نے زندگی کا سب سے بڑا غم ادھیڑ دیا تھا دماغ میں واپس وہ سارے مناظر چلنے لگے تھے جو اس نے بہت چھوٹی اور نادان عمر میں دیکھے تھے۔۔

"بہزاد چھوڑو مجھے۔۔تم بہت شریر ہو۔۔"

دروازے کی جھری میں سے دکھتا وہ ایک منظر جو اسکی معصومیت اور اسکا بچپن چھین گیا تھا اور پھر کیا ہوا؟ کسی نے اسے پکڑ کر کمرے میں کھینچ لیا۔

"بہزاد یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔"

اسی لمحے انورہ نے اسکے ہاتھ پر کاٹا تھا وہ شخص چیخ مارتا پیچھے ہوا تھا یہ موقع غنیمت تھا جب وہ اس جہنم کی مانند کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

”نہیں چھوڑ دو مجھے۔۔“

بند آنکھوں سے وہ بڑبڑائی۔ باہر سڑک پر اپنی گاڑی میں بظاہر اسکا جسم موجود تھا پر اسکا ذہن کئی برس پہلے چلا گیا تھا جب گاڑی کو تیز دھکا لگنے سے وہ ہوش میں آئی۔ پیچھے بیل اور گائے کا جھنڈ جا رہا تھا جس میں سے ایک بیل نے اسکی جیپ پر ٹکر ماری تھی۔

”نہیں انورہ ہاشم۔۔ اب تم کمزور نہیں ہو۔۔ اب تم نہیں ہو کمزور۔۔“

اپنے آنسو صاف کرتے سختی سے خود کو ڈپٹا اور گاڑی میں رکھا اپنا فون تلاشنے لگی۔

****

گاڑی یمان مینشن کے سامنے رکی ہی تھی کے انورہ کو پہچانتے گارڈز نے فوراً دروازے کھول دیے اسکے دروازے کھلتے ہی گاڑی مینشن میں داخل ہو گئی اندر برق رفتاری سے شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔ یمان عنید کے مینشن کو محل سا سجایا جا رہا تھا دیکھنے والے کو اندازہ ہوتا تھا کہ یمان کو سفید رنگ سے خاص لگاؤ ہے کہ ہر طرف سفید

exponovels

For more visit (exponovels.com)

روشیاں اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجاوٹ جاری تھی۔وہ سب کچھ نظر انداز کرتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔راستے میں آنے والی فون کال نے اسے مزید جھنجھوڑ ڈالا تھا کہ ایسا کیوں تھا؟وہ بچپن سے لے کر جوانی تک صرف خود کو ہوس پرست مردوں سے بچاتی آئی تھی لیکن ناکامی مقدر میں لکھی جاچکی تھی کہ آج پھر بے بس ہوتے ہارنے والی تھی۔

ملازمہ سے پوچھتے اس مرتبہ وہ سید ھا یمان کے کمرے میں گئی تھی۔اور بنا دستک دیے دروازہ کھول اندر قدم رکھا تھا۔

بلیک کلر کے ڈنر سوٹ میں خود پر اسپرے کرتے اسکی نظر شیشے میں اٹھی اور دروازے کے درمیان کھڑی انورہ پر جا ٹھہری۔۔۔

سفید رنگ کے لباس میں بکھرے بکھرے سے بال بکھرا حلیہ ویران آنکھیں۔وہ اسکے سوگوار ہونے پر ناگوار تاثر شاید ضرور پیش کرتا اگر ہوش میں رہتا۔انورہ کو اس روپ میں دیکھتے اسے پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی کہ دل اچانک ہمکنے لگا تھا اسے

exponovels

سینے سے لگانے کے لیے۔۔اگر اسکی زندگی سیاہ رات تھی تو انورہ ہاشم اسے روشن سویرا محسوس ہو رہی تھی۔

وہ آہستگی سے قدم اٹھاتا ٹرانس کی کیفیت میں اسکی جانب بڑھا اور پھر ایک قدم کے فاصلے پر ٹھہرتے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا کہ وہاں صرف نفرت تھی۔۔ صرف انگارے جو یمان کو اپنی لپیٹ میں لینے کو تیار تھے۔۔

"میں تمہارا یہ رنگ پہننے کا کیا مقصد سمجھوں انورہ ہاشم۔ کیا تم مجھ سے شادی کا سوگ منا رہی ہو یا پھر مجھے یہ رنگ پسند ہے اسلیے پہنا۔۔"

اسکے گال کو ہاتھ کی پشت سے چھوا تھا۔۔انورہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے گال پر اسکے ہاتھ کو محسوس کرتے اپنی آنکھیں بند کرلیں کہ کئی آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے گرے۔۔ یمان نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے لیا۔

"کیا ہوا،،،؟؟؟ اپنا ہاتھ پیچھے کیوں ہٹا لیا ہے ؟؟۔۔"

اندر داخل ہوتے اسنے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اسکا دروازہ لاک کرنا یمان کو غیر معمولی لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ جانتا تھا انورہ کھرے کردار کی مالک ہے اس سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی تو پھر وہ یہ سب کیوں کر رہی تھی۔

”یہ سب کیا ہے انورہ۔۔ دروازہ کیوں لاکڈ کیا ہے؟“

سنجیدگی سے پوچھا۔

”تاکہ آپ بنا کسی تکلف کے اپنا کام کر سکیں۔۔“

سرد وسپاٹ لہجہ۔۔ یمان کو کچھ غیر معمولی ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔

کونسا کام؟“بہت تحمل سے پوچھا۔“

وہی کام جس کے لیے آپ مجھ سے شادی کر رہے ہیں۔ وہی تڑپ۔۔ وہی طلب جس“ کے لیے یہ شادی لازم ہے اگر مقصد مجھے اپنے بستر تک لانا ہی ہے تو میں خود چل کر آگئی ”ہوں شادی کی ضرورت نہیں۔

تلخ تلوار سا لہجہ یمان کے جذبات کے ٹکڑے کر گیا۔ احساس توہین سے یمان کا رنگ سرخ پڑنے لگا۔

”اپنی بکواس بند کرو انورہ ورنہ میں سارے لحاظ فراموش کر دونگا۔۔“

exponovels

انگلی دکھاتے بہت مشکل سے خود کو ہاتھ اٹھانے سے روکا تھا ورنہ پل بھر کو دل کیا تھا جس منہ سے انورہ نے یہ بکواس کی وہ منہ ہی توڑ ڈالے۔

"کونسے لحاظ باقی رکھے ہیں تم نے یمان۔۔ہاں؟ ہر لحاظ تو فراموش کر چکے ہو۔ انسانیت سے گر چکے ہو جبھی میرے باپ کو مجبور کر کے مجھے اس نہج پر لے آئے ہو۔۔"

وہ روتے ہوئے چیخ پڑی تھی۔ دل جو غم و غصے سے پھٹ رہا تھا وہ اسکی آنکھوں سے بہتے اشکوں سے نمایاں تھا۔

"باہر مہمان ہیں۔ اپنے گھر جاؤ"

سپاٹ انداز اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کہہ پایا کہ اسکا وجود تو پہلے ہی بکھرا ہوا تھا۔

"تم اتنے ظالم اور سفاک کیسے ہو سکتے ہو ہاں۔۔"

یکدم وہ یمان کا گریبان پکڑ چکی تھی یمان نے پہلے اسے پھر نا گواری سے اپنے گریبان کو پکڑے اسکے ہاتھ دیکھے۔۔

exponovels

"پیچھے ہٹو۔۔

سختی سے ٹوکا۔

"نہیں ہٹونگی۔۔ کیا کرلو گے ہاں۔۔؟"

"انورہ مجھے غصہ مت دلاؤ پیچھے ہٹو۔۔"

انورہ کے ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے وہ خود دو قدم پیچھے ہوا۔

تم سمجھتے کیوں نہیں میں نہیں کرنا چاہتی تم سے شادی،،، تم جیسے غلیظ آدمی سے جو موقع"

"کا فائدہ اٹھاتا ہے۔۔

اسکا ہاتھ جذبات میں بہتے یمان کے گلے تک جا پہنچا تھا۔ وہ جو ضبط سے کھڑا اسے تڑپتا دیکھ دل میں چبھن محسوس کر رہا تھا کہ وہ مجبور ہو گئی تھی اس نے اپنا کہا پورا تو کر دکھایا تھا اسے اپنے آگے جھکا ڈالا تھا۔ اسکی بے بسی سے مرجھایا چہرا چیخنا چلانا ہر ایک چیز اسے بے چین کر رہی تھی۔ لیکن انورہ کا گریبان پکڑنا اس کے غصے کو ہواء دے گیا ماتھے پر

exponovels

لاتعداد بل پڑے یکدم اسے اسکا گریبان پکڑا ہاتھ پیچھے مروڑ ڈالا اور یوں کہ اب اس کی پشت یمان کی جانب تھی۔

یمان نے دوسرے ہاتھ سے اسکے بال آگے کیے اور اسکے کان کے قریب جھکتے ایک گہری سانس لی۔ انورہ نے پھڑ پھڑانا چاہا لیکن تکلیف سے کراہتی ٹھہرنا پڑا۔

کیا سزا دوں میرے گریبان تک پہنچنے پر۔۔ تم جیسی لڑکی کو اپنی بیوی بنانا میرا معیار " "بھی نہیں انورہ ہاشم جو محبتوں کو اپنے زہر سے مارتی ہے۔

وہ غرایا تھا۔ انورہ نے شدت غم سے آنکھیں میچیں۔

"تو کیوں پیچھے پڑے ہو میرے؟ چھوڑ دو نہ میرا پیچھا"

exponovels

اسکی گرفت میں بری طرح پھڑ پھڑاتے وہ حلق کے بل چلائی۔

تمہاری جیسی لڑکی کو میں منہ لگانا پسند نہیں کرتا کجا کے بیوی بنانا۔۔"

قہقہ لگا کر ہنستے وہ انورہ کو غصہ دلانا چاہتا تھا اسکا وہی مضبوط کانفیڈینس دیکھنا چاہتا تھا جس پر وہ مرمٹا تھا۔

"تمہارا باپ میری منت کررہا ہے کہ تمہیں اپنالوں۔ تو یہ واویلا اپنے باپ کے سامنے کرو۔۔"

جھٹکے سے انورہ کا بازو چھوڑتے غصے سے کہا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تم نے مجبور کیا ہے انہیں۔ تم نے انہیں نہیں مجھے مجبور کیا ہے۔ یہ ہے تمہاری اوقات "

"یمان عنید کے یوں مجبور کر کے دوسروں۔۔

وہ بول ہی رہی تھی جب وہ ایک کان پر ہاتھ رکھتے سخت ناگواری سے حریم کو دیکھنے لگا اور

پھر فوراً انگلی کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہا۔

ناچاہتے ہوئے بھی انورہ خاموش ہو گئی چناچہ اب وہ اس شخص کی حقیقت جان گئی تھی وہ

اسکی سوچ سے کئی گنا خطرناک تھا۔

دو دن ہیں ہمارے نکاح میں اسکے بعد تم یہاں ہو گی۔ اپنی آواز ہلکی رکھنا اور جی "

حضوری کی عادت ڈال لو۔۔ یہاں تمہاری ہر غلطی کی سزا تمہارے تصور سے زیادہ بری

"ہو گی۔۔

exponovels

سفاکیت سے کہتے وہ مسکرایا جبکہ انورہ کا سانس لینا تک مشکل ہو گیا۔۔

وہ کیسے لڑتی اس جوان مرد سے بچپن سے اس نے بس اتنا ہی جانا تھا کہ عورت بے بس ہوتی ہے۔۔۔

"اپنے گھر جاؤ پھر تو تمہیں یہیں آنا ہے۔۔ شوق سے رہنا یہاں۔۔"

کمرے کا دروازہ کھولتے اسنے ہاتھ پکڑتے انورہ کو باہر نکال دیا۔ اور پھر جلد اندر سے دروازہ بند کر لیا کہ بہت مشکل سے خود پر قابو کیا تھا۔

وہ شکستہ قدموں سے گھر لوٹ آئی تھی کہ اب موت کے سوا کوئی راستہ نہیں بچا تھا اسکی ہمت اور حوصلے کو آج اس ایک فون کال نے ختم کر ڈالا تھا اسکا حوصلہ۔۔ ماضی سامنے لا پٹخا تھا۔ اپنے بستر پر گرتی وہ سیدھا لیٹ گئی اور چھت کو دیکھنے لگی۔

"انورہ میری پیاری بیٹی تم کسی کو نہیں بتاؤ گی جو تم نے آج دیکھا۔"

اسکی ماں کچھ دیر بعد ہی اسکے کمرے کا لاک کھول کر آئی تھی۔۔ وہ صرف تیرہ سال کی تھی۔

exponovels

"وہ انکل مجھے بیڈ ٹچ کر رہے تھے۔۔۔میں پاپا کو بتاؤں گی۔۔"

اپنے آنسو صاف کرتے کہا کہ اس کی ماں کے ماتھے پر بل پڑا۔

"نہیں کیا انہوں نے تمہیں بیڈ ٹچ وہ صرف تم سے مزاق کر رہے تھے۔۔"

بری طرح جھڑکتے اسے ڈپٹا۔۔

"وہ آپ کے ساتھ کیا کر رہے تھے ماما۔۔"

اتنی سی عمر ہونے کے باوجود بہت سوچ کر اس نے یہ سوال پوچھا تھا کہ کچھ نا جاننے کے باوجود اسے معلوم تھا کہ جو کچھ بھی اس نے دیکھا وہ غلط تھا۔ اسکی ماں کا رنگ یکدم تبدیل ہو چکا تھا۔ اور پھر اگلے ہی لمحے انورہ کے نازک گال کا رنگ بھی سرخ ہو چکا تھا کہ اسکی ماں کی انگلیوں کا نشان اسکے گال پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بہت زبان چل رہی ہے تمہاری۔۔ہونہ اپنے باپ جیسی منحوس خصلت کی مالک۔۔"

"خبر دار جو ایک بھی بکواس کی۔۔مزاق کر رہے تھے ہم دونوں۔۔

غصے سے اسے ڈانٹتی اور دھمکاتی وہ کھڑی ہو گئی تھیں۔ایک قہر برساتی نظر اس پر ڈال کر وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی انکی ہیل کی ٹک ٹک انورہ کی دھمکی پر رکی۔

"آپ لوگ گندا مزاق کر رہے تھے میں پاپا کو بتاؤنگی۔۔"

روتے ہوئے دھمکی دی گئ تھی اور پھر بدلے میں ایک کے بعد ایک تھپڑ اسکے حواس گم کر گئے تھے۔

اپنی آنکھیں سختی سے میچتی وہ آج بھی ان تھپڑوں کی جلن اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

چلی جائیں میری زندگی سے۔میں اپنی پرچھائی بھی آپ پر اور زحلے پر نہیں دیکھنا چاہتی۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ بند آنکھوں سے ہی چیختی پینک ہونے لگی۔ سالوں پہلے اسے ایسے پینک اٹیک ہوتے تھے جب وہ انیس سال کی ہوئی تو ہاشم کو وہ ساری حقیقت معلوم ہوئی کہ وہ پینک اٹیک کس وجہ سے ہوتے ہیں اور پھر انکی آبزرویشن میں اسکا پورا علاج ہوا۔ ہاشم نے ہر وہ چیز ختم کر دی تھی جس سے اسکی طبیعت بگڑے سوائے ایک کے۔۔۔ کہ اسے ختم کرنا ہاشم کے بس میں نہیں تھا۔

"چلے جائیں۔۔"

بند آنکھوں سے ہی وہ بڑبڑاتے سسکنے لگی تھی جب موم سے ہاتھ اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئے اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو ہاشم اسکے سرہانے بیٹھا تھا۔ نجانے وہ کب آئے تھے لیکن ان کے چہرے کی سختی بتا رہی تھی کہ وہ سب سن چکے ہیں۔

پاپا۔" وہ چیختی ہاشم کے گلے لگ گئی۔۔ ہاشم نے محبت سے اسکا سر چومتے اسے سینے سے لگایا۔

"مجھے کبھی کبھی زحلے سے حسد ہوتا ہے پاپا۔۔"

وہ انکی شرٹ مٹھی میں دبوچ گئی۔

exponovels

"ایسے نہیں کہتے انورہ۔۔"

پیٹھ پر تھپکی دی۔

"کیوں نہیں کہتے؟میری زندگی اسکی زندگی کی طرح نارمل کیوں نہیں ہے۔۔اسکی زندگی میں تو یہ امتحان نہیں ہے پھر میری زندگی میں کیوں؟؟میں کیوں ایک عام زندگی نہیں گزار سکتی۔۔بچپن سے اب تک صرف راز اپنے اندر دفن کرتے خود کو ازیت دی ہے میں نے۔۔کوئی تو ہونا چاہیے نہ جو میرے دکھوں کو سمیٹ لے۔۔"

ہاشم کی آنکھوں میں دیکھتی وہ سوال گو تھی اور اسکا ہر سوال سوہانِ روح تھا۔

"جانتی ہو زحلے کی زندگی اتنی نارمل کیوں ہے؟کیونکہ اسکے پاس تمہاری جیسی بڑی بہن ہے۔جس نے اس تک کوئی راز نہیں پہنچنے دیے۔۔اسکے معصوم زہن کے اور کورے کاغذ جیسے دل پر سیاہی نہیں لگنے دی۔۔زحلے کی زندگی اتنی پرسکون اس لیے ہے کیونکہ اس کے پاس بڑی بہن کے روپ میں انورہ ہاشم ہے۔۔جو باہر سے پتھر جیسی مضبوط ہے لیکن آج بھی اسی تیرہ سالہ بچی کی طرح ہے جو اپنی ماں۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"ماں مت بولیں اس عورت کو میری۔"

وہ یکدم سختی سے ٹوک گئی۔۔ہاشم نے بھی خاموش ہونا بہتر سمجھا کہ روانی میں وہ مزید اسکے دل کو اس عورت کا نام لے کر زخمی کرنے لگے تھے۔

"یمان سے شادی مجھے توڑ دے گی۔۔میں اگر اپنی نظروں میں گر گئی تو کبھی نہیں اٹھ پاؤنگی۔۔"

وہ بولی تو ہاشم نے اسکا ماتھا چوما۔

"اصل بہادر وہ ہوتا ہے جو دشمن کے مورچے میں تنہا گھس انہیں شکست دے۔۔"

ایک اور راز جو انورہ کے سپرد ہو رہا تھا۔وہ نا سمجھی سے آنسو صاف کرتی اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔

"میں سمجھی نہیں۔۔"

"وہ تمہیں اپنے پاس بلا کر برباد کرنا چاہتا ہے تو تم اسکے پاس جا کر اسے برباد کر دو۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اپنے باپ کی بات سمجھتے وہ کافی دیر سن بیٹھی رہی پھر بیڈ سے اٹھتی ہاشم کے سامنے ٹھہلنے لگی۔

"آپ کا مطلب میں ہاری نہیں ہوں۔۔"

یوں لگا تھا جیسے ہاشم نے تپتے صحرا سے نکال کر اسے ٹھنڈی چھاؤں میں کھڑا کر دیا تھا۔

نہیں میری گڑیا۔۔ ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے۔۔ اور اگر تھوڑا صبر تحمل رکھو تو جیت"

"بھی تمہاری ہو گی اور پٹ بھی تمہارا ہو گا۔۔

اسکا بازو تھپکتے ہاشم مسکرایا تو اس عرصے میں پہلی بار انورہ مسکرائی۔

ایسے ہی مسکراؤ اور یہ رونا دھونا بند کر کے تم بھی اپنی شادی۔۔ میرا مطلب یمان کی"

"بربادی کا جشن مناؤ

ہاشم کی بات مکمل ہوتے ہی انورہ ایک مرتبہ پھر ان کے سینے سے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں یمان عنید کو اس کی اوقات یاد دلا دونگی۔۔وہ میرا حصول کر کے اپنی انا کی تسکین" اور میری بربادی کی تحریر رقم کرنا چاہتا ہے۔میں اسکی بازی اسکے منہ پر دے "مارونگی۔۔

ہاشم کی حوصلہ افزائی سے وہ واپس اپنے مضبوط خول میں سمٹ چکی تھی۔جب کے ہاشم اسے سینے سے لگائے خود کو داد دیتا مسکرا رہا تھا کہ وہ اب بھی اپنی بیٹیوں کا زہن پلٹنے کا ہنر رکھتا تھا۔۔

****

"اپنے کمرے میں بند وہ ویسی ہی ساکن مورت بنے بیٹھی تھی۔کے حنان کو اس سے دور یہ تیسرا مہینہ تھا۔بزنس میٹنگ کا صرف بہانہ تھا وہ جانتی تھی وہ رنگین مزاج شخص اپنی زندگی رنگین کر رہا تھا اور اسکی زندگی پر سیاہی مل چکا تھا۔سیدھی کروٹ لیتے وہ لیمپ کا بٹن آن کرتی کمرے میں ہلکی روشنی کر گئی۔اور پھر مسکراتے آنکھیں موندیں کہ اچھے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

پل نہیں مل رہے تھے پر اچھا ماضی تو تھا۔ وہ اکثر اب اس ماضی میں کھونے لگی تھی۔ کہ اسکی زندگی کی ساری خوبصورتی صرف اسکے بارہ سال پرانے ماضی تک رہ گئی تھی حال میں تو سب دردناک تھا اور اپنے مستقبل کا یقین اسے تھا نہیں کہ اب سانسیں مختصر لگنے لگی تھیں۔

وہ آگے آگے بھاگ رہی تھی ساتھ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی۔ گھنگھریالے بال ھواء سے اڑھتے چہرے پر بکھرے تھے سانس بھی پھولنے لگی تھی جب وہ اچانک رکی اسکے پیچھے کوئی نہیں تھا۔

"یہ کہاں گیا۔ ابھی تو جن کی طرح پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔"

دانتوں میں انگلی پھنساتے پریشانی سے وہ جیسے ہی پلٹی منہ سے زوردار چیخ برآمد۔

"پاگل آدمی۔ جان نکال دی میری جن کہیں کے۔۔"

exponovels

غصے سے سلطان کے بازو پر مارتے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا جبکہ سلطان اسکا پھولا پھولا چہرہ دیکھتے مسکرانے لگا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ سچ کہہ رہی ہوں بہت ہی کوئی تھرڈ کلاس والی حرکتیں کرتے ہو۔ کہیں سے نہیں لگتے اچھے بڑے کالج میں پڑھنے والے ہو۔۔"

اپنی ہنسی روکتے اسے لتاڑا لیکن یہ حقیقت تھی کہ اسے پسند تھا سلطان کا اپنے آگے پیچھے گھومنا۔۔ اسکے ناز نخرے اٹھانے کا انداز۔

وہ جب تک اس کے پاس ہوتا تھا اسے دیکھتا تھا پر نظروں میں غلاظت کہیں نہیں تھی۔

"تمہارے سامنے آکر میرا کوئی کلاس رہتا ہی نہیں ہے۔۔"

سرگوشیانہ کہا۔

"ستے عاشق۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ماریہ ہنستے ہوئے آنگن میں لگے درخت کے نیچے بیٹھ گئی۔۔ سفید رنگت میں شام کی سرخیاں گھلی تھیں جیسے۔۔۔۔ لچھے بناتے اسکے لمبے بال جن کی کچھ آوارہ لٹیں رخساروں کو بوسہ دیتی تھیں۔

"کیا ہوا؟اب ایسے ہی دیکھتے رہو گے یا بیٹھو گے بھی؟"

اسکی نظریں اب تک اپنے چہرے پر دیکھ جھنجھلاتے کہا۔ سلطان ہنستا اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"تم روز منہ اٹھا کر میرے گھر کیوں آجاتے ہو۔۔؟"

اچانک اسکی طرف رخ کرتے کڑے تیوریوں سے پوچھا۔

سلطان پل بھر کو بوکھلایا۔

"کیا مطلب کیوں آجاتا ہوں؟میری خالہ کا گھر ہے۔۔"

کندھے اکڑاتے جتایا۔

exponovels

ماریہ کے ماتھے کا بل گہرا ہوا کہ اسکے منہ سے کچھ اور سننے کی توقع تھی کہ جناب آپ کے لیے آتا ہوں پر وہ بھی عقل مندی کا اعلی مظاہرہ کر رہا تھا۔

”ہمم۔۔۔خالہ کا گھر ہے تمہارے ابا کا نہیں جو روز منہ اٹھا کر آ جاؤ“

روٹھا سا لہجہ وہ ایسی ہی تھی پل میں تولہ پل میں ماشہ۔پوری زندگی میں اس نے کبھی کسی کو اتنے نخرے نہیں دکھائے تھے جو وہ اتنے سے دنوں میں سلطان کو دکھا چکی تھی۔

”ابا کے گھر پر تمہاری صورت میسر نہیں ورنہ یہاں کبھی نہ آؤں۔۔“

سنجیدگی سے حالِ دل بیان کیا جو اسکی نظریں ہر لمحہ کرتی تھیں۔

ماریہ چہرہ دوسری جانب کرتی مسکراہٹ روکنے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تمہیں عجیب نہیں لگتا یہاں آنا۔نہ یہ علاقہ تمہارے علاقے کی طرح پوش ہے۔نہ ہی بڑا اور خوبصورت گھر نہ ملازم۔۔پھر یہاں کیوں آتے ہو سلطان یہاں کچھ بھی تمہارے معیار کا نہیں۔۔"

منہ بناتے کہا تھا۔سلطان نے اسے افسوس سے دیکھا۔وہ صدا کی احساسِ کمتری کا شکار تھی کہ خاندان کے کسی فرد سے ملنا پسند نہیں کرتی تھی کہ کم حیثیت کی تھی مالی حیثیت رشتہ داروں سے میل نہیں کھاتا تھا۔پر ایسا نہیں تھا کہ خاندان میں عزت نہیں ملتی تھی۔۔ہر کوئی پلکوں پر بٹھاتا تھا۔پر احساسِ کمتری نے قدم روک رکھے تھے۔سلطان سے اسکی دوستی بھی سلطان کے کتنے پاپڑ بیلنے کے بعد ہوئی تھی اس کا درد سلطان ہی جانتا تھا۔

"میرا سب کچھ تو یہیں ہے اس گھر میں پھر تم کس چیز کی بات کر رہی ہو؟"

انجان بنتے سوال پوچھا۔

exponovels

"تم بہت بد تمیز ہو۔۔"

اسکی بات کا مطلب سمجھتے بلش کرتے اس نے ایک مکا سطان کے بازو پر جڑ دیا۔

تم جانتے ہو سلطان جب تم آتے ہو نہ تو میری دوست نیہا روز چھت پر کھڑے ہو کر "دیکھتی ہے اور تمہیں دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتی ہے۔۔"

ماریہ ہنستے ہوئے بتانے لگی۔

واقعی۔" ہنستے ہوئے پوچھا۔"

اسکے لیے یہ صرف ایک مزاحیہ بات تھی۔

ہاں بالکل۔۔روز مجھ سے پوچھتی ہے آج تمہارا کزن آئیگا۔مجھے لگتا ہے وہ مرتی ہے "تمہاری شخصیت پر۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اشتیاق سے بتایا۔ سلطان نے محسوس کیا جیسے وہ ایک مرتبہ پھر اسکے منہ سے سننا چاہتی ہے کہ کوئی بھی مجھ پر مرے پر میں تم پر مرتا ہوں۔۔

اور پھر بنا دیر کیے اس نے وہی کہا جو ماریہ سننا چاہتی تھی کہ ماریہ کی گردن مزید اکڑ گئی۔

دوستوں میں ویسے ہی بہت چرچہ تھی کہ اسکی خالہ کا بیٹا بہت امیر ہے اور اسکے آگے پیچھے گھومتا ہے۔ جہاں سارے اشتیاق سے سنتے تھے وہیں اسے نیہا میں جلن محسوس ہوتی تھی اور وہ مزید جلانے کے لیے سلطان کی باتیں انہیں بتاتی تھی۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں ماریہ۔۔"

وہ یکدم بولا تو ماریہ جو اپنی سوچ میں گم تھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ اسے معلوم تھا آج نہیں تو کل یہ ہو گا۔ پر وہ اتنی جلدی اقرار کرے گا اندازہ نہیں تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"تم اس بات سے انجان نہیں ہو میں جانتا ہوں۔مجھے ڈر لگتا ہے ماریہ کہ کوئی تمہیں مجھ سے چھین نہ لے کہ تمہارے معاملے میں بے بس ہوں میں۔اسلیے صرف تمہارا جواب جاننا چاہتا ہوں پھر امی خالہ سے ہمارے رشتے کی بات کرینگی۔۔"

سانولہ رنگ خوشی سے دہکنے لگا کہ ماریہ کی آنکھوں میں بھی اسے اقرار نظر آیا تھا۔

وہ پل بھر کو پریشان ہوتی سوچنے لگی۔

وہ ایک عام سے گھر میں رہنے والی لڑکی تھی اور سلطان محل کا شہزادہ۔۔شہزادے خوش نصیبوں کو ملتے ہیں۔پل بھر کو اسے اپنے اوپر رشک ہوا۔۔۔

"ٹھیک ہے تم خالہ سے بات کر لو میں راضی ہوں۔۔"

اسکی رضامندی سن سلطان کو لگا جیسے دنیا فتح کر لی ہو۔۔

"تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو نہ؟"

exponovels

خوشی سے پوچھا۔ لیکن ماریہ کا جواب غیر متوقع تھا۔ وہ اتنی صاف گوئی کا مظاہرہ کرے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔

"نہیں میں تم سے محبت تو نہیں کرتی۔۔"

انکار کے ساتھ وہ نظریں جھکا گئی۔

"پھر رشتے کے لیے رضامندی کیوں دی؟"

افسوس سے پوچھا۔

"کیونکہ میں کسی اور کو بھی پسند نہیں کرتی۔۔"

اب کے سلطان مسکرایا۔

"کوئی بات نہیں میں تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کردونگا۔۔"

وہ یقین سے کہہ رہا تھا۔ ماریہ نے تڑپ کر آنکھیں کھول دیں اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ لوگوں کو خراب ماضی ازیت دیتا تھا لیکن اسے اپنا خوشگوار ماضی کسی زہریلے سانپ کی طرح ڈس رہا تھا۔

exponovels

اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے وہ زارو قطار رونے لگی کہ اب تو آنسوؤں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔

****

شہر کے مشہور ترین پالر کے گرینڈ لاؤنج میں وہ اکیلی بیٹھی تھی اور اسکے آگے پیچھے تین مشہور ترین میک اپ آرٹسٹ تھیں۔ان کے علاوہ کسی اور کو وہاں آنے کی اجازت نہیں تھی کہ یہ یمان کا حکم تھا کہ اسکے علاوہ انورہ کو کوئی دوسرا نہ دیکھے۔۔
جب اس بیزار کن ڈرامے سے کوفت کا شکار ہوتی وہ اپنے موبائل میں مصروف تھی اور وہ تینوں پارلر والی چاہنے کے باوجود اسے کچھ نہیں کہہ پارہی تھیں کہ جانتی تھی اتنے بڑے خاندان کی لڑکیاں اکثر ایسے ہی نخرے دکھاتی ہیں۔
”میم پلیز فون رکھ دیں تاکہ میں آپ کو تیار کر سکوں۔“

exponovels

ایک میک اپ آرٹسٹ نے بہت تحمل سے کہا۔اس نے ایک نظر ان تینوں کو دیکھا جو لائن سے کھڑیں اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔اب ان سب میں ان میک اپ آرٹسٹ کا کوئی قصور نہیں تھا وہ جانتی تھی جبھی موبائل رکھتے ہتھیار ڈالے۔۔

"میری بہن تیار ہو گئی۔۔؟"

کچھ سوچتے اس نے زحلے کے متعلق پوچھا کہ وہ اس سے بھی دو گھنٹے پہلے پالر پہنچ چکی تھی۔

"جی میم وہ تیار بھی ہو گئیں اب تصاویر کلک کر رہی ہیں۔۔بہت کو آپر یٹو ہیں۔۔۔"

وہ تعریف کر گئی لیکن اسکے آخری جملے پر انورہ نے اسے گھورا۔۔

"سوری میم۔۔"

فورا معذرت کی کہ واقعی اسکا جملہ طنزیہ تھا۔

* * * * * * * * * * * *

exponovels

"مہک تمہیں نہیں لگتا یہ ڈریس عجیب ہے۔ پیچھے سے اس کا گلا زیادہ دیپ ہے"

ہر تھوڑی دیر بعد اسکی نظر اپنے شرارے کے پیچھے گلے میں الجھ رہی تھی جس میں سے اسکی دمکتی پشت نمایاں تھی۔

اوہ کم آن یار تم نے تو حد ہی کر دی ہے۔۔ کچھ نمایاں نہیں ہو رہا سمجھی۔۔ اور یہ اماؤں "کی طرح ڈوپٹہ مت لپیٹو۔۔"

مہک نے موبائل چھوڑ زرملے کا بازو جھٹکا۔

"لیکن مہک اگر کسی نے کچھ کہا تو؟ مطلب اعتراض کیا تو۔۔"

وہ اب بھی کشمکش میں تھی۔

"اعتراض صرف ایک شخص کو ہو سکتا تھا اور وہ یہاں ہے نہیں۔۔ سو چل۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مہک کی بات پر اسے یک گونہ سکون ملا کہ واقعی مراد عالم تو تھا ہی نہیں پھر ڈر کس بات کا لیکن پھر اگلے ہی لمحے یہ سوچتے پتنگے لگنے لگے کہ وہ واقعی مراد عالم سے ڈر رہی تھی۔

"ہو بھی تو بھاڑ میں جائے میری مرضی میں جو بھی پہنو۔۔"

ماتھے پر بل ڈالے مہک کا جتایا۔

"بالکل۔۔"

مہک نے تائید کی۔۔ تبھی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔

"آپ دونوں میں سے زحلے مراد عالم کون ہے۔۔"

وہ لڑکی مہک اور زحلے سے مخاطب تھی۔جب کہ اس کے منہ س زحلے مراد عالم سن جہاں مہک کو ہنسی آئی تھی وہیں زحلے کا رنگ غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔

"زحلے مراد عالم نہیں زحلے ہاشم نام ہے میرا۔۔"

تنفر سے اکھڑ لہجے میں جتایا۔

"اوکے میم۔۔۔ آپ کو لینے باہر گاڑی آئی ہے۔۔"

exponovels

اس لڑکی کے اطلاع دینے پر زحلے کو تعجب ہوا۔

"چلو شکر ہے۔میں سمجھی تھی لمبا بیٹھنا پڑے گا۔۔"

مہک اپنا سامان سمیٹنے لگی تھی کہ اس لڑکی کی آواز پر رکی۔

"میم آپکو نہیں صرف انکو جانا ہے آپ کو انورہ میم کے ساتھ جانا ہے۔۔"

اس لڑکی کے تصحیح کرنے پر مہک منہ بسور کر بیٹھ گئی۔

"کوئی بات نہیں جلدی ہو جائینگی انورہ آپی تیار۔۔شاید گیسٹ کے ویلکم کے لیے گھر کی بیٹی کا ہونا ضروری ہے۔۔"

مہک کو حوصلہ دیتی وہ اپنا لہنگا سنبھال پالر سے باہر نکلنے لگی جب اس لڑکی نے فوراً ایک شال اس کے آگے کی۔

"میم آپ کو یہ پہن کر جانا ہے۔۔"

زحلے نے ایک نظر اس شال کو دیکھا۔پھر گندا سا منہ بناتے جھپٹنے کے انداز میں لیا۔

exponovels

"اب شرارا بھی سنبھالوں یہ بھی وہ بھی۔۔ گھنچکر بنا دیا ہے۔۔"

شال اوڑھتی غصے سے باہر نکلتی وہ سیدھا گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔اس گاڑی کو وہ پہچانتی تھی وہ گاڑی اسی کے گھر کی تھی جو کچھ دن پہلے گیراج گئی تھی اور آج شاید شادی کی وجہ سے پھولوں سے سجی تھی۔

زحلے نے گاڑی میں بیٹھتے دھب سے دروازہ بند کیا اور اپنی چادر اتار کر ایک طرف رکھنے لگی کہ ڈرائیور فوراً بیچ میں مداخلت کرتا بولا۔

"معذرت بی بی پر سر کا حکم ہے گھر پہنچنے تک آپکی چادر سر سے نا سرکے۔۔"

ڈرائیور کے کہنے پر صدمے سے اسکا منہ کھل گیا۔ہاں اسکا باپ پابندیاں لگاتا تھا لیکن آج اتنی زیادہ وہ بھی اتنے مصروف دن انہیں زحلے کا اتنا زیادہ خیال کیوں آرہا تھا۔منہ بناتے واپس چادر اوڑھتے وہ سیٹ سے پشت ٹکا گئی۔

اب جلدی چلاؤ اور اے سی کی کولینگ اتنی کم کیوں ہے تیز کرو۔۔میرا سارا میک اپ"

"یہیں خراب ہو جائے گا۔۔

exponovels

غصے سے کہا۔ڈرائیور نے اے سی کو لنگ فل کرتے گاڑی سٹارٹ کی۔ایک نظر اسے دیکھتے زحلے اپنے فون میں مصروف ہو گئی۔۔

موبائل میں مصروف وہ مہک سے بات کرنے میں ایسی مگن ہوئی کہ وقت کا ہوش ہی نہ رہا کہ پالر سے گھر تک کی مسافت بیس منٹ کی تھی اور اسے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا۔۔گاڑی کو جھٹکا لگنے کے باعث اسکا موبائل نیچے گرا۔

"تمیز سے گاڑی چلاؤ"

غصے سے چلاتے نیچے جھک کر فون اٹھاتے جیسے ہی سیدھی ہوئی آگے کا راستہ دیکھ دل کی دھڑکن بڑھنے لگی کہ وہ تو کوئی جنگل لگ رہا تھا چاروں طرف موت سا اندھیرا صرف گاڑی کی ہیڈلائٹ کی روشنی سے سڑک روشن تھی اور اسی ہلکی سی روشنی سے اطراف میں کھڑے درخت واضح ہو رہے تھے۔یہ اسکے گھر کا راستہ تو نہیں تھا۔زحلے کے ہاتھ کانپنے لگے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"کک۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہو تم مجھے۔۔۔۔ گاڑی روکو۔۔"

خوف سے کانپتی وہ چلائی لیکن ڈرائیور شاید گونگا بہرا ہو چکا تھا جبھی اپنی ساری توجہ ڈرائیونگ کی طرف کیے زحلے کی بات کو نظر انداز کر گیا۔

"میں نے کہا گا۔۔۔ گاڑی روکو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔"

ایک مرتبہ پھر چلائی کے ڈرائیور نے ایک نظر بیک ویو مرر سے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

"میڈم سنسان راستہ ہے گاڑی روکنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا۔ صرف پندرہ منٹ کی مسافت ہے انتظار فرمائیں۔۔"

اس نے اب بھی مؤدب انداز سے کہا۔۔ زحلے کو اس کے انداز پر کچھ حوصلہ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے تم گاڑی مت روکو میں اپنے بابا کو فون کر کے پولیس۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

فون پر انگلیاں چلاتے اس نے دھمکی دی ہی تھی کہ اگلے لمحے گاڑی جھٹکے سے رکی اور ڈرائیور نے پیچھے مڑتے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اشارہ تھا کہ فون دے دو۔۔ نظریں اب بھی نیچے تھیں انداز میں اب بھی احترام تھا لیکن اسکے ہاتھ میں پکڑی گئی کالے رنگ کی گن جس کو دیکھتے زحلے کی زبان کے ساتھ دل نے بھی حرکت چھوڑنی چاہی تھی۔ بنا کسی تاخیر کے زحلے نے اپنا فون اسکے ہاتھ میں رکھ دیا اور اپنی چادر کو مضبوطی سے تھام خوف سے کانپتی اپنے آنسو ضبط کرنے لگی کہ اسے اندازہ تھا کہ اغواء ہوئی لڑکیوں کی کیا حیثیت ہوتی ہے اور اغواء خور انکے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ ڈرائیور نے اس کے فون کو الٹ پلٹ کرنے کے بعد سم نکال کر دانتوں میں چباتے باہر پھینکی تھی اور موبائل گاڑی سے باہر اچھال دیا تھا کہ اپنے قیمتی موبائل کو باہر جاتے دیکھ وہ جو بہت مشکل سے آنسو ضبط کر رہی تھی ایک کے بعد ایک کرکے زاروقطار بہنے لگے۔۔

مزید بیس منٹ کی مسافت کے بعد گاڑی جھٹکے کھانے لگی کہ اب وہ کچے راستے پر رواں جنگل کے اندر جا رہی تھی۔

زحلے کی سانس پھولنے لگی۔ تو کیا وہ کسی آدم خور کی خوراک بننے والی تھی ؟۔

exponovels

منہ سے الفاظ بھی گم تھے کہ وہ اس سے اپنے ناکردہ گناہ کی معافی مانگ اس سے اپنی جان بخشی کی بھیک مانگ لے۔۔اچانک گاڑی ایک مختصر حصے میں آکر رکی جس کے آس پاس درخت مختصر تھے یا درخت کو کاٹ کر جگہ بنائی گئی تھی۔درمیان میں ایک وُڈین ہاؤس تھا۔زحلے کو وہ ویران سا لکڑی کا گھر آسیب زدہ ہنٹڈ ہاؤس لگا۔

"بھوت بنگلہ۔۔۔"

ڈرائیور کے گاڑی سے اترتے ہی جو پہلے الفاظ اسکے منہ سے نکلے وہ یہ تھے۔جب ڈرائیور نے اسکی طرف کا دروازہ کھولا اور ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔

"میڈم باہر آجائیں آپ کو اندر جانا ہے۔۔"

ڈرائیور کا کہنا تھا کہ وہ معصوم بچوں کی طرح خوف سے گٹھڑی بنتی مزید پیچھے کھسک گئی۔

"میڈم پلیز باہر آجائیں۔۔"

ایک بار پھر پکارا۔زحلے نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

روتے ہوئے عاجزانہ انداز میں کہا۔

"میڈم پلیز باہر آجائیں۔ اندر سر انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔۔"

اب کے وہ چونکی۔۔

"کک۔۔ کونسا۔۔۔ سر۔۔ کس۔۔ کا سر۔۔"

خوف سے اسکا رنگ سفید پڑنے لگا۔ اس سچویشن میں بھی بلو ٹوتھ لگائے مراد عالم نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔

"میڈم کسی کا نہیں میرا مطلب اندر باس آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔"

ڈرائیور نے ہنسی روکتے کہا۔

کک۔۔ کونسا باس۔۔ تم کسی آدم خور گینگ کا حصہ ہو۔۔ دیکھو مجھے جانے دو۔ گائے کا گوشت زیادہ مزے کا ہوتا ہے۔۔ میرے ساتھ چلو میری بہن کی شادی ہے۔۔ مم۔

"میں تمہیں وی آئی پی میٹ کھلاؤنگی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ہاتھ جوڑتے منت سماجت کی۔ دوسری طرف جہاں مراد عالم کا غصہ اسکی حرکتوں پر ختم ہو چکا تھا وہیں ڈرائیور اسکی باتوں سے پریشان ہو چکا تھا۔

"میڈم پلیز اندر چلی جائیں ورنہ آدم خور نہیں پر اس جنگل میں موجود خون خوار جانور آپ کو اپنا کھانا بنالینگے اور اگر ایسا نہ ہوا تو جان لیوا آسیب۔۔"

ڈرائیور کی بات پر زحلے کا رنگ سفید پڑنے لگا۔

"میڈم پلیز اٹس آ ریکویسٹ اندر چلی جائیں ورنہ حالات بگڑ سکتے ہیں اندر آپکی جان کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔"

اب کی بار وہ جھک کر اس بھوت بنگلے جیسے لکڑی کے گھر کو دیکھنے لگی پھر آہستگی سے قدم باہر نکالے۔۔

"میں تمہیں بہت سارے پیسے دونگی مجھے میرے گھر چھوڑ آؤ"

ایک بار پھر ڈرائیور کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔

"میڈم۔۔ پلیز ہاتھ مت جوڑیے اندر چلی جائیں۔۔"

exponovels

پھر ڈرائیورر کا نہیں تھا بلکہ مراد عالم کا حکم سنتے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی رویورس کر چکا تھا۔

زحلے کی اس نے ایک نہ سنی تھی۔ تن تنہا جنگل کے درمیان کھڑی اسکی ٹانگین شل ہونے لگی تھی یوں لگنے لگا تھا جیسے اسکے بالکل پیچھے کوئی بھوت یا درندہ کھڑا ہو گا۔

اگلے ہی لمحے زوردار چیخ مارتی وہ اس لکڑی کے گھر کی طرف بھاگی۔ اوپر کھڑکی پر کھڑے اسے سرپٹ دوڑتا دیکھ مراد عالم ایک مرتبہ پھر ہنسنے لگا۔۔

اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو چکا تھا اور گھر میں ہر طرف اندھیرا تھا۔

"یا اللہ پلیز مجھے بچا لیں۔۔"

شدت سے دعا کرتی وہ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک پاؤں تلے کوئی چیز آنے سے بری طرح گرتی کہ کسی نے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔۔

بھوت۔۔۔ بھوت۔۔" اس کی چیخ اس قدر بلند تھی کے مراد عالم کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے مراد عالم کی پکڑ ڈھیلی دیکھتے اپنی پہنی ہوئی چادر کو اتار

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مرادعالم کے منہ پر لپیٹ دیا اور اندھیرے میں ہی دوسری سمت بھاگی۔ اسکی اس حرکت پر مرادعالم پیچ و تاب کھاتے اسکی چادر کو نیچے پھینکتے لاؤنج کی لائٹس آن کی۔

زحلے روشنی ہوتے دیکھ کمرے کی جانب بھاگی لیکن دروازہ نہ کھلنے کے باعث کانپتے ہوئے پلٹی لیکن اپنے سامنے مرادعالم کو کھڑا دیکھ پہلے بے یقینی اور پھر ڈھیر سارے آنسوؤں نے آنکھوں میں ڈیرا جمایا جبکہ مرادعالم کی نظریں تو جبھی پتھرا گئی تھیں جب اسکی بیک ڈیپ نیک دیکھی تھی۔

اگلے لمحے زحلے بھاگتی ہوئی مرادعالم کے سینے سے آلگی اور ہچکیوں سے رونی لگی۔

تحفظ کا احساس تھا کہ اسکا دل جو خوف سے بند ہونے کو تھا اب پر سکون ہو چکا تھا۔

"میں۔۔اتنا ڈر گئی تھی مرادعالم۔۔"

وہ اسکے سینے سے لگی بتارہی تھی غصہ ہونے کے باوجود مرادعالم نے نرمی سے اسکے گرد حصار کھینچا جب زحلے نے ہوش سنبھالے تو اپنی بے اختیاری پر ڈھیر و شرمندگی نے آن گھیرا وہ پیچھے ہونے لگی تھی جب مرادعالم نے اسے گردن سے پکڑا۔

exponovels

"آہہ۔۔ہ چھوڑیں میرا گلا۔۔"

اچانک حملے پر کراہتے کہا۔

"میں ایک تنگ نظر مرد ہوں زحلے۔اپنے سے جڑی عورت کو ایسے لباس میں دیکھنا مجھے نہیں پسند بلکہ کسی طور برداشت نہیں ہے۔۔"

جھٹکے سے زحلے کا چہرہ اپنے قریب کرتے سرد لہجے میں کہا۔

"میری مرضی۔۔۔میں کچھ بھی۔۔پہنوں۔۔"

اپنی پرانی ٹون میں کہا۔جو ڈر کچھ دیر پہلے تھا وہ مراد عالم کو ساتھ دیکھ کہیں کھو گیا تھا۔

"زحلے۔۔۔"

آنکھیں بند کرتے دانت پیستے اس کا نام لیا کہ زحلے کو اپنی بیوقوفی پر افسوس ہوا کہ اس وقت جب وہ اسکے سہارے تھی تو اس وقت چاپلوسی میں کیا برائی تھی۔

"سوری۔۔"

فورا کہا۔۔آیا وہ اسے جنگل میں اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا تو کیا ہوتا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکے منہ سے سوری سن مراد عالم نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا اور اگلے لمحے ہی ایسی گستاخ جسارت کی کہ زحلے کے اوسطان خطا ہونے لگے۔ مراد عالم کو پیچھے دھکیلتے وہ بے یقینی سے مراد عالم کو یوں دیکھنے لگی جیسے پتھر کی مورت ہو۔۔

"کیا ہوا۔۔"

ہنستے ہوئے مراد عالم نے اسکی جانب قدم بڑھائے کہ وہ مزید قدم پیچھے لینے لگی۔

آ۔۔ آپ اتنے بے شرم کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں بابا کو بتاؤں گی جو حرکت آپ نے ابھی کی۔۔"

روتے ہوئے دھمکی دی اسکی دھمکی پر مراد عالم نے فاصلہ ایک قدم میں سمیٹ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔ زحلے پوری زور آزمائی کر کے اسے دور کرنے کی جستجو میں تھی لیکن جلد ہی مراد عالم اسے قابو کر چکا تھا۔

"ابھی نہیں۔۔ کچھ مزید حرکتیں باقی ہیں اسکے بعد اپنے باپ کو تفصیلی بتانا۔۔"

کہتے ساتھ وہ پھر چہرے پر جھکنے کو تھا جب زحلے کو سسکتے دیکھ رک گیا۔

"میں اپنی بدتمیزی کی معافی مانگ رہی ہوں نہ پلیز یہ مت کریں۔۔"

exponovels

وہ آنکھیں میچ گئی۔ مراد عالم نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔وہ معصوم تھی اور شاید ان جذبات اور رشتوں کی نزاکت سے بھی ناواقف تھی۔۔۔۔۔خود پر پہرے بٹھاتے وہ چہرہ زحلے کے چہرے کے قریب لے گیا۔ہاں اپنے جزبات پر قابو پانا مشکل تھا جب وہ حلال رشتے سے اسکے سامنے کھڑی تھی وہ بھی اپنی تمام تر رعنائیوں سمیت۔۔۔اسکے ماتھے کو دھیرے سے لبوں سے چھوتے وہ پیچھے ہٹا اور سامنے صوفے پر جا بیٹھا۔

اس بار اپنے ماتھے پر لمس محسوس کرتے زحلے نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

مراد عالم یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے ہمیں،،،اپنے گھر جانا چاہیے آج،،، آپی کی بارات ہے۔۔"

وہ اپنی دھڑکنیں سنبھالتی ڈرتی مراد عالم کے سامنے گئی تھی کہ کہیں وہ دوبارہ اسکے ساتھ کچھ ایسا نہ کرے جو کچھ دیر پہلے کیا تھا۔

"یہ جگہ خطرناک نہیں ہے۔بلکہ میری پسندیدہ جگہ ہے۔"

exponovels

سگریٹ سلگاتے اس کے دلفریب سراپے کو پورے استحقاق سے دیکھا کہ پہلی بار مراد عالم کی نظروں کو اتنا گہرا دیکھ زحلے وہی چادر تلاشنے لگی جو کچھ دیر پہلے ہتھیار کے طور پر استعمال کی تھی۔

اسکی تلاش محسوس کرتے مراد عالم کی نظریں مزید اسکے دل نشین چہرے کو نہارنے لگی۔

exponovels

"میں سمجھی۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ آپکی پسندیدہ جگہ کیسے؟"

زحلے کو کچھ بری طرح کھٹکا تھا دل میں زور و شور سے ایک سوال مچل رہا تھا کہ کیا اسے یہاں مراد عالم کے کہنے پر لایا گیا ہے؟ دل نے شدت سے دعا کی کہ اسکا جواب منفی ہو۔۔

"تم جو سوچ رہی ہو اس کا جواب ہاں ہے زحلے۔۔"

وہ چلتا ہوا ایک بار پھر زحلے کے مقابل آیا۔

"پریشان مت ہو۔ سمجھو آج تمہاری بہن کے ساتھ تمہاری رخصتی بھی ہو گئی۔۔"

For more visit (exponovels.com)

استہزائیہ کہا۔۔۔زحلے کا دم گھٹنے لگا۔

"آپ مزاق کر رہے ہیں نہ مراد عالم۔"

کانپتے لہجے میں پوچھا۔

مراد عالم نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔میں نہیں منع کرونگی شادی سے۔می۔۔۔میں۔۔کر لونگی آپ "

"سے شادی پر ایسا مت کریں۔مجھے گھر جانا ہے۔۔

وہ رونے لگی تھی شاید اندازہ تھا کہ مراد عالم کا مقابلہ نہیں کرپائے گی۔

"تمہارے اعتراض کو میں کبھی خاطر میں لایا ہوں زحلے؟؟"

"نکاح بھی ہو چکا تھا اور آج رخصتی بھی ہو گئی۔۔

کندھے اچکائے۔

"ایسے کیسے ہو گئی۔۔۔بابا نے تو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔"

روتے ہوئے کہا۔

exponovels

کیسے بتاتے؟ انکو خود نہیں معلوم۔ کے انکی چھوٹی اور لاڈلی بیٹی رخصت ہو کر شوہر "دیس سدھار چکی ہے۔۔"

اسکی گردن کو چھوتے افسوس سے کہا کہ مراد عالم کے لمس پر جھرجھری محسوس کرتے وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

"ایسا مت کریں۔۔ سب کو لگے گا میں بھاگ گئی۔۔ میرے بابا کی عزت مٹی میں مل جائیگی اور۔۔۔"

وہ بولتے بولتے مراد عالم کی مسکراہٹ پر پتھرا گئی۔

"بولو بولو۔۔۔ میں سن رہا ہوں۔۔"

ہنستے ہوئے کہا۔ مراد عالم کے ایسے اطوار اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ اسکا شاطرانہ ہنسنا۔ چمکتی آنکھیں اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔

exponovels

آپ کو رخصتی کرنی ہے نہ آپ ویسے ہی کر لیں پر ابھی گھر چھوڑ دیں ورنہ میرے بابا کی "

بہت زیادہ بدنامی ہو گی لوگ نجانے کیا کہینگے۔۔۔ اب تو آپ کی بھی عزت ہوں نہ میں

" مراد عالم۔۔ آپ کی بھی عزت خراب ہو گی۔۔

پینترا بدلا۔۔

اسکی چالاکی پر مراد عالم کا قہقہ گونجا۔۔

بہت چالاک ہو تم زحلے،،، اور معصوم بھی،،، چالاک اس لیے کہ اپنی طرف سے "

پوری ہوشیاری دکھاتی ہو۔،،، معصوم اس لیے کہ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تمہاری

ہوشیاری کہاں کام آئیگی۔

" دوسری بات لوگ کیا کہینگے مجھے اس سے بالکل فرق نہیں پڑتا۔۔

سگریٹ نیچے پھینکتے قیمتی بوٹ تلے مسلتے وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

لیکن میرے بابا کو تو پڑتا ہے نہ فرق مراد عالم،،، وہ تو بدنام ہو جائینگے نہ۔۔ اور وہ اس "

" بدنامی کو نہیں جھیل سکتے۔۔

وہ چیخ پڑی تھی جبکہ اس کے چیخنے پر مراد عالم نے سخت ناگواری سے اسے دیکھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"یہی تو میں چاہتا ہوں کہ تمہارا باپ اتنا بدنام ہو جائے کے اسے منہ چھپانے کو جگہ نہ ملے اور تڑپ تڑپ کر مرے۔۔"

ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا کہ پہلے توز حلے بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی پھر اگلے لمحے ہی مراد عالم کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ یہ تھپڑ بالکل غیر متوقع تھا کہ مراد عالم چہرے پر ہاتھ رکھے زحلے بے یقینی سے زحلے کو دیکھنے لگا۔

"شرم نہیں آتی اتنی گھٹیا بکواس کرتے ہوئے۔"

چیختے مراد عالم کا گریبان پکڑا جسے لمحے میں جھٹکتے مراد عالم نے اسے اپنے ساتھ گھسیٹا۔

"چھوڑیں مجھے مراد عالم میں یہاں ایک پل نہیں رہو نگی۔۔ مجھے جانا ہے بابا کے پاس انکو دکھانا ہے آپ کا گھٹیا چہرہ۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مراد عالم کے ساتھ کھنچتی وہ پوری زور آزمائی کر رہی تھی لیکن مراد عالم کا مقابلہ کرنا نہ اسکے بس میں تھا نہ وہ کر سکتی تھی۔

جھٹکے سے بیڈ پر پٹختے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔

"تم نے مجھ پر ہاتھ کیسے اٹھایا زحلے۔۔"

کمرے کی ایک ایک چیز کو تہس نہس کرتے وہ جلال میں بری طرح چلا رہا تھا کہ اچانک سارا خوف زحلے کے چہرے پر سمٹ آیا اسے لگا ان چیزوں کی طرح مراد عالم اسے بھی توڑ ڈالے گا۔

بیڈ کے ایک کونے میں گھٹری بنتی وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی آواز کا گلا گھوٹنے لگی۔ دو منٹ تک مراد عالم کا بھیانک روپ دیکھنے کے بعد اس میں مزید ہمت نہیں تھی۔ آنکھیں بند ہوتے ہوتے مکمل بند ہو گئیں اور وہ بے ہوش ہوتی بیڈ پر گر پڑی۔ اس کے گرنے پر مراد عالم چونک کر پلٹا اور زحلے کو بے ہوش دیکھ زور سے صوفے پر لات ماری۔

"تم نے اس گھٹیا انسان کے لیے مجھ پر ہاتھ اٹھایا میں تمہیں معاف نہیں کرونگا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بیڈ کے دوسرے کنارے بیٹھ اپنا سر ہاتھوں میں تھامتے اپنی کنپٹی سہلائی جو بری طرح ٹیسیں مار رہی تھی۔

دس سے پندرہ منٹ بعد اسکے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے تو گردن موڑ کر زحلے کے بے ہوش وجود کو دیکھا پھر ایک گھٹنا بیڈ پر کرتے زحلے کے بے ہوش وجود کو اپنے قریب کھینچا۔

منظر کچھ یوں تھا کہ زحلے کا نچلا جسم بیڈ پر اور اوپری حصہ مراد عالم کی باہوں میں تھا۔
کمر پر ہاتھ رکھے زحلے کو اپنی باہوں میں لٹایا اور اسکے مٹے مٹے سے میک اپ کو بغور دیکھا۔

"کیوں میرے اعصاب پر طاری ہونے لگی ہو زحلے۔۔ میرا غصہ بڑھنے لگا ہے یہ سوچتے کے میں تم سے۔۔۔ہاشم کی بیٹی سے محبت کرنے لگا۔ کھنچنے لگا ہے میرا دل تمہاری طرف تمہیں چھونے کی چاہ کرنے لگا ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہتے کہتے وہ بے اختیاری طور پر زحلے کے چہرے پر جھکا اس کے نرم و گداز لبوں پر اپنے منہ زور جزبات کی چھاپ چھوڑنے لگا۔۔یہ منہ زور جزبات تھے جو اسے ہر حد پار کرتے اپنا ہر حق وصول کرنے پر اکسا رہے تھے اسی لئے اس کا یہاں سے نکلنا ضروری تھا۔

بہت ضروری۔۔۔ نہیں تو مراد عالم وہ کچھ کر گزرتا جس کو زحلے مراد عالم ابھی برداشت کرنے کی بلکل متحمل نہیں تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔"

وہ مہمانوں سے مل رہے تھے جب اپنے پیچھے مراد عالم کی آواز سنتے چونکے۔۔پلٹے تو دیکھا مراد عالم تھری پیس سوٹ میں بال سلیقے سے جمائے ہال میں موجود تھا۔

"مراد۔۔تم واپس کب آئے۔۔اور اچانک ہی بنا بتائے غائب ہو گئے تھے۔"

فوراً آگے بڑھتے مراد عالم کو سینے سے لگایا۔مراد عالم بھی بغیر کسی دیر کے آگے بڑھے انکے گلے ملا۔

"اور مراد بیٹا بزنس صحیح جا رہا ہے۔۔؟"

exponovels

ہاشم کے ساتھ کھڑے ان کے دوست نے بھی بات میں حصہ لیا۔

"ہاں بالکل انکل۔۔بہت بہترین چل رہا ہے۔۔"

مسکرا کر جواب دیا۔وہ بار بار ہاشم کے چہرے پر خوشی اور دمک دیکھ رہا تھا۔کتنا روشن تھا اس شیطان صفت آدمی کا چہرہ دوسروں کی زندگی اندھیر کر کے۔۔

تمہاری عزت اور خوشی میں نے نوچ نالی ہاشم تو میرا نام بھی مراد عالم نہیں میں تمھارا"

"وہ حشر کروں گا کہ تمہیں سر چھپانے کو ایک باریک کپڑا تک میسر نہ رہے گا۔

وہ ہاشم کا چہرہ سنجیدگی سے دیکھتے خود سے مخاطب تھا۔

ارے بھئی مانا تمہارا سسر بن گیا ہے پر بیوی نہیں ہے جو ایسے نہار رہے ہو میرے"

"دوست کو۔۔

اپنی دوسری جانب سے آتی آواز پر وہ چونک کر ہوش میں آیا اور قہقہ لگایا۔ہاشم بھی مسکراتا فخر سے اسے دیکھ رہا تھا جو اب بھتیجے کے علاوہ اب اسکا داماد بھی تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ کیا ہے نہ دراصل چچا سے ہی اتنی شدت کا لگاؤ ہے نہ کہ چچا کی بیٹی سے اسی بے پناہ "

"لگاؤ کی وجہ سے شادی کی کہ کبھی چچا سے دور نہ ہوں۔۔

مراد عالم کے جواب پر ہاشم کی چھاتی خوشی سے مزید پھول گئی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں مراد تم اچانک بنا بتائے کیوں چلے گئے تھے اور اب بنا بتائے واپسی۔۔"

ہاشم نے واپس بات کا رخ موڑا۔

پہلے اچانک ایک ضروری کام سے مجھے جانا پڑا تھا کہ مجھے بتانے کا بھی موقع نہیں ملا تھا۔ "

"اور پھر واپس اتنا ضروری کام پڑ گیا کہ اچانک ہی واپس آنا پڑا۔۔

ہاشم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب کونسا ضروری کام؟"

ہاشم کے سوال پر لاکھ نہ چاہنے کے باوجود مراد معنی خیزی سے ہنسا۔

میری بہن کی شادی ہے۔۔ اس سے ضروری کیا کام ہو سکتا ہے؟ اب تو ڈبل رشتہ ہو گیا"

"ہے۔

exponovels

اسکی زمہ دار طبیعت پر ہاشم کو ایک بار فخر ہوا جب دلہن کی گاڑی حال کے باہر رکی۔۔

لڑکیوں میں شور شرابہ ہونے لگا۔ سب دروازے کی جانب متوجہ تھے جبکہ مراد عالم

بھی اب مسکراتے دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"میری چاند۔۔"

انورہ کے پاس آنے پر ہاشم نے اسے سینے سے لگایا۔۔بلڈ رنگ لہنگے میں لمبی ٹیل پیچھے

تین لڑکیاں پکڑے کھڑی تھیں اور چہرے پر جالی کا گہرا سرخ رنگ کا آنچل گھونگھٹ

کی طرح چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپے ہوئے تھا کہ وہ جانتے تھے یہ یمان کا ہی حکم ہے

کہ اسکی بیوی کو اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں دیکھے گا۔

وہ مراد عالم کے سامنے بھی آئی تھی جب شفقت سے صاف دل سے مراد عالم نے دعا

دیتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ابھی انورہ کو اندر لے کر ہی گئے تھے جب بارات کی آمد کا معلوم ہوا۔ مراد عالم نے

پلان کے مطابق گھڑی میں وقت دیکھا۔ دھوم دھام سے بارات کا ویلکم ہوا۔ بزنس کی

دنیا کے جانے مانے لوگ یمان عنید اور ہاشم سردار کی جانب سے مدعو تھے۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"مراد مجھے زحلے نہیں دکھی۔۔"

ہاشم کی پریشان کن آواز پر مراد نے چونک کر انکی جانب دیکھا وہ پریشان سے لگ رہے تھے۔

"آپ جانتے تو ہیں وہ ایک لاپرواہ لڑکی ہے۔ تصاویر کی چکر میں یہیں کہیں ہو گی۔۔"

فلحال ابھی پلان کے مطابق وقت نہیں آیا تھا۔ جبھی ہاشم کو مطمئن کرنا چاہا۔

"مراد مجھے فکر ہو رہی ہے تم دیکھو زرا اسے۔۔ سارے مہمان بھی دلہن کی بہن کے متعلق۔ پوچھ رہے ہیں۔۔"

ہاشم کے کہنے پر مراد کے دل پر ٹھنڈی پھوار برسنے لگی۔

یہی تو وہ چاہتا تھا۔ یہی ڈر ہاشم کے چہرے پر دیکھنا چاہتا تھا۔

"آپ مہمانوں کو دیکھیں۔۔ میں زحلے کو دیکھتا ہوں۔۔"

exponovels

مراد عالم کے جواب پر وہ قدرے مطمئن ہوتے مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ایک طائرانہ نگاہ ہال پر ڈالتے وہ باہر نکل گیا۔

جیب سے سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبائی اور لائٹر سے سلگائی۔۔اسے بس انورہ کے نکاح ہونے کا انتظار تھا۔جیسے ہی نکاح ہوتا وہ اپنا کام شروع کر دیتا اور ہاشم کی عزت کی دھجیاں بکھیر دیتا۔اس لمحے اسے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ جو مہرا اسنے ہاشم کی بیٹی کو بنایا ہے وہ بے قصور ہے اور اب تو اسکی اپنی عزت ہے۔۔

قاضی آچکا تھا اور نکاح شروع ہو چکا تھا مراد عالم دور کھڑا انورہ کا نکاح ہوتا دیکھ رہا تھا۔

نکاح کے بعد آپس میں مبارک باد دی گئی۔انورہ اب تک گھونگھٹ میں ہی یمان کے برابر بیٹھی تھی۔۔

"زحلے کہاں ہے؟"

سب کو نظر انداز کرتا وہ اسٹیج پر جا کر ہاشم سے سوال کر رہا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سارے لوگ اس کے اچانک سوال پر انکی جانب متوجہ ہوئے۔ جنہوں نے زحلے کی غیر موجودگی پر اتنا غور نہیں کیا تھا وہ بھی اب سوالیہ نظروں سے ہاشم کو دیکھ رہے تھے۔

مراد۔۔"ہاشم نے حیرت سے اسے دیکھا جسکی آنکھوں میں غصے کا طوفان تھا۔"

کیا مراد؟ میں نے کہا تھا نہ اگر اس نے میری عزت کے ساتھ کھیلا تو انجام کی زمہ دار وہ خود ہوگی۔۔"

انگلی اٹھاتے وہ غصے سے بولا کہ گھونگھٹ کے پیچھے انورہ بھی اسکا یہ روپ پہلی بار دیکھتی حیران تھی۔ جبکہ ہاشم اسکے لہجے اور اس روپ کو کیا دیکھتے وہ تو زحلے کے نام پر لڑکھڑانے لگے تھے۔

"زحلے کہاں ہے مراد؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کرسی کا سہارا لیتے دل تھامتے پوچھا۔

"بھاگ گئی۔۔پالر سے موقع غنیمت جان میرے نام کو خاک میں ملا کر اپنے محبوب کے ساتھ فرار ہو گئی وہ۔۔"

مراد عالم نے آواز مزید بلند کی تھی کہ جو لوگ بے خبر ہیں وہ بھی متوجہ ہو جائیں اور اسکا مقصد پورا ہوا تھا۔ جبکہ اسٹیج پر بیٹھا یمان بمشکل ضبط کیے اسے دیکھ رہا تھا جو اسکی شادی میں تماشہ لگائے اسکے گیسٹس کو ایک ہاٹ ٹاپک دے رہا تھا۔

"مراد بھائی آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں زحلے ایسی نہیں ہے۔۔"

انورہ ضبط کا دامن چھوڑتے کھڑی ہوئی تھی۔ یمان نے اسے روکنا چاہا تھا جبھی اسکا ہاتھ سختی سے دبوچہ۔۔ گویا اشارہ تھا بات کو دبائے۔

"یہ میں بھی جانتا ہوں اور یہ بھی کہ زحلے کیسی ہے۔ اپنی مرضی سے گئی ہے وہ پوری پلاننگ کے ساتھ یقین نہیں آتا تو پوچھو اسکی دوست سے۔۔"

مہک جو ایک کونے میں پریشانی سے کھڑی سارا معاملہ دیکھ رہی تھی ایک دم گڑبڑائی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسے خود یقین نہیں آرہا تھا کہ زحلے ایسا قدم اٹھا سکتی ہے۔وہ زاہد کو پسند ضرور کرتی تھی لیکن زاہد سے کسی بھی قسم کے تعلقات نہیں تھے۔

اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ ضرور بتاتی لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اکیلی گئی تھی اپنی مرضی سے۔۔

ایک لمحے کے لیے باقی سب کی طرح اسے بھی مراد عالم کی بات سچ لگ رہی تھی۔کیا معلوم زحلے نے اسے بھی بے خبر رکھا تھا۔

"بتاؤ مہک۔۔زحلے اپنی مرضی سے پالر سے گئی تھی کہ نہیں۔۔"

مراد عالم کے سوال پر ناخن دانتوں میں دباتی وہ پریشانی سے سب کی نظریں اپنی جانب اٹھی دیکھتے مزید گھبراتی چہرہ جھکا گئی۔

"مراد بھائی یہ باتیں آپ اکیلے میں بھی کر سکتے ہیں سب کے سامنے۔۔"

وہ بول رہی تھی کہ یمان اسکی بات کاٹ گیا۔۔

پہلے ہی بہت تماشہ لگ چکا ہے۔مزید لگانے سے بہتر ہے آپ زحلے کو ڈھونڈنے کی "کوشش کریں۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

یمان کی بات پر مراد نے اثبات میں سر ہلایا پھر ایک نظر ہاشم پر ڈالی جو صوفے پر بیٹھے اپنے ہوش میں نہیں لگ رہے تھے۔

"میں زحلے کو کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالونگا اور اسکا انجام بہت برا ہوا۔۔"

انگلی اٹھاتے اس نے براہ راست ہاشم کو دھمکی دی اور تیزی سے قدم اٹھاتا ہال سے باہر نکل گیا۔

ہال کے اندر جو پتھریلے تاثرات سے وہ باہر نکلتے ہی موم ہو گئے تھے۔وہ پلان کے مطابق پہلی گیم جیت چکا تھا۔ہاشم کو بری طرح رسوا کر چکا تھا۔

"ہمیں اب رخصتی کرنی چاہیے۔۔"

سن بیٹھے ہاشم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے یمان نے اطلاع دی۔ہاشم اب تک صدمے کی کیفیت میں بیٹھا تھا۔یمان کے بتانے پر خالی نظروں سے یمان کو دیکھنے لگا۔

"میرے پاپا کی حالت ٹھیک نہیں۔۔میں آج آپ کے ساتھ نہیں چل سکتی۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ کی آواز پر پیچھے مڑتے یمان نے اسے آئی برو اچکاتے دیکھا۔

تمہارے گھر والے میری شادی کو ایک ہاٹ ٹاپک بنا چکے ہیں میری عزت کا بھرے" مجمع میں تماشہ لگایا ہے۔۔کل کے اخبار اور نیوز میں مرچ مصالحہ لگا کر یہ سب ڈسکس "ہو گا اور اب رخصتی سے انکار؟ تمہیں لگتا ہے میں اپنا مزید تماشہ بنواؤنگا۔۔؟

یمان کی بات اپنی جگہ درست تھی۔انورہ ہاتھوں کو آپس میں مسلتی پریشانی میں اپنے بابا کو دیکھنے لگی۔

"پاپا کو ضرورت ہے میری۔۔"

لب بھینچتے کہا۔یمان تمسخر اڑاتا مسکرایا۔

"ایک داماد تماشہ لگا کر جا چکا اب کیا چاہتی ہو دوسرا بھی لگائے۔۔؟"

واضح دھمکی تھی۔اس سے پہلے انورہ کچھ جواب دیتی ہاشم نے کھڑے ہوتے ان دونوں کو مخاطب کیا۔البتہ یمان کی دھمکی انورہ کو سر تا پیر سلگا گئی تھی۔

"یمان صحیح کہہ رہا ہے۔اب رخصتی کر دینی چاہیے۔۔"

exponovels

انورہ کو سینے سے لگاتے کئی آنسو انکی آنکھ سے ٹوٹ کر گرے۔انورہ بھی باپ کے سینے سے لگتی سسکیاں بھرنے لگی تھی۔یمان خاموشی سے ان دونوں کو دیکھتا گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا۔ تھا اور کوئی رشتہ ایسا نہیں تھا جس کے گلے لگ کر انورہ روتی۔ہاشم نے اسے سہارا دیتے گاڑی میں بٹھایا اور دعا دیتے رخصت کیا۔

اگرچہ یہ ایک سازشی شادی تھی پر جذبات خود بخود جڑ گئے تھے۔۔

"ماریہ تم تیار ہو؟"

ماں کی پکار پر جلدی سے وہ کمرے سے نکلنے لگی تھی کہ کچھ یاد آنے پر رکی۔

"گلابی لپ اسٹک جچتی ہے تم پر۔۔"

سلطان کی آواز کان میں گونجتے ہی اس نے مسکرا کر لپ اسٹک اٹھائی اور ہونٹوں پر سجا لی۔

exponovels

کل اسکی خالہ کا بڑا بیٹا حنان جرمنی سے لوٹا تھا۔ جس وجہ سے آج اسکی ماں اور چھوٹی بہن خالہ کے گھر ملنے جا رہے تھے۔ جب اس نے خبر سنی تو اس سلطان کا خیال آیا کہ وہ اس دیکھ کس قدر خوش ہوتا۔

اسے حنان سے ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ارادہ صرف سلطان کو جھٹکا دینے کا تھا۔ وہ آدھا تو سلطان کو خود کے پیچھے دیوانہ کر چکی تھی پر چاہتی تھی کہ سلطان کو اس کے سوا کسی کا ہوش ہی نہ رہے۔

"بس آگئی امی"

ڈوپٹہ درست کرتے وہ باہر نکلی تو اسکی ماں اسے گھورنے لگی۔

"اب ایسے کیا گھور رہی ہیں؟ اب کیا کر دیا میں نے؟"

نظریں چراتے پوچھا۔

"یہ لپ اسٹک کس خوشی میں لگائی ہے؟"

تیکھے تیوروں سے پوچھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اوہو اماں کیا ہو گیا۔ بڑی ہو گئی ہوں اب میں۔۔ ایک طرف میری شادی کی بات کرتی ہو دوری طرف لپ اسٹک لگانے پر بھی پابندی۔۔"

منہ بناتے کہا اور گھر سے باہر نکل گئی ورنہ کوئی بعید نہ تھی کہ اماں لپ اسٹک پونچھ دیتیں۔

باقی سارے راستے اس کی ماں وقتاً فوقتاً اسے لپ اسٹک ہلکی کرنے کا کہتی رہیں لیکن وہ نظر انداز کیے بیٹھی رہی۔۔

رکشہ عالیشان گھر کے بنگلے کے سامنے رکی سب سے پہلے ماریہ اتری اور جلدی جلدی قدم اندر کی جانب بڑھا دیے۔

"کدھر جا رہی ہو ماریہ رکو میرے ساتھ جانا۔"

ماریہ کو ماں نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن وہ رکی نہیں کہ اتنے بڑے گھر وہ لوگ رکشے میں سوار ہو کر آئے تھے اگر کوئی دیکھ لیتا تو کیا سوچتا۔۔

exponovels

چوکیدار اسے پہچانتے ہی دروازہ کھول چکا تھا۔وہ چہکتی ہوئی بھاگتی ہوئی اندر داخل ہورہی تھی کہ اندر سے باہر نکلتے حنان سے زور دار تصادم ہوا۔۔وہ لڑکھڑا کر اس سے پہلے زمین بوس ہوتی حنان نے برق رفتاری سے اسے تھاما۔

وہ بے اختیار حنان کو دیکھے گئی۔کھڑی مغرور ناک روشن پیشانی۔۔بڑی سیاہ آنکھیں اور گھنی پلکیں۔۔بلاشبہ وہ خوبصورت تھا۔کچھ یہی حالت حنان کی بھی تھی ماریہ کو پہلی نظر میں دیکھتے نظریں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔ماریہ کے اچانک پیچھے ہونے پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا۔

"محترمہ آپ کی تعریف۔۔؟"

حنان نے اسکا سرخ چہرہ دلچسپی سے دیکھا۔

"بہت بدتمیز ہو ماریہ تم۔۔گھر چلو تمہارے مزاج درست کرونگی میں۔۔"

ماریہ کی ماں غصے سے اندر داخل ہورہی تھیں پیچھے سے بولیں تو وہ آنکھیں میچتی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔حنان نے اسکی یہ دلفریب حرکت بغور دیکھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

السلام و علیکم خالہ۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔" انکو پہچانتے حنان آگے بڑھتے ان سے گلے ملا"

پھر ایک نظر نظریں جھکائے کھڑی ماریہ کو دیکھا۔

"یہ آپ کی بیٹی ہے خالہ۔۔"

پر شوق نظروں سے دیکھتے سوال کیا۔اس سے پہلے ماریہ کی ماں اس کی شان میں کوئی

قصیدہ پڑھنا شروع کرتی وہ تیزی سے اندر چلی گئی۔

"ہاں یہ افلاطون ماسٹر پیس میری ہی اولاد ہے۔"

بیزاری سے بولتی خالہ بھی اندر چلی گئیں اور ان کے پیچھے حنان بھی۔

حنان کی ماں نے گرم جوشی سے اپنی بہن کا استقبال کیا۔

ابھی گھر میں سلطان نہیں ہے ابھی ابھی باہر گیا ہے۔اگر معلوم ہوتا آپ لوگ آرہے"

"ہیں تو نہیں جاتا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سلطان کا نام سن کر ماریہ کو سلطان یاد آیا کہ وہ یہاں سلطان کی وجہ سے آئی تھی لیکن سلطان کو ہی فراموش کر چکی تھی۔ ایک نظر اٹھا کر اس نے حنان کو دیکھا تو وہ ایک طرف بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ فوراً نظروں کا زاویہ بدل گئی۔ باتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ حنان کی ماں نے درمیان میں اسے بھی مخاطب کیا جس کا مختصر جواب دیتی وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔ لیکن اپنے چہرے پر حنان کی ٹھہری نظریں وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی۔

جب اچانک کوئی دھپ سے اس کے برابر میں بیٹھا وہ چونک کر پلٹی تو دیکھا سلطان مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا۔ اسکی نظر سلطان سے ہٹ کر حنان پر گئی جس کے ماتھے پر اب بل پڑا تھا۔ وہ فوراً سلطان اور اپنے درمیان فاصلہ کر گئی جسے دیکھتے حنان دلکشی سے مسکرایا۔

سلطان کی توجہ بھی اب خالہ کی طرف تھی کہ وہ سب کے درمیان ماریہ کو کم دیکھتا تھا کہ چاہنے کے باوجود یہ دیدار کی خواہش سب کے سامنے پوری نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ مشرقی ماحول میں بڑا ہوا لڑکا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جبکہ حنان کی بے تکلف نگاہیں اسکی اور ماریہ کی ماں کی زیرک نگاہوں سے چھپی نہ رہ سکی تھیں۔

"تھینک یو۔۔"

سلطان کی آواز پر اس نے چہرہ موڑ کر سلطان کو دیکھا جو اب محبت پاش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نظر واپس سامنے اٹھی تو دل دھک سے رہ گیا کہ اب وہاں حنان نہیں تھا۔ اس نے پورے لاؤنج میں نظر گھمائی پر وہ جا چکا تھا۔ دل عجیب سے انداز میں مسوس گیا۔۔

"کہاں گم ہو؟ کیا پہلی بار اپنا ہونے والا سسرال دیکھ رہی ہو۔"

سلطان کی آواز پہ چونکتی وہ ہڑبڑائی۔۔

"نن۔۔ نہیں وہ بس۔۔ تم کیا کہہ رہے تھے۔۔"

سر جھٹکتے پوچھا۔

exponovels

"میں شکریہ کہہ رہا تھا کہ تم میرے گھر آئی۔۔یہ سرپرائز مجھے اچھا لگا۔۔"

اس کی باتوں پر ماریہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہ سکی۔

"اور دوسرے سرپرائز کے لیے بھی شکریہ۔۔"

اب کے ایک بار پھر ماریہ چونکی اور نا سمجھی سے سلطان کو دیکھنے لگی۔اس کے دل و دماغ ابھی صرف حنان کو سوچ رہے تھے اور وہ غیر ارادی طور پر حنان کو سوچ رہی تھی۔

"کونسا سرپرائز۔۔؟"

نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم نے یہ گلابی لپ اسٹک میرے لیے ہونٹوں پر لگائی ہے نہ؟"

دلکشی سے مسکراتے پوچھا۔ماریہ نے بے اختیار لبوں کو چھوا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ناراض تو نہیں ہو ماریہ مجھ سے۔۔بالکل بات نہیں کر رہی چپ چپ سی ہو۔۔"

exponovels

سلطان کو اس کی خاموشی پریشان کر رہی تھی۔اب تو حنان کے علاوہ باقی سب بھی باہر جا چکے تھے۔

”نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔ لیکن تم جانتے ہو میں دوسروں کے گھر۔۔“

سلطان اس کی بات درمیان میں کاٹ گیا۔

”یہ اب کسی اور کا نہیں تمہارا بھی گھر ہے۔ آخر ہونے والی بہو ہو۔۔“

ایک آنکھ دباتے چھیڑا لیکن وہ سر جھکا گئی اور پھر پورا وقت سلطان کو غائب دماغی سے سنتی ہوں ہاں میں جواب دینے لگی جو سلطان نے محسوس بھی کیا۔۔ لیکن اس کا حجاب سمجھتے خاموش رہا ورنہ جب وہ انکے گھر جاتا تھا تو وہ ایک لمحے کے لیے خاموش نہیں رہتی تھی اور سلطان صرف اسے سنتا تھا۔ لیکن فلوقت وہ اس بات سے انجان تھا کہ اسکی خاموشی کی اسکا تکلف اور حجاب نہیں بلکہ اسکا بڑا بھائی حنان ہے۔۔

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

exponovels

For more visit (exponovels.com)

خاندان میں کوئی تھا ہی نہیں اور مہمان سارے رخصت ہو چکے تھے۔ ملازمہ انورہ کو یمان کے کمرے میں بٹھا آئی تھی۔ سارے ملازمین کو نیگ دیتے وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔

سرشاری اور فتح کے زور سے چلتا وہ مسکراتا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا،، جو لڑکی اس پر تھوکنے کی بات کرتی تھی آج اسی کے انتظار میں اسی کی سیج سجائے اسکے کمرے میں اسکی آمد کی منتظر تھی،، اسی کے نام سے سجی تھی اور اسی کے نام سے منسوب ہو چکی تھی۔

یمان عنید کا دل سرشار اور دماغ اس قدر سکون میں تھا جیسے اس نے دنیا فتح کرلی ہو۔

پورا لاؤنج بھی گلاب کی پتیوں سے سجا تھا ہر طرف چھوٹی چھوٹی موم بتیاں اسکے مزاج و جاں کو مزید مہکا گئی تھیں وہ جو اسے ذلیل کرنے کے ارادے سے خوش تھا کہ اندر جا کر اسے اسکی حیثیت کا تعین کروائے گا لیکن اب سوچ یکسر بدل چکی تھی،، وہ اسکی تھی تو

exponovels

بھلاوہ اپنی ہی ملکیت سے کیا بدلا لیتا،،،وہ تو تبھی اونچی حیثیت والی ہو گئی تھی جب اسکے نکاح میں آئی تھی۔

دروازے کی ناب آہستگی سے گھماتے اس نے اندر قدم رکھا تو بھینی بھینی موتیا کی خوشبو نے اسکی خوش آمد کی لیکن جونہی نظر بیڈ پر پڑی ماتھے پر بل پڑا۔وہ تصور میں اسے اپنی سیج پر بیٹھا دیکھنے کا خواہش مند تھا لیکن بیڈ خالی تھا پورے کمرے میں نظر دوڑائی لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا بیڈ کے وسط میں بھاری کامدار دلہن کا ڈوپٹہ پڑا تھا،،ابھی وہ دوسری جگہ اسے تلاش کر ہی رہا تھا کہ جب انورہ تولیے سے چہرہ خشک کیے باتھروم سے باہر نکلی یمان پتھر بنا اسے دیکھنے لگا دل میں اچانک شعلے دہک اٹھے۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مسٹر یمان،،،،اوہ کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے تھے کہ میں اس جگہ (بیڈ کے وسط میں اشارہ کیا) بیٹھ کر آپ کا انتظار کرونگی،،چچ،،،چچ،،بہت معصومانہ سوچ ہے آپکی،،،"

exponovels

ہنستے ہوئے تولیہ بیڈ پر اچھالتے وہ پر سکون سی ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہوئی لیکن یمان کا وجود گویا آگ میں جھلسا گئی۔۔

جب اچانک وہ ہنستا ہوا آگے بڑھا اور عین اسکی پشت پر جا کھڑا ہوا اس سے پہلے وہ بہت اچانک اسکی کمر کو بازو سے جکڑتا انورہ جھٹکے سے ایک طرف ہوئی۔

سوچنا بھی نہیں یمان عنید،، کیا سوچ کر چھونے کی کوشش کی؟ کہ میں تڑپونگی مچلونگی" چھوڑدو چھوڑدو کرونگی۔۔

"،، بالکل نہیں انورہ ہاشم نام ہے میرا

وہ بول کر ٹھہری اور یمان کی ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں میں جھانکا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

پہلی غلطی آپ نے مجھے پہلی ملاقات میں معصوم سمجھ کر کی تھی اور،،دوسری مجھ سے "
"،،شادی کر کے کی جسکا اندازہ آپ کو پل پل ہر پل ہو گا

آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے کہا کہ یمان اسے دیکھے گیا وہ اس پر استہزایہ نظر ڈال کر پلٹنے لگی تھی کہ یمان نے اسے جھٹکے سے یوں دھکا دیا کہ وہ اگلے لمحے بیڈ پر اوندھے منہ گری وہ سیدھی ہوتے کھڑے ہونے کو تھی کہ یمان نے اسکے راستے مسدود کر دیے اور اسکے ارد گرد بازو رکھتے،،،اسکے اوپر جھکا۔۔

"ہاں تو اب کہو کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔مسز یمان۔۔"

اس سے بے بس کرتے مسکراتے ہوئے پوچھا۔وہ یمان کو غصے سے گھورنے لگی جو اپنے بھاری وجود سمیت اس پر قابض تھا۔

"کیا ہوا بولتی کیوں بند ہو گئی۔۔؟"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ سوال کیا کہ وہ بنا کچھ بولے چہرے دوسری جانب موڑ گئی کہ اب اسے پیچھے ہٹانا بھی اس کی توہین تھی۔

"میک اپ کیوں دھویا؟ جانتی تھیں نہ سب سے پہلے مجھے دیکھنا تھا۔"

یمان کی نظر اس کے چہرے سے ہوتی اس کی صاف شفاف گردن پر ٹھہر گئی۔ لیکن انورہ کی جانب سے کوئی جواب نہ ملا۔

تم نے میری اتنی خوبصورت شام خراب کر دی اپنی ہٹ دھرمی میں۔۔ بتاؤ کیا سزا دوں تمہیں انورہ یمان۔"

اس کے چہرہ کا رخ ہاتھ سے واپس اپنی جانب کرتے اس کا بے داغ چہرہ دیکھا۔ لیکن وہ بنا کوئی جواب دیے واپس چہرہ دوسری جانب کر گئی۔

انداز ایسا تھا کہ وہ یمان کو سن ہی نہیں رہی۔ اس کا اس طرح نظر انداز کرنا یمان کو غصہ دلا رہا تھا۔ جب وہ مسکرا کر بہت اچانک نیچے جھکا اور ہاتھ اسکی کمر پر لپیٹ کر دل کے مقام پر لب رکھے انورہ ایک دم بدک کے بری طرح مچل گئی۔

اتنی دیر سے جو خاموشی تھی وہ یک دم چیخوں میں بدل گئی۔۔

exponovels

"بے ہودی انسان چھوڑو مجھے میں تمہارا خون پی جاؤں گی"

غصے سے غراتے وہ چلائی۔ اس کے چیخنے کے ساتھ یمان کا قہقہ بھی گونجا۔

"اوہ تم زندہ ہو؟ میں سمجھا۔۔"

انورہ کے گھورنے پر بات درمیان میں ادھوری چھوڑ دی۔

ایسے مت دیکھو تم کوئی جواب نہیں دے رہی تھی تو میں سمجھا اپنی ہار کے صدمے "میں۔۔"

مزاق اڑاتا زہریلا لہجہ انورہ کو آگ کی بھٹی میں جلانے لگا جب اچانک چلائی۔

"میں نے کہا چھوڑو مجھے یمان۔۔"

اس کے چیخنے پر یمان نے کوفت سے آنکھیں بند کی۔

ابھی کچھ دیر پہلے کوئی کہہ رہا تھا تمہیں کیا لگتا ہے میں چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے کہوں گی۔۔"

اور اب واقعی کوئی چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے کہہ رہا ہے۔۔" بول کر قہقہ لگایا۔

انورہ کی سانس پھولنے لگی تھی اور وہ غصے سے یمان کو گھور رہی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں نے کہا تھا نہ تمہیں صرف میری طلب ہے۔ ہوس ہے تمہیں۔۔ تم ایک ہوس پرست مرد ہو سنا تم نے۔۔"

غصے سے غراتے کہا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔؟ تمہاری یہ باتیں مجھ پر اثر کرینگی؟ بالکل نہیں انورہ۔ میں کوئی بیوقوف نہیں ہوں جو تمہاری ان باتوں کو انا کا مسئلہ بنا کر اپنی شام برباد کرونگا۔۔ بہت بکواس اور پرانا طریقہ ہے خود کو بچانے کا۔۔ خیر۔۔۔ میں اپنے حق نہیں چھوڑتا۔"

کہتے ساتھ وہ انورہ کے چہرے پر جھکا پہلے انورہ کے ماتھے پر شدت سے لب رکھے پھر ماتھے سے اسکی دنوں آنکھوں کو لبوں سے چھوا کہ انورہ ایک دم ساکت ہو گئ لیکن جب یمان کے ہونٹ سفر کرتے اسکے دائیں گال تک پہنچے وہ بری طرح پھڑ پھڑانے لگی اور اپنی پوری جان یمان کو خود سے دور کرنے میں لگا دی۔ اس کی زور آزمائی کو یمان نے ناگواری سے ملاحظہ کیا جو اس کا اچھا خاصہ موڈ برباد کر رہی تھی۔

بہت اچانک اس کی ساری کوششیں ناکام کرتے یمان نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں جکڑے اور اس کے دونوں پاؤں اپنے پیر سے۔۔۔ انورہ کی حرکت ایک دم

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ساکت ہوئی اور وہ یمان کو پھیلی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔ انورہ کے وجود کو ساکت ہوتے دیکھ اس نے جیسے ہی انورہ کا چہرہ دیکھا پریشانی سے متحیر ہو گیا۔ اسکا رنگ اچانک سفید اور پیلا پڑنے لگا تھا۔ اور ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے اسکی ماتھے پر نمودار ہوئے اور آنکھیں یمان کے چہرے پر ساکت ہوتی خوف سے پھٹنے کو تھیں۔

انورہ کے چہرے پر اس قدر خوف دیکھ وہ پریشان ہوا تھا کہ یہ سب بالکل غیر معمولی تھا۔

"چچ۔۔ چھ۔۔ چھوڑو مجھے۔۔ چھوڑ۔۔ دو خدا کے۔۔ لیے۔"

وہ آنکھیں میچتی سر دائیں بائیں پٹخنے لگی۔

یمان ایک دم پیچھے ہوا۔ لیکن انورہ کی کیفیت نارمل نہ ہوئی بلکہ اب چہرے کے ساتھ وہ پاگلوں کی طرح بیڈ پر اپنے ہاتھ پیر مارتی زور سے چیخنے لگی تھی۔

"کوئی بچاؤ۔۔ ماما۔۔۔ ماما۔۔"

وہ پہلی بار انورہ کے منہ سے اس کا نام سن رہا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

،،انورہ کیا ہو گیا تمہیں،، تم ٹھیک ہو،، کچھ نہیں ہو رہا تمہارے ساتھ،، سب ٹھیک ہے" آنکھیں کھولو،، آئی سوئیر میں کچھ بھی نہیں کرنے والا تھا،،،بس تنگ کر رہا تھا میں "تمھیں۔۔

انورہ کا ہاتھ پکڑتے وہ گھبراتے ہوئے بولا کہ انورہ کی حالت بہت تشویش ناک تھی۔

"انکل بیڈ ٹچ کر رہے ہیں ماما۔۔۔پاپا۔۔پلیز سیو می۔"

اس کی آنکھوں سے قطار در قطار آنسو نکلنے لگی تھے۔وہ اچانک ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔وہ مزاق نہیں کر رہی تھی ناہی ناٹک وہ اس کی حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ انورہ کو پینک اٹیک ہوتے ہیں۔وہ کسی ٹروما کا شکار ہے۔کچھ نہ سمجھ آنے پر اس نے اچانک انورہ کو بازو سے پکڑتے کھڑا کیا اور زور سے جھنجھوڑتے چلایا۔

"انورہ۔۔"

یمان کے چلانے پر پٹ سے آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی۔اس کی آنکھوں میں اب بھی خوف تھا۔وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

exponovels

کوئی کچھ نہیں کر رہا تمہارے ساتھ،، سب ٹھیک ہے،،" انورہ کو بیڈ پر بٹھاتے وہ خود گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھا۔ لیکن وہ اب بھی خوف کے زیرِ اثر تھی اب یہاں اس کا باپ تو تھا نہیں جس کے بازوؤں میں سمٹ کر وہ اپنا خوف زائل کر لیتی اس لیے خاموشی سے آنسو روکتی پیچھے ہوئی ایک نظر یمان کو دیکھتے بیڈ پر لیٹتی سر تک کمفرٹر اوڑھ گئی۔

یمان نے افسوس سے اسکے کمفرٹر میں دبکے وجود کو دیکھا اور بیڈ پر رکھا اس کا ڈوپٹہ اٹھا کر ہینگ کیا اور انورہ کی باقی چیزیں سمیٹنے لگا۔ وہ جو اسے ملازمہ بنانے کی چاہ میں تھا اب خود اسکا کام کر رہا تھا۔

وارڈروب سے آرام ڈراؤزر اور سیاہ سینڈ بنیان نکال وہ واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد بال تولیے سے صاف کرتا باہر نکلا اور ایک نظر بیڈ پر لیٹی انورہ پر ڈالی تو اسے محسوس ہوا وہ کانپ رہی ہے۔۔ تولیہ صوفے پر اچھالتا وہ لائٹ بند کرتے بیڈ پر لیٹا اور انورہ کے اوپر سے کمفرٹر کھینچ اپنے اوپر لیے۔ انورہ نے جواباً کوئی ردِ عمل نہیں دیا جب دوبارہ اس نے ہاتھ بڑھا کر انورہ کا رخ اپنی جانب کیا اور اسے بھی اپنے قریب کھینچا۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا پر یمان وجہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ لیکن اتنا وہ جانتا تھا

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہ انورہ اس کی وجہ سے نہیں رو رہی کوئی اور بڑی وجہ تھی کچھ تو تھا جو اسے معلوم ہونا چاہیے تھا۔

انورہ کا سر اپنے بازو پر رکھتے اسے اپنے حصار میں لیے کمفرٹر درست کیا۔ اگر کوئی اور موقع ہوتا تو انورہ کبھی اس کے قریب نہ جاتی لیکن اس وقت اگر اسے یمان کی پناہیں نہ ملتیں تو وہ ساری رات خوف کے زیرِ اثر رہتی یمان کی پناہوں کی صورت میں اسے مضبوط سایہ ملا تھا۔

کچھ لمحے بعد ہی یمان کو اپنی بنیان انورہ کی مٹھی میں جکڑتی محسوس ہوئی۔ اور اس کے بعد اپنے سینے پر نمی کا احساس ہوا۔ وہ رو رہی تھی۔ یمان نے اس کی پیٹھ سہلائی۔

اور پھر آہستہ آہستہ کر اسکی سسکیاں بڑھنے لگیں اور وہ یمان کے سینے میں چہرہ چھپاتی ہچکیوں سے رونے لگی۔

"کچھ نہیں ہوا ہے میری جان،، سب ٹھیک ہے انورہ،،، میں ہوں نہ،،، کچھ نہیں ہو گا تمہیں،،،"۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ کی حالت کے زیرِ اثر وہ وجہ جانے بغیر انورہ کی پشت تھپکتا اسے سمیٹنے لگا لیکن اس نے پختہ ارادہ کیا تھا وہ کل ہی ہاشم سے ملاقات کرے گا۔ اور انورہ کے متعلق سب جانے گا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا میں ہوں۔۔"

انورہ کے سر پر بوسہ دیتے اسے خود میں بھینچتے وہ خود بھی آنکھیں موند گیا۔۔

"اب تو ہم اکیلے ہیں ماریہ تمہیں کمفرٹیبل ہونا چاہیے۔۔ تم آج کچھ عجیب بیہیو کر رہی ہو۔۔"

سلطان اس کے مستقل خاموش رہنے پر چوٹ کر رہا تھا۔ وہ لوگ اب لان میں چہل قدمی کر رہے تھے لیکن ماریہ کی غائب دماغی اب بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں بس ویسے ہی خاموش ہوں سلطان تم کچھ زیادہ محسوس کر رہے ہو۔۔"

مسکراتے ہوئے ٹالنا چاہا۔ پہلے جو سلطان کا آگے پیچھے گھومنا اسے اچھا لگتا تھا اب یہی

بات شدید کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

میرے پاس تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے اس کے بعد تم خوشی سے اچھل"

"پڑو گی۔۔

سلطان نے اسکا مزاج خوشگوار کرنے کے لیے بات کا آغاز کیا ورنہ اس نے سوچ رکھا تھا

کہ اچانک سرپرائز دے گا۔

"کیسی خوشخبری۔۔؟"

ماریہ نے قدم روکتے فوراً پوچھا۔

دیکھا۔۔ کہا تھا نہ موڈ ٹھیک ہو جائیگا۔ ابھی صرف سرپرائز کے نام پر تمہاری چہرہ"

"خوشگوار ہو گیا جب سرپرائز سنو گی تو۔۔۔

exponovels

"بات کو لمبا مت کرو سلطان۔۔ کیا سرپرائز ہے بولو۔۔"

بیزارگی سے وہ سلطان کی بات کاٹ گئی۔ سلطان کو اسکا بیزار لہجہ عجیب لگا۔ وہ پہلی بار ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی۔

میں آج امی سے ہمارے رشتے کی بابت بات کرونگا۔ اور پھر جلد ہم دونوں کی شادی"

"اور پھر تم ہمیشہ کے لیے میری نظروں سے سامنے رہو گی۔۔

محبت سے چور لہجہ۔۔ بے پناہ محبت لیے وہ ماریہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ ماریہ کی آنکھیں تاریک ہونے لگی تھیں۔

"کیا ہوا تم خوش نہیں ہوئی؟"

ماریہ کا بجھتا چہرہ دیکھ وہ کشمکش میں پڑ گیا۔

"سلطان۔۔۔ میں خوش ہوں۔ پر ابھی تم کسی سے اس متعلق بات نہیں کرو گے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تحمل سے کہا۔۔ کہتے ہوئے نظر لان میں داخل ہوتے حنان پر پڑی جو مسکراتا اندر چلا گیا تھا ساتھ ماریہ کے دل کا سکون بھی لے گیا تھا وہ اس دروازے کو دیکھنے لگی جس سے ابھی حنان اندر گیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔ کہاں کھو گئ؟ وہاں کیا دیکھ رہی ہو؟"

اس کی نظروں کا تعین کرتے پیچھے دیکھا تو ماریہ کو خالی دروازے کو دیکھتے پایا۔

"نہیں،،، کہیں نہیں میں بس یہ کہہ رہی تھی کہ ابھی تم اس متعلق کسی سے کوئی بات نہیں کرو گے،،"

ہونٹوں پر زبان پھیرتے کہا۔ اسے اچانک گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے فیصلہ کرنے میں بہت زیادہ جلدی کر دی تھی۔

"لیکن کیوں؟ ماریہ کیا برائی ہے جب سب کچھ طے ہے تو آج ہو یا بعد میں کیا فرق پڑتا ہے،،، مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

وہ سخت جھنجلایا۔ وہ تو سمجھا تھا ماریہ خوشی سے چیخ پڑے گی لیکن اس کے یہ انداز کچھ غلط ہونے کا الارم دے رہے تھے۔

exponovels

تم تحمل سے میری بات سنو سلطان،، ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ہمیں اس متعلق بات" کر کے؟ کچھ وقت گزرنے دو تاکہ معلوم ہو سکے اس لحاظ سے ہم ساتھ زندگی گزار بھی "سکتے ہیں یا نہیں؟

ماریہ کے سمجھانے پر سلطان نے لب بھینچے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے اگر تمہیں وقت چاہیے تو تم لے لو۔۔ جیسے چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔ میں کبھی تم" "پر زور زبردستی نہیں کرونگا ماریہ۔۔

وہ خود کے دل کو سمجھا چکا تھا کہ اس کے لیے ماریہ کی رضا اور خوشی زیادہ اہم ہے اس لیے مسکراتا ہوا بولا۔۔

"تم بہت اچھے ہو۔۔"

ماریہ مسکرا کر کہتی خود بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اور گہری سانس کھینچی۔ سلطان اسے دیکھے گیا کہ اسکا رویہ آج بدلا بدلا سا تھا۔ نادان دل کو کچھ بری کھٹک رہا تھا جو اس کی آنکھیں دیکھ نہیں پا رہی تھیں۔

exponovels

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

اگلے دن صبح اسکی آنکھ کھلی تو اپنے سینے پر وزن سا محسوس ہوا۔ چہرہ جھکا کر دیکھا تو انورہ اس کے سینے پر لیٹی تھی۔ اسکا سر کچھ اوپر یمان کے چہرے کی جانب رخ کیے ہوئے تھا اور ہونٹ ہلکے سے وا تھے۔ وہ گہری نیند میں تھی یمان اسے مسکراتا ہوا دیکھنے لگا۔

سالوں پہلے ایسی خوشگوار صبح ہوا کرتی تھی اور بچپن کے بعد آج یہ پہلی صبح تھی جو اس قدر خوبصورت تھی۔

ایک ہاتھ سے اس نے انورہ کے چہرے پر آتے بال پیچھے کیے اور تھوڑا سا آگے ہوتے اس کی ناک کو دھیمے سے لبوں سے چھوا جس پر ہر وقت لڑاکا عورتوں کی طرح غصہ رہتا تھا اور یمان کو اس کا یہی روپ پسند تھا۔ وہ لڑاکا سی لڑتی۔۔۔ جھگڑتی۔۔۔ اکڑتی اس کے دل کو بھاتی تھی لیکن کل رات جو روپ اس نے انورہ دیکھا تھا شاید وہ انورہ کی زندگی کا سیاہ رخ تھا اسکی خود کی زندگی کی ڈارک سائیڈ جیسے یمان کی اپنی زندگی کا ایک بھیانک پہلو تھا۔

”معصوم شیرنی۔۔“

exponovels

محبت سے اسے نہارتے ہلکے سے انگلی کی پوروں سے اس کے لبوں کو چھوا۔ کہ وہ نیند میں بے چین ہوئی۔

کیسے لوں میں تم سے بدلہ،، اتنی جلدی اور اتنی اونچی مسند پر تم نے قبضہ جمایا ہے انورہ" کے میں تمہارے عشق میں مکمل طور پر ڈوبنے لگا ہوں،، لیکن اتنی آسانی سے تو میں بھی "تمہیں نہیں بخشو نگا ورنہ ساری زندگی جورو کا غلام بنا کے رکھو گی۔۔

اس کے چہرے کے ہر ہر نقش کو اپنی انگلی سے چھوتے وہ خود سے مخاطب تھا جب نظر گھڑی پر پڑی۔۔

صبح کے نو بج رہے تھے آج سب سے امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔ اس نے ایک نظر اپنے سینے پر سوئی انورہ کو دیکھا اور آہستگی سے پہلے اسکی مٹھی سے اپنی بنیان نکالی پھر تکیے پر منتقل کیا۔

بیڈ سے اٹھنے سے پہلے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے کپڑے نکال کر باتھروم میں بند ہو گیا۔ بیڈ پر سوئی انورہ نیند میں اس کے لمس پر مسکراتی تکیے کو بانہوں میں دبوچ گئی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

****

تین دن ہو گئے تھے۔ سلطان گھر نہیں آیا تھا وہ اطلاع پہنچا چکا تھا کہ وہ کچھ مصروف ہے جلد آئیگا۔ اور اب ماریہ کو اس کی آمد کا انتظار بھی نہیں تھا۔ بلکہ جب سے وہ خالہ کے گھر سے آئی تھی خیال تھا تو صرف حنان کا۔ اب بھی چھت پر بیٹھی گم صم سی ریڈیو میں کوئی گانا سن رہی تھی جب کسی نے ریڈیو بند کر دیا۔

"پلیز اماں پریشان نہ کریں سننے دیں مجھے۔۔"

جھنجھلاتے ریڈیو کا بٹن دبایا البتہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا جب کسی نے واپس ریڈیو بند کر دیا اب کے وہ غصے سے پیچھے پلٹی لیکن اپنے عین پیچھے حنان کو دیکھتی دم سادھ گئی۔

"آ۔۔۔ آپ۔۔"

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ خوشی کا اظہار کرے یا حیرت کا۔

"ہاں میں۔۔"

حنان ہنستے ہوئے چارپائی پر اس کے برابر بیٹھا۔

exponovels

"آپ یہاں کیسے ؟میرا مطلب۔"

انگلیاں مروڑتی وہ کچھ گھبرائی سی تھی۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔اس کی گھبراہٹ دیکھ حنان مسکرانے لگا۔

"بیٹھ جائو ماریہ۔۔اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔"

حنان کے کہنے پر وہ شرمندہ ہوتے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی اس کا دل پسلیاں توڑتے باہر نکلنے کو تھا۔

"میں یہاں ایک خاص بات کرنے آیا ہوں۔۔۔میں بہت اسٹریٹ فارورڈ انسان ہوں گھما پھرا کر بات کرنا نہیں جانتا۔۔۔دراصل میری ماما نے فون پر بھی ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی کہ اگر مجھے کوئی لڑکی پسند ہے تو انہیں بتادوں ورنہ وہ میرے لیے خود لڑکی ڈھونڈینگی۔ وہ میری شادی جلد کرنا چاہتی ہیں۔تو میں بھی راضی تھا۔اب جب یہاں آیا ہوں تو پہلی نظر میں تم مجھے پسند آئی ہو۔میری ماما بھی راضی ہیں اور میں بھی۔اگر آپ کی رضامندی ہو تو ماما خالہ سے بات کرینگی۔۔"

exponovels

بہت سلجھے ہوئے انداز میں دوٹوک کہا کہ وہ حیرت سے پھیلی آنکھوں سے حنان کو دیکھنے لگی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو اگر تمہاری رضامندی نہیں ہے تو میں انکار۔۔"

اسکی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ ماریہ ایک دم نفی میں سر ہلاتی ٹوک گئی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے،، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ،، امی سے بات کر لیں۔۔"

وہ بولتے ہوئے نظریں جھکا گئی۔

"اوہ یقین کرو میرے دل سے ایک بوجھ اتر گیا۔ مجھ ڈر تھا کہ کہیں تم انکار نہ کر دو۔۔"

حنان کے کہنے پر اس کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔

"ماریہ میں کنزرویٹو مائنڈ کا بندہ نہیں ہوں،،،۔ لیکن کیا تمہارے اور سلطان۔۔"

وہ بادل نخواستہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گیا کہ ماریہ کے چہرے کا رنگ زرد پڑنے لگا۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔ بالکل ایسا نہیں ہے۔۔ میں اور سلطان صرف اچھے دوست ہیں بس۔۔ اور کچھ نہیں۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اس کا لہجہ جملے کے آخر میں پھیکا ہو گیا۔دل نے اس جھوٹ پر ایک چور سی شکایت کی پر وہ خود غرضی سے ڈپٹ گئی۔

تو پھر وہ روز روز۔میرا مطلب ماما بتا رہی تھی وہ کالج کے بعد تمہارے ہی گھر ہوتا ہے "زیادہ تر۔۔" وہ آزاد ذہن کا مالک تھا۔ماریہ کو پسند کرنا اپنی جگہ لیکن اگر وہ سلطان کی محبت یا پسند ہوتی وہ اپنے قدم پیچھے لے لیتا ویسے بھی اس کے لیے لڑکیاں خود راہوں میں پلکیں بچھاتی تھیں۔

جب کے اس کے اس سوال پر ماریہ پریشان ہونے لگی کہ یہ تو سچ تھا سلطان ہر وقت یہیں پایا جاتا تھا اور یہ سوال آج نہیں تو کل اٹھنا ہی تھا وہ پریشانی سے جواب ہی سوچ رہی تھی جب اس کی نظر چھت پر کھڑی نیہا پر پڑی جو اپنی چھت سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی فوراخوشی سے ماریہ نے اس کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا۔۔؟"

exponovels

حنان نے اس کے انگلی کے اشارے کے سمت ایک لڑکی کو دیکھا جو حنان کے دیکھنے پر ایک دم گڑبڑائی۔

"یہ ہے وہ وجہ جس کی وجہ سے سلطان یہاں آتا ہے۔۔"

ماریہ نے چور دل سے بتایا۔۔حنان خوشی سے کھڑا کیا۔

"اوہ مائی گاڈ۔یہ تو چھپا رستم نکلا۔۔"

حنان قہقہ لگا کر ہنسنے لگا جب کہ ماریہ ہنس بھی نہ سکی۔۔دل ملامت کر رہا تھا اور وہ مستقل اپنے دل کو سمجھا رہی تھی کہ اس کی زندگی پر اس کا حق ہے وہ ہمسفر اپنی مرضی سے چن سکتی ہے۔۔حنان کو ہنستا دیکھ وہ تیزی سے چھت سے نیچے اتر گئی ماریہ کو یوں بھاگتے دیکھ حنان گہرا مسکرایا۔

پاگل لڑکی۔۔تو سلطان میاں اس لیے خالہ کے گھر کے چکر لگتے تھے کہ یہاں محبت کر "بیٹھے ہیں آپ۔۔

نیہا کی خالی چھت کو دیکھتے اور ریڈیو آن کرتے وہیں چارپائی پر دراز ہو گیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ماریہ نیچے اترتی خاموشی سے چھپ کے امی کے کمرے کے باہر کھڑی ہو گئی۔۔۔غرض اندر کی باتیں سننا تھا۔اندر رشتے کے متعلق ہی بات چل رہی تھی جب اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوا۔اسکی ماں اسکے اور حنان کے رشتے پر اعتراض کرتی سلطان اور ماریہ کے رشتے کی بابت کہہ رہی تھی۔

لیکن جلد ہی اس کا دل مطمئن ہو گیا جب حنان کی ماں نے اسکی ماں کی بات کی تردید کرتے کہا کہ حنان کی پسند جاننے کے بعد کیسے اس کی پسند کی لڑکی کی وہ چھوٹے بھائی کے لیے لا سکتی ہیں۔۔جواباً اس کی ماں خاموش ہو گئی تھی۔وہ بھی مطمئن سی اپنے کمرے میں چلی گئی۔اس وقت اس کا دل سلطان کے ساتھ غلط کرنے پر اسے ملامت کر رہا تھا پر ابھی وہ سلطان کو سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔وہ دوبارہ کمرے سے باہر نہ نکلی اس کی بہن نے بتایا تھا کہ حنان بھائی بلا رہے ہیں پر شرم سے اس کی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ باہر جائے۔خالہ ہی کمرے میں آکر اسے پیار کر کے چلی گئی تھیں۔شام جب وہ کمرے سے

exponovels

باہر نکلی تو اسے امید تھی کہ اس کی ماں اس کا منہ میٹھا کروائیگی لیکن یہ سنتے اس کے ماتھے پر بل پڑا کہ اس کی ماں نے ابھی بھی سوچنے کے لیے وقت مانگا تھا۔

"ماریہ مجھے حنان تمہارے لیے مناسب نہیں لگتا۔ بچپن سے باہر ملک رہا ہے نجانے کیسے مزاج کا ہو گا کیسی فطرت کا مالک ہو گا۔ میں نے ہمیشہ سے تمہاری نظر سے سلطان کو داماد کے روپ میں دیکھا ہے۔۔اور وہ تم سے محبت بھی بہت کرتا ہے میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا ہے۔۔"

اسکی ماں اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی جبکہ وہ سلطان کے محبت نامے پر شدید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔

"اگر واقعی آپ نے سلطان کی آنکھوں میں میرے لیے محبت دیکھی ہے تو آپ کی نظریں بہت کمزور ہیں اماں۔۔ ایک کام کریں نظر کا چشمہ لگالیں۔ وہ مجھ سے نہیں نیہا سے محبت کرتا ہے اور روز یہاں آتا بھی نیہا میڈم کے دیدار کے لیے ہے۔۔"

exponovels

غصے سے کہتی وہ کمرے میں بند ہو گئی۔۔ جبکہ اپنی ماں کو پیچھے حیران چھوڑ گئی۔ پھر جو وہ چاہتی تھی وہ ہوا۔۔

اس کی ماں نے حنان کے رشتے کے لیے ہاں کر دی تھی۔

وہ بہت خوش تھی۔ سلطان کو بالکل اپنی زندگی سے نکال دیا تھا کہ اب اسے سوچنا بھی کوفت میں مبتلا کرتا تھا۔

دو دن گزر گئے تھے خالہ نے ڈائریکٹ نکاح کا کہا تھا۔ اسے اور اس کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ وہ چھت پر گنگناتی کپڑے سکھا رہی تھی جب سلطان چھت پر آیا۔ سلطان کو دیکھ اس کا دل ڈوب کر معدوم ہوا لیکن وہ اپنے تاثرات چھپا گئی۔ وہ سفاکی کی انتہا پر تھی۔ سلطان کی لاکھ حجت بحث اور آنسو اس کا دل موم نہیں کر سکے تھے۔

لیکن سلطان کے آخری جملے اس کے دل پر نقش ہو گئے تھے کہ۔

"محبت خوش نصیبوں کے در پہ دستک دیتی ہے اور پھر جو اس کو ٹھکرا دے تو تا حیات ہر در سے ٹھوکر ہی کھاتا ہے۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

ماریہ اور حنان کی شادی ہی اس کے دل پر ایک ایسا زخم تھا جس کے بھرنے کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا تھا وہ تو وقت کے ساتھ بھرتا جانا تھا لیکن دوسرا زخم جو ماریہ نے اسے دیا تھا وہ اس کا سب سے بڑا جھوٹ تھا کہ وہ نیہا سے محبت کرتا ہے اس کے اسی جھوٹ کی وجہ سے نیہا اور اس کی شادی بھی ماریہ اور حنان کی شادی کے ساتھ تھی۔ اس موقع پر سب خوش تھے سوائے سلطان کے۔۔ وہ حیران تھا کہ بھلا کوئی اتنا پتھر دل اور سفاک کیسے ہو سکتا ہے؟ ماریہ کیسے اتنی خود غرض ہو سکتی ہے۔۔

شادی بھی ہو گئی تھی اور نئی زندگی کی شروعات بھی شادی کے شروع کے دن پورے گھر میں ماریہ کی کھنک گونجتی تھی۔ اور یہ کھنک اندر ہی اندر سلطان کے دل کو کھا رہی تھی کہ اس ظالم اور سفاک لڑکی کو خوش دیکھ بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر پایا تھا نہ ہی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اس کی محبت کو دل نکال پایا تھا۔ بلکہ اسکی محبت تو دن بدن بڑھتی چلی جارہی تھی۔۔ ماریہ کی کچھ عرصہ پہلے دی گئی دعا بددعا کی صورت اسے لگی تھی۔

شادی کے ایک سال بعد نیہا کنسیو کرنے لگی۔ یہ خوشی کی خبر پر سب خوش ہوئے۔" سوائے نیہا کہ۔۔ کہ یہ اولاد بھی زبردستی کی تھی۔ اسکا شوہر اس کے قریب بھی ماریہ کے تصور سے آتا تھا اور یہ اولاد کی خبر پر بھی اسے وہ خوشی نہیں ہوئی تھی۔ وہ جو ماریہ سے پہلے ہی جلتی تھی اب دل میں ماریہ کی نفرت بڑھتی چلی جارہی تھی۔۔ ایک سال بعد سلطان کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام انورہ رکھا گیا۔ اسی دوران ہارٹ اٹیک سے ماریہ کی والدہ گزر گئیں۔ اور سر سے دعاؤں کے حصار کا بادل ہٹنا تھا کہ ماریہ کے برے دنوں کا آغاز ہوا کہ اسے حنان کی بری عادات کا علم ہونے لگا۔ لیکن وہ یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتی تھی اس کے پیچھے بھی ایک بڑی وجہ تھی کہ وہ سلطان کے سامنے جھکنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں استہزاء نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ پچھتا رہی ہے۔۔" اسی لیے وہ حنان کی ہر غلطی کو تحمل سے

exponovels

برداشت کرتی محبت سے ڈیل کر رہی تھی۔شادی کے چھ سال بعد جب اسے پہلی خوشی ملی تھی جب وہ امید سے ہوئی لیکن حنان وہ بھی چھین چکا تھا۔اور پھر ماریہ کا زوال انتہا پکڑ گیا تھا اسکی خود غرضی اسے ہی لے ڈوبی تھی۔جب اس پر سب سے بڑا راز آشکار ہوا جسے دیکھتے اسکی ساس بھی چل بسیں۔کہ حنان پہلے سے شادی شدہ تھا اس نے ایک انگریز جولیاء سے جرمنی میں شادی کی تھی۔اور اس سے ایک آٹھ سال کا بیٹا تھا بھی تھا جس کا نام جیکب تھا۔۔

سرشاری سے قدم واپس گھر میں رکھ کر دروازے اندر سے لاکڈ کیا اور سکون سے صوفے پر ڈھے گیا۔آج اسکے دل کو حقیقتاً قرار آیا تھا سینے میں جلتی آگ ٹھنڈی پڑ رہی تھی۔کس طرح بے بس کیا تھا اس نے ہاشم کو۔۔

"یہ یہاں نہیں رہے گا تم فکر مت کرو میں اسے اوفورنیج بھجوادونگا۔"

exponovels

حنان کی آواز نے اس ننھے بچے کو خوفزدہ کیا تھا کہ وہ تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میں کہیں نہیں جاؤنگا۔۔میں پہلے وہاں گیا ہوں وہ لوگ بہت برا سلوک کرتے ہیں۔۔"

مراد نے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔کچھ دیر پہلے جو عورت اس کے وجود کو لے کر تماشہ کھڑا کر رہی تھی۔اسکی ذات پر سوال اٹھاتے ذلیل کر رہی تھی وہ اب حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ صرف آٹھ سال کا تھا۔

"تمہاری ماں کو تو تمہاری پرواہ نہیں۔۔کرنی تھی تو اسکی زندگی عذاب کرتے یہاں کس حیثیت سے آئے ہو نہیں مانتا میں تمہیں اپنا بیٹا۔نجانے کس کے گناہ کو میرے نام سے چھوڑ رکھا ہے۔۔"

اس نے کبھی اپنی ماں کو بھی اتنا سفاک نہیں پایا تھا جتنا باپ کو دیکھ رہا تھا۔اسکی ماں تو دوسری شادی کر کے اپنی زندگی میں مگن ہو چکی تھی۔اس کی زندگی میں مراد عالم کی ذات اضافی تھی اسی لیے اسے یتیم خانے میں چھوڑ پلٹ کر نہ دیکھا تھا لیکن ایک مہربانی

exponovels

ضروری تھی کہ اسے باپ کا ایڈریس دے دیا تھا اس کے باپ کی پہچان دے دی تھی۔

وہ چہرے میں حنان سے مشابہت رکھتا تھا۔

ہاں صرف اسکی ماں انگریز تھی اسلیے اسکا رنگ گورا تھا اور آنکھیں سرمئی۔ لیکن اسنے نقش اور کشش حنان سے چرائی تھی۔

"آپ نے اور ماما نے مجھے پیدا ہی کیوں کیا اپنی خوشی حاصل کر کے مجھے پھینک دیا۔"

وہ انگریزی بولتے چلایا تھا۔ وہاں سب ساکت کھڑے تھے۔ اسکی سوتیلی ماں بھی جو اسکے باپ سے اسکے متعلق پوچھتے چلا رہی تھی اب آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے حنان کا بھاری ہاتھ اسے فرش پر ڈھیر کر گیا۔

"حنان پاگل ہو گئے ہیں آپ۔"

ماریہ چیختی حنان اور اس کے درمیان آئی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کیا سامنے سے ہٹو ماریہ میرے۔۔"

"یہ یہاں آیا کیسے میں نہیں مانتا اسے اپنی اولاد۔۔

سلطان نیہا اور گھر کے باقی سب یہ تماشہ خاموشی سے دیکھ رہے تھے کہ وہ لوگ کم ہی حنان کے معاملے میں بولتے تھے۔

کیا چاہتے ہیں حنان آپ ؟اور کتنے لوگوں کے ساتھ ظلم کرینگے۔اولاد ہے وہ آپ کی" آپ کے ماننے اور نا ماننے سے فرق نہیں پڑتا۔۔میری اولاد کو قتل کیا وہ سمجھ آتا ہے کہ وہ دنیا میں ہی نہیں آیا تھا اس لیے آپ کی انسانیت مر گئی۔ لیکن یہ تو جیتا جاگتا انسان ہے "کیا رحم نہیں آپ کے دل میں۔۔

تیزی سے بہتے آنسوؤں کو جھٹکتے ماریہ اپنی پوری قوت سے چلائی۔۔ایک کے بعد ایک تکلیف۔۔حنان کی ذات سے اسے ازیت کے سوا کچھ نہیں ملا تھا۔ایک واحد بھرم جو اس نے لوگوں کے سامنے قائم رکھا تھا کہ وہ خوش ہے آج وہ بھی ٹوٹ گیا تھا سب کے سامنے یہ حقیقت سنتے کہ وہ حنان کی دوسری بیوی تھی۔پہلی شادی حنان اپنی کالج

exponovels

لائف میں ہی جرمنی میں اپنی کلاس فیلو اور گرل فرینڈ جولیا سے کر چکا تھا۔ اور بائے مسٹیک انکی ایک اولاد بھی ہو گئی تھی جس کا نام جولیاء نے جیکب رکھا تھا۔ اسکی پیدائش کے کچھ وقت بعد ہی ان دونوں کا دل ایک دوسرے سے بھر گیا تھا اور وہ طلاق لے کر الگ ہو چکے تھے۔ درمیان میں لٹک جانے والی ذات جیکب کی تھی۔۔

ماریہ میں تمہاری غلط فہمی دور کر دونگا تمہیں سب سمجھاؤنگا لیکن پہلے میں اسے واپس بھیج دوں مجھے اس کا وجود اپنے گھر میں برداشت نہیں ہو رہا۔ یہ جولیاء کی سازش ہے میرے خلاف وہ واپس میری زندگی میں۔۔۔"

"مجھے میری اولاد واپس چاہیے حنان جس کو آپ نے فرعون بنتے قتل کر دیا۔ پھر بعد میں کسی چیز کا مداوا کرنا۔۔"

اسکی بات پر حنان کو جھٹکا لگا تھا سب حیرت و بے یقینی اور افسوس و ملامت سے حنان کو دیکھ رہے تھے۔ غصے میں ماریہ اسکا گناہ بیچ بازار کھول چکی تھی۔

"ماریہ۔۔"

exponovels

حنان نے سنجیدگی سے پکارا اشارہ تھا خاموش رہو۔

"میں چپ ہیں رہونگی حنان۔ یہ یہیں رہے میرے ساتھ۔۔"

اس عورت کو ڈھال بنتے دیجھ جیکب فورا اس کے پیچھے ہوا تھا کہ امید کی ایک کرن جگمگائی تھی۔

واؤ ویل پلیڈ۔۔ تم لوگ سب مل کر میرا سکون برباد کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔۔ رہو تم اس کے ساتھ اور کرلو اپنے دل کی آگ ٹھنڈی۔۔ لیکن جب تک یہ یہاں سے دفع نہیں ہو جاتا میں واپس نہیں آؤنگا۔" کہتے ساتھ حنان گھر سے نکل گیا۔ اور واقعی اس کے بعد سے وہ واپس نہیں آیا شاید ماریہ کو چھوڑنے کا بہانہ چاہیے تھا جو مل گیا تھا۔ لیکن اس سب میں فائدہ جیک اب کا ہوا۔

ماریہ نے اس کا نام مراد رکھا۔ کہ اس نے اولاد کے لیے بہت مرادیں مانگی تھی پر ایک پریگنینسی ضائع ہونے کی وجہ سے دوبارہ بہت پیچیدگیاں آگئی تھیں۔

اسکی مرادیوں پوری ہوگی ماریہ کو اندازہ نہیں تھا۔ لیکن زندگی ایک اور غم دے گئی تھی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکانام مراد حنان عالم تھالیکن اسے دنیامیں دوہی لوگوں سے سب سے زیادہ نفرت تھی ایک حنان سے جو اسکا باپ تھا دوسری اسکی ماں جولیاء جس نے اسے جنم دیا تھا۔لیکن "اسے اپنے نام سے عشق تھا۔اسے اپنانام دنیامیں سب سے پیارالگتا تھا" مراد عالم کیونکہ یہ نام اسے ماریہ نے دیا تھا۔اسکی زندگی میں آنے والی واحد ہستی جس نے اسے بے لوث اور مخلص محبت سے پالا تھا۔اگر کوئی اس سے پوچھتا اس کی نظر میں دنیا کا سب سے خوبصورت رشتہ کونسا ہے تو وہ سوتیلی ماں کا بتاتا۔

صوفے پر بیٹھے مراد عالم اس حسین چہرے کو سوچ رہا تھا جس سے آج بھی وہ دنیامیں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ماریہ۔۔۔!

سر جھٹکتے وہ کھڑا ہوا۔ماریہ کی یاد اسے رلا دیتی تھی اور وہ ابھی رونا نہیں چاہتا تھا اس کے بوٹ اتارتے کمرے کی طرف بڑھا۔جب زحلے کا خیال آیا۔

کمرے میں داخل ہوا تو وہ اب بھی ویسے ہی سو رہی تھی جیسے وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔خود سے لاپرواہ وہ آہستگی سے چلتا اس کے برابر میں بیٹھا اور کمرے کے پھیلاوے کو دیکھتے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

لب بھینچے۔اسے اپنے رویے کا احساس ہوا۔وہ نازک جان کہاں اس کا غصہ برداشت کرنے کی سکت رکھتی تھی..

اس کے برابر بیٹھتے ہی مراد عالم کا فون بجا۔اسکرین پر اپنی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔فون کاٹتے مراد عالم نے اسے سوئچ آف کرتے ایک طرف رکھ دیا اور خود زحلے کے قریب ہوا۔

"سوری میری جان۔۔"

زحلے کا سر اپنے بازو پر رکھتے اس کا ماتھا چوما اور کمر میں بازو حائل کرتے اسے خود سے قریب کیا۔خوشبوؤں میں بسا اس کا ہوشربا سراپا مراد عالم کے حواس معطل کرنے لگا تھا کہ وہ زحلے کی آغوش میں گم اپنی حدود توڑنے لگا تھا۔اسکے ہاتھوں کو اپنی ہتھیلیوں میں قید کرتے مراد عالم نے اس کی بند آنکھوں پر لبوں سے چھوا۔۔پھر اس کی کان کی لو کو ہونٹوں میں دباتے اس کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔وہ بند آنکھوں سے زحلے کے وجود میں گم ہونے لگا تھا۔۔

"مراد اپنے انتقام میں زحلے اور انورہ کو مت توڑنا وہ معصوم ہیں۔۔"

کانوں میں ایک جملا گردش کرنے لگا وہ جھٹکے سے زحلے سے دور ہوا۔

exponovels

زحلے بے ہوش تھی لیکن وہ تو ہوش میں تھا نہ؟ وہ یہ ظلم کیسے کر سکتا تھا اس کا بدلہ ہاشم اور اس کے دوست سے نکلتا تھا اور وہ پورا کر تو رہا تھا اپنا انتقام اس میں زحلے کو توڑنا لازمی تو نہیں تھا۔

میں تمہیں ہاشم سے چھین لونگا زحلے۔ میں چرا لونگا تم کو ہاشم سے تم اب صرف مراد عالم کی ہو۔ تم میرے پاس قید رہو گی۔۔ میری ماں نے تمہیں میرے لیے چنا تھا تم صرف مراد عالم کی ہو۔۔ میری محبت اور میرا جنون۔۔ میں اب تمہیں کبھی ہاشم یا کسی دوسرے کے سامنے بھی نہیں جانے دونگا جب تک میں زندہ ہوں۔۔ تمہیں اپنی ذات "میں قید کر لونگا۔۔"

زحلے کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے وہ زحلے سے عہد کر رہا تھا۔

لیکن میں تمہیں توڑونگا نہیں۔۔ نہ ہی تمہیں ازیت دونگا۔۔ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا" ہے۔۔ تم مراد عالم کی ہو اور مراد عالم اپنوں کو نقصان نہیں پہنچاتا پر اپنوں کو بھی کچھ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

قربانی دینی پڑتی ہے جیسے تم دو گی۔۔ تمہیں چھوڑنا پڑے گا سب کچھ۔۔ مراد عالم کا ہونا

"پڑے گا،،، صرف اور صرف میرا،، میں تمہیں اپنی محبت سے موڑ لونگا۔

اس کے ہاتھ کی پشت اپنے گال پر سہلاتے مراد عالم آنکھیں موند گیا۔

تمہاری قربت نشہ ہے زحلے لیکن میں تمہاری بے خبری کا فائدہ نہیں اٹھاؤنگا۔ میں"

تمہیں وقت دونگا کہ تم مجھے سمجھو اور اس رشتے کو بھی سمجھو۔۔ جب تک تمہارے

"قریب آنا تمہارے پاس آنا ہم دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔۔

آخر پر اس کے گال پر ہونٹوں کے قریب بوسہ دیتے وہ اپنا سامان کمرے سے سمیٹنے لگا۔

اور ایک آخری نظر کمرے میں ڈال کمرے سے نکل گیا۔

****

exponovels

For more visit (exponovels.com)

صبح دس بجے کے قریب دروازے پر دستک ہونے سے انورہ کی آنکھ کھلی ایک زوردار انگڑائی لیتی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور غائب دماغی سے کمرے کو دیکھا تو نیند بھک سے اڑی وہ اپنے کمرے میں نہیں یمان کے کمرے میں تھی۔

آہستہ آہستہ رات کا منظر اس کی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔وہ سختی سے سر تھام گئی کہ اچانک اسے کیوں پینک اٹیک ہوا۔

exponovels

کیا یمان سب جان گیا؟ نہیں نہیں وہ کیسے جانے گا میں نے تو اسے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔"

سر جھٹک کر وہ چہرہ دوسری جانب موڑ گئی۔جب نظر گھڑی پر پڑی صبح کے دس بج رہے تھے۔

"وہ کیا سوچ رہا ہو گا کہ مجھے کیا ہوا تھا۔میں کتنی کمزور ہوں۔۔"

پریشانی سے کہتی وہ بستر سے کھڑی ہوئی جب ملازمہ اجازت لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔۔

For more visit (exponovels.com)

"میم آپ کا ناشتہ تیار ہے۔۔"

اس کے اطلاع دینے پر انورہ نے سر تا پیر اسے دیکھا۔

"او کے۔۔ یمان کہاں ہے؟"

بے چینی سے پوچھا۔

"سر کی آج بہت ضروری میٹنگ تھی ان کو آنے میں دیر ہو گی۔۔"

ملازمہ کی بات سنتے اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔

"اوہ مائی گاڈ۔ آج تو میٹنگ تھی۔۔"

سر پر ہاتھ مارتے آنکھیں میچیں۔

"میم سر نے کہا ہے آپ ریسٹ کر لیجیے گا پھر وہ آکر آپ کو پالر لے جائینگے۔۔"

وہ بولی تو انورہ نے بھنویں اچکاتے اسے دیکھا۔

"بھاڑ میں گیا ولیمہ۔ مجھے ابھی میٹنگ میں جانا ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ملازمہ جو کمرے سے جانے کا کہتی وہ فون اٹھا کر ہاشم کا نمبر ملانے لگی۔ تا کہ آج کی میٹنگ ہاشم کی جگہ وہ جوائن کر سکے اور ان پانچ کمپنیوں کے درمیان وہ خود ڈیل جیت کر آئے جس میں ایک کینڈیڈیٹ یمان کی کمپنی بھی تھی۔

ہاشم نے فون نہ اٹھایا تو اس نے گھر کے نمبر پر رابطہ کیا اسے رات کی زحلے کی غیر موجودگی یاد آئی تو مزید پریشانی نے گھیرا۔ فون ملازمہ نے اٹھایا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا رات ساری ہاشم کی طبیعت خراب رہی اور وہ سو رہے ہیں۔۔ زحلے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔۔

فون رکھتے وہ کچھ اور پریشان ہوئی۔

"پہلے تمہارے ہوش اڑاؤں یمان عنید۔ میری کل کی حالت دیکھ ورنہ تم مجھے ہلکا لے لوگے۔۔ پھر بعد میں زحلے تمہیں ڈھونڈ کر تمہاری ٹانگیں توڑونگی۔۔"

ملازمہ سے اپنا بیگ منگواتے وہ اس میں سے اپنا خاص ڈریس نکالنے لگی جو اس نے اس میٹنگ کے لیے اور یمان کو پہلا جھٹکا دینے کے لیے بنوایا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

صبح اس کی آنکھ کھلی تو سر میں شدید درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی۔ وہ خاموشی سے بستر پر اٹھ بیٹھی تو خود کو اب بھی لہنگے میں پایا پھر باقی کمرے میں نظر دوڑائی تورات کا منظر آنکھوں میں واضح ہوا۔ آنکھیں ایک بار پھر بھرنے لگیں جب دروازہ کھول کر مراد عالم اندر داخل ہوا۔

بہت دیر سے جاگنے کی عادت ہے تمہیں۔۔ باہر اتنا اچھا موسم ہو رہا ہے۔ ہلکی ہلکی رم "جھم بارش ہو رہی ہے۔۔"

بیڈ کے پاس کھڑا وہ بستر سمیٹنے لگا ساتھ ایک نظر سر جھکائے بیٹھی زحلے پر بھی ڈالی۔

"زحلے میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔"

تکیہ درست کرتے اس نے زحلے کا ہاتھ ہلایا جب وہ اپنا شرارہ سمیٹتی کھڑی ہوئی اور مراد عالم کے بالکل سامنے آتی ٹھہر گئی۔

"مراد عالم۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ بنا پلک جھپکائے مراد عالم کو دیکھ رہی تھی۔ آواز دھیمی تھی۔ مراد عالم اسکی آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھنے لگا۔

”محبت کرتے ہیں نہ آپ مجھ سے۔۔“

مراد عالم کا دل ایک مرتبہ پھر اس کے آنسوؤں میں ڈوبنے لگا کہ آگے بڑھتے اس نے زحلے کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما۔ زحلے مٹھیاں بھینچ گئی لیکن اسے پیچھے نہ ہٹایا۔۔

آہستگی سے اس کے چہرے پر جھکے مراد عالم لبوں سے ان شفاف موتیوں کو چننے لگا جبکہ اس کے لمس پر ان آنسوؤں میں مزید روانی آئی تھی۔

زحلے آنکھیں میچ گئی پر زبان سے کچھ نہ بولی جب اس کی خاموشی کو محسوس کرتے مراد عالم کی جسارتیں بڑھنے لگیں وہ زحلے کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے مزید قریب کر گیا اس سے پہلے وہ زحلے کے لبوں کو چھوتا زحلے جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔ مراد عالم کے ماتھے پر بل نمودار ہوا۔

exponovels

اس گندی والی محبت کی بات نہیں کر رہی تھی میں،،، میں سچی والی محبت کی بات کر رہی تھی"۔۔

افسوس سے جتایا۔ مراد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

سچی محبت کا نہیں پتا زحلے مراد عالم بس اتنا معلوم ہے کہ اب تم میری اور میں تمھارا ہوں"۔۔

آگے بڑھتے اس کے بالوں کو محبت سے چھوا جب اگلے لمحے وہ جھٹکے سے مراد عالم کے گلے لگتی ہچکیوں سے رونے لگی۔ گہری سانس لیتے مراد عالم اس کا سر تھپکنے لگا۔ وہ جانتا تھا وہ کیوں رو رہی ہے۔

مراد عالم مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔ مجھے ان کی بہت یاد آرہی ہے۔۔ مجھے عجیب عجیب وسوسے آرہے ہیں ایسا لگ رہا ہے کچھ غلط ہو رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔ پلیز مجھے ان کے پاس لے چلیں"۔۔

وہ ہچکیوں سے روتی گزارش کرنے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

یہ بات تو مراد عالم بھول ہی گیا تھا کہ تکلیف صرف ہاشم کو نہیں زحلے کو بھی ہو رہی تھی۔ ظاہر تھا اپنے باپ کی فکر اسے کیسے خوش رہنے دیتی۔

تمہارے بابا کو معلوم ہے زحلے تم میرے پاس ہو۔۔ میں اتنا برا ابھی نہیں کر سکتا ان کے ساتھ۔۔ وہ تو کل تمہارے غصے میں تم سے جھوٹ بولا تھا ورنہ ایسی رخصتی چچا کے کہنے پر ہی ہوئی ہے۔۔ انہیں ڈر تھا تم عین رخصتی کے موقع پر انکار نہ کر دو۔۔"
جھوٹ بولتے اس کی زبان ایک لمحے کے لیے نہیں لڑکھڑائی تھی جب کہ زحلے بے یقینی سے پیچھے ہوتی مراد عالم کو دیکھنے لگی۔
"آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں مراد عالم۔۔"
زحلے نے غصے سے کہا۔

تمہیں معلوم ہے زحلے میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔" مراد عالم کندھے اچکاتے رخ پھیر کر بیڈ کی چادر درست کرنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"مراد عالم میری ابھی کہ ابھی بابا سے بات کروائیں۔۔"

غصے سے کھولتے کہا۔اس کے غصے پر مراد عالم نے اسے دیکھتے آنکھیں سکیڑیں۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں فون دیں اپنا مجھے بات کرنی ہے۔۔"

ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

فون نہیں ہے میرے پاس زحلے۔۔"

اپنی خالی جیب دکھاتے وہ بولا تو زحلے کا منہ حیرت سے کھل گیا اگلے ہی لمحے گال غصے سے گلابی ہوتے پھول گئے۔

"مراد عالم مجھے بچی سمجھ کر بیوقوف مت بنائیں فون دیں۔۔"

وہ بولی تو مراد عالم نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا۔

"تمہیں بچی کیسے سمجھ سکتا ہوں زحلے بیوی ہو تم میری۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی مراد عالم۔۔"

آنسو انگلی سے جھٹکتے غصے سے کہا۔ لیکن اچانک مراد عالم کو غصے سے کھڑا ہوتے دیکھ سہم کر پیچھے ہوئی۔۔

"کیا کہا تم نے ابھی۔۔"

مٹھی بھینچتے دانت پیستے پوچھا کہ زحلے کو اس کا کل رات کا روپ یاد آنے لگا۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ کی بیوی ہوں۔۔"

وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔ کچھ لمحے مراد عالم اسے دیکھنے لگا لیکن پھر اچانک ہی قہقہ لگا کر ہنسا۔۔

"افف۔۔ تم مجھ سے کتنا ڈرتی ہو زحلے۔۔"

اس کے ہنسنے پر زحلے کا چہرہ ایک مرتبہ پھر خفت سے لال ہوا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"آپ بہت برے ہیں مراد عالم۔"

وہ بول کر کمرے سے نکلنے گی کے مراد عالم نے اسے کھینچتے اپنے قریب کیا۔

موڈ ٹھیک کروزحلے۔ تمہارے کپڑے میں نے تمہاری الماری میں سیٹ کر دیے ہیں۔۔ جا کر فریش ہو جاؤ میں نے بہت اچھا ناشتہ بنایا ہے۔۔"

اس کا کہنا تھا کہ زحلے اسے آس بھری معصوم نظروں سے دیکھنے لگی۔

مجھے بابا کے پاس جانا ہے مراد عالم۔۔"پھر سے گزارش کی۔"

ابھی ہم ہنی مون پر ہیں زحلے کیا کہینگے تمہارے بابا اگر تم ایسے ہی انہیں تنگ کرو گی"

"تو۔۔

مراد عالم کی بات اس کے سر پر پورا آسمان گرا گئی کہ وہ غم وغصے سے مراد عالم کو دیکھنے لگی۔۔

"یہ کک کیا بد تمیزی والی بات ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

شرم سے منہ پھیرتے کہا۔

کیا مطلب۔ میاں بیوی شادی کے بعد ہنی مون پر ہی جاتے ہیں زحلے۔۔ کیا تمہیں ہنی "مون کا مطلب نہیں پتا۔۔"

پر شوق نگاہوں سے اس کا سراپا دیکھتے سوال کیا کہ زحلے کے گال دہک اٹھے۔

"ادھر آؤ میرے پاس زحلے۔۔۔"

اس کا روٹھا روپ دیکھ چھیڑنے کے انداز میں زحلے کو اپنے پاس کھینچا جب وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔ مراد عالم ہنستے ہوئے اس کا کمری سمیٹنے لگا۔

"صحیح بدلے لے رہی ہیں محترمہ اپنے کام کروا کر۔۔"

نخوت سے سر جھٹکتے وہ بے وجہ مسکرانے لگا۔۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

آج آفس وہ بہت خوشگوار مزاج میں آیا تھا۔ کہ سب کچھ بہت اچھا اچھا لگ رہا تھا۔ صبح اٹھتے ہی انورہ کا دیدار اور اسکا لمس پاتے وہ اسی کی خوشبو کے حصار میں تھا۔ میٹنگ میمبرز بھی اسی بات بے بات پر مسکرانا محسوس کر رہے تھے۔۔

میرا خیال ہے اب میٹنگ شروع کرنی چاہیے۔۔ مسٹر ہاشم ہمیں جوائن نہیں کر سکتے "انکی طبیعت کچھ ناساز ہے۔"

یمان نے بات کا آغاز کرتے میٹنگ کا بھی آغاز کیا اور سامنے کھڑا ہوا اسی لمحے میٹنگ روم کا دروازہ واپس کھلا۔۔

"ایک ممبر باقی ہے مسٹر یمان آپ بھول گئے،،، کوئی بات نہیں پریشانی میں اکثر انسان بھول جاتا ہے،،،،" اس آواز پر وہ چونک کر پلٹا تھا،، ہمہ وقت سرمئی آنکھوں میں شدید ناگواری اتری،،، میٹنگ روم میں ایک بڑی سی گول میز رکھی تھی اور سامنے ایک بڑی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکرین پر پینل جس کی روشنی نے کمرے کے منظر کو واضح کرر کھا تھا،،، گرے تھری

،،،، پیس اور ہاتھ میں پین پکڑے یمان کی نظریں دروازے پر ٹھہرتی پتھرا گئی تھیں

پینٹ کوٹ میں ہونٹوں پر گلابی لپ اسٹک اور بالوں کو میسی جوڑے کی شکل دیے کاجل

سے لبریز دودھاری تلوار آنکھیں وہ سراپائے حسن اور ایک مکمل بزنس وومن کی طرح

اپنی تمام تر خوداعتمادی سے میٹنگ روم مین داخل ہوئی،،،، یمان کے جبڑے اسے ایسے

لباس میں دیکھتے تن گئے،،اگر کوئی اور موقع ہوتا تو انورہ اسکو سوہنی لگتی لیکن اس وقت

جب وہ منظر عام پر تھی تو جسم میں

خون کی جگہ الاؤ دوڑنے لگا تھا اس کمرے میں بیٹھا کوئی نفوس اس بات سے واقف نہیں

تھا کہ وہ یمان عنید کی بیوی ہے ورنہ کسی کی مجال نہ ہوتی کہ اسکے نمایاں حسن کو اس طرح

دیکھے،،،، جبکہ سب کی پر شوق نظریں اس پر محسوس کرتے وہ ضبط سے منہ پر ہاتھ

پھیرنے لگا۔

مسز یمان عنید باہر چلیے مجھے آپ سے بات کرنی ہے،،،، "دانت پیستے وہ اسکی جانب بڑھا"

،،، جبکہ اسکے منہ سے مسز سنتے سب نے بوکھلا کر اس اپسرا سے بمشکل نظریں پھیریں

exponovels

For more visit (exponovels.com)

معزرت مسٹر یمان،،، یہاں میں مسز یمان کی حیثیت سے نہیں بلکہ ہاشم ٹریڈرز کی "

"،،،،مینجنگ ڈائیریکٹر کی حیثیت سے موجود ہوں،،،،، سوبی پروفیشنل

مسکرا کر کہتی وہ یمان کو سر تا پیر آگ کی بھٹی میں جھلسا گئی ابھی اس نے وہاں موجود

،،،لوگوں سے ہاتھ ملانا ہی چاہا تھا جب یمان کا ٹھنڈا ٹھار لہجے پر کمرے میں سکوت چھا گیا

اگر کسی نے بھی میری بیوی سے ہاتھ ملایا تو وہ خدا کی قسم وہ یہاں سے اپنے ہاتھ پیر "

"،،،، سلامت نہیں لے جا سکتا

یک ٹک انورہ کے چہرے کو خون خوار نظروں سے دیکھتے کہا کہ انورہ اس کے کھلے تضاد

پر خود بھی خوفزدہ ہوئی۔ جھٹکا اسے تب لگا جب واقعی سب نظریں جھکا گئے۔

"ناؤ میٹنگ اس اوور۔۔"

ٹیبل پر ہاتھ مارتے سرد لہجے میں کہا۔

بزنس میٹنگ کو پرسنل مت کریں مسٹر یمان یہ کوئی آپ کی پرسنل ڈیل نہیں جو آپ "

"کینسل کر دیں اگر آپ کو اتنا اعتراض ہے آپ اس ڈیل سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔۔

ان میں سے ایک آدمی جو کچھ عمر رسیدہ تھا غصے سے بولا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تو پھر ٹھیک ہے آپ لوگ اپنی میٹنگ کنٹینیو کریں۔۔میری کمپنی یہ ڈیل نہیں کرے گی۔۔"

اس کی بات پر انورہ کا منہ صدمے سے کھل گیا کہ یہ کروڑوں کی ڈیل تھی اور اس کے پیچھے یمان خود کروڑوں لگا چکا تھا۔یمان کے ساتھ کھڑے مینیجر نے گھبرا کر بولنا چاہا تھا پر یمان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں بول پایا تھا۔

بات مکمل کرتے زبردستی انورہ کا ہاتھ پکڑتے وہ میٹنگ روم سے باہر نکل گیا اور انورہ کو اپنے ساتھ کھینچتے اپنے آفس روم تک لایا اور جھٹکے سے اندر دھکا دیا۔۔

"کیا بیہودگی تھی یہ۔۔"

یمان پیپر ویٹ زمین پر پھینکتے غصے سے دھاڑا۔

"کیا مطلب کیا بیہودگی ہے۔۔تماشہ تو وہ ہے یمان جو تم نے ابھی میٹنگ روم میں لگایا۔"

انورہ بھی براہ راست چیخی تھی۔

وہ تماشہ نہیں سچ تھا میں سچ میں ان کی آنکھیں نکال لیتا۔"بمشکل غصہ ضبط کیا کہ اس لمحے واقعی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ انورہ کی آنکھیں بھی نوچ ڈالے گا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"تم نے یہ بے ہودہ لباس کیوں زیب تن کیا ہے؟"

وہ بولا تو انورہ طنزیہ ہنسی۔

"تو اب تم میرے پہننے اوڑھنے پر بھی پابندی لگاؤ گے؟"

سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا۔

نہیں تمہیں جو پہننا ہے تم پہنو۔۔میری طرف سے کھلی اجازت ہے۔بلکہ میں خود "تمہیں ایسے لباس لا کر دونگا۔۔لیکن صرف میرے سامنے۔۔کسی اور کے سامنے نہیں۔۔"

وہ قطعیت سے بولا تو انورہ لب بھینچ گئی۔

"یہ پہنو۔۔"

اپنا کوٹ اتار کر اس نے انورہ کی جانب بڑھایا۔۔یمان کے غصے کو دیکھتے بنا کچھ کہے انورہ نے پہن لیا۔یمان کا کوٹ اسے قدرے ڈھیلا تھا۔

exponovels

"گھر چلو۔۔"

انورہ کی جانب دیکھے بغیر وہ آفس سے نکل گیا۔انورہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی اور بنا کسی بحث کے یمان کی برابر والی جگہ پر بیٹھ گئی۔پورے راستے یمان خاموش رہا۔اسنے مزید انورہ کو کچھ نہیں کہا تھا۔نہ ہی انورہ نے کسی بات کا آغاز کیا تھا۔

راستہ پورا ہوا تو انورہ گاڑی مینشن کے باہر رکی۔

"اندر جاؤ"

انورہ کی سمت دیکھے بغیر حکم دیا۔۔انورہ خاموشی سے گاڑی سے اترتی اندر چلی گئ۔اس کے جاتے ہی یمان نے گاڑی انورہ کے گھر کی جانب موڑی کے اسے ہاشم سے تفصیلی گفتگو کرنی تھی اور زحلے کے متعلق بھی کچھ بات کرنی تھی۔

"کسی کے دل میں جگہ بنانے کے لیے ایک لمحہ اور ایک حرکت کافی ہوتی ہے۔۔"

بچپن میں اس نے کبھی یہ بات سنی تھی اور آج خاموش سی اس بات کو سوچ رہی تھی۔

باہر کا موسم ابر آلودہ تھا۔سیاہ بادل چھانے لگے تھے جب اس نے گہری سانس لی۔

"وہ ایسے کیسے اپنی اتنی اہم ڈیل چھوڑ سکتا ہے کروڑوں کی۔۔وہ بھی میرے لیے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

اگر پیسہ اہم نہیں تو مجھ سے شادی کیوں کی؟ مجھ سے وجہ بھی تو مجھے ہرانا تھی نا کہ "

"میری وجہ سے ہارنا۔۔

وہ کشمکش میں گھری تھی۔یمان کا ڈیل سے انکار کرنا اسکی دلی کیفیت جو عجیب و غریب کررہا تھا کہ گہری سانس لیتے وہ کھڑی ہوئی اور کھڑکی کے پردے برابر کیے۔۔

کیا چل رہا ہے یمان تمہارے دماغ میں؟ محبت تو تم مجھ سے نہیں کرتے پھر چاہے تم "

"لاکھ سہی داوے کرو۔۔

بیڈ پر بیٹھتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے سوچا۔

"کچھ نہیں کررہا،،، میں ہوں تمہارے پاس۔۔"

رات اس کہے جملے انورہ کے کان میں بازگشت کرنے لگے۔ایک ہی دن میں اس کے احساسات بدلنے لگے تھے۔

کیا ہو گیا ہے مجھے۔ایک ہی دن میں اسکے متعلق اتنا مثبت سوچ رہی ہوں میں۔۔دماغ "

"خراب ہو گیا ہے میرا۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

غصے سے کہتے اس تکیے گود میں رکھا۔

لیکن کل رات اس نے میری بہت کیئر کی تھی۔اور آج اس کیئر کا طعنہ بھی نہیں دیا نہ "

" ہی میرا مزاق اڑایا

بے چینی سے پہلو بدلتے سوچا۔وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اس کے کل رات کے ڈر اور اس کی کمزوری کو نشانہ بنائے گا ایسا کچھ نا پا کر وہ مزید پریشان ہو رہی تھی۔

"وہ تمہارے پاپا کا دشمن ہے انورہ ہاشم بس۔۔اس کے متعلق اتنا مثبت سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

خود کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا اور بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔

* * * * * * * * *

exponovels

وہ ہاشم کے گھر سے لوٹ رہا تھا۔ گاڑی کی اسپیڈ معمول سے دھیمی تھی۔ بادل زور و شور سے برسنے لگے تھے لیکن اس سے بڑا طوفان اس کے اپنے وجود میں چل رہا تھا جب سنسان سڑک پر درمیان میں گاڑی روکی اور اسٹیرنگ سے سر ٹکا گیا۔

"اور کتنے زخم ہیں بابا جو مجھے آپ کی ذات سے ملنا باقی ہیں۔۔ اور کتنے ناسور اپنی روح میں پالوں میں۔۔"

وہ جوان جہان مرد بری طرح سسکنے لگا تھا۔ ہاشم کے گھر سے جو راز وہ جان کر آیا تھا وہ جان لیوا ہی تو تھا۔ گاڑی کا دروازہ کھولتے اس نے باہر قدم رکھا وہ گاڑی سے لگتے سڑک پر بیٹھ گیا کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند۔۔ جو اپنا سب کچھ لٹا کر خالی ہاتھ ہوتا ہے آج وہ بھی ویسا ہی تھا۔

"کیسے کروں آپ کے گناہوں کا ازالہ۔۔ کس کس گناہ پر اور کس کس ظلم پر آپ کو معاف کروں میں۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سڑک پر ہاتھ مارتے وہ رونے لگا جب اس کی جیب میں رکھا موبائل بجا۔ وہ نظر انداز کر گیا۔

اس فون کے شور سے زیادہ شور اس کے اپنے اندر تھا جسے وہ بچپن سے اب تک دباتا آیا تھا۔

رات دیر تک اس سڑک پر اپنی قسمت کا ماتم کرنے کے بعد وہ اٹھ کر گاڑی میں بیٹھا ایک نئے عزم کے ساتھ۔ وہ خود کو سنبھال چکا تھا جیسے بچپن سے اب تک سنبھالتا آیا تھا۔

* * * * * * * * * * *

تین دن ہو گئے تھے اسے مراد عالم کے پاس قید۔ وہ ہر طریقے سے بھاگنے کی کوشش کر چکی تھی لیکن کوئی راہ فرار نہیں ملی تھی جہاں سے وہ اپنی آزادی حاصل کرتی لیکن سب سے زیادہ اسے جس چیز سے نفرت ہو رہی تھی وہ مراد عالم کی ذات تھی۔ اس

exponovels

دوران وہ دوبار مراد عالم کے منہ سے اپنے باپ کے کیے نازیبا الفاظ سن چکی تھی جانتی تھی وہ یہ سب اس کے باپ سے بدلہ لینے کو کر رہا ہے۔۔ سب سے زیادہ اس کو مراد عالم کا محبت کے نام پر دکھاوا دکھ دے رہا تھا۔ مراد عالم پہلے جیسا بھی تھا پر کھرے دل کا تو تھا۔

اسکا دل بری طرح گھبراتا ہاشم سے ملنے کے لیے مچلنے لگا تھا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔"

کھانے سے ہاتھ روک وہ اٹھ کھڑی ہوئی کہ اب یہ نوالے بھی زہر لگ رہے تھے۔

"کھانا کھاؤ زحلے۔"

سنجیدگی سے کہتے مراد نے نوالہ منہ میں ڈالا۔

"مجھے نہیں کھانا۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔"

exponovels

پلیٹ دور کھسکاتے وہ غصے سے چلائی۔ آواز بھی بھرانے لگی۔

مراد عالم نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔۔

"زحلے خاموشی سے کھانا کھاؤ۔۔"

ایک مرتبہ پھر تحمل سے کہا۔

"مجھے نہیں کھانا سنا نہیں آپ نے۔۔"

وہ ایک دم غصے سے چلائی جب مراد عالم اس سے زیادہ تیز چلاتا ٹیبل پر ہاتھ مارتا کھڑا ہوا۔

"میں نے کہا نہ تم نہیں جاؤ گی۔۔ سمجھ نہیں آرہی میری بات؟ نہ اب جاؤ گی نہ آگے کبھی بھول جاؤ اپنا گھر۔۔"

اس کے چلانے پر زحلے سہمتے ہوئے قدم پیچھے لینے لگی اور پھر دیوار سے پشت ٹکائے چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی۔ اس کو روتے دیکھ مراد کے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔۔

"زحلے خاموش ہو جاؤ۔۔ میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا یار سمجھو میری بات کو۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے اس لیے اپنے پاس چھپا کر رکھا ہے۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

زحلے کے قریب ہوتے بچوں کی

طرح زحلے کو پچکارا۔ مراد عالم کے پچکارنے پر اس کے رونے میں روانی آئی۔

"زحلے میں تم پر غصہ نہیں کرنا چاہتا۔۔ تمہیں دھتکارنا بھی بلکل نہیں چاہتا تم مجھے غصہ دلاتی ہو مجبور کرتی ہو غصہ کرنے پر ورنہ خود سوچو اگر مجھے تم سے محبت نہ ہوتی تو تم جیسی نالائق لڑکی سے شادی کرتا۔ جانتی ہو تم سے شادی میں نے تمیں بارہویں پاس کروانے کے لیے کی ہے کہ مجھے لگتا ہے میرے علاوہ یہ عظیم کام کوئی نہیں کر سکتا۔"

اس کا مزاج بحال کرنے کے لیے اس کے چہرے کو چھونا چاہا۔۔

"بدلہ پورا ہو تو گیا ہے مراد عالم آپکا،، میرے باپ سے نفرت کا بدلہ آپ مجھے قید کر کے لے چکے ہیں،، اب کیا چاہتے ہیں مجھ سے،، یہ محبت کا دکھاوا کیوں"

اپنے چہرے کو چھوتے اسکے ہاتھ جھٹکتے وہ پوری قوت سے چلائی۔ اسنے مراد عالم کو کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مراد عالم نے اس سے شادی کی اس بات کا غم اسے ابھی تک تھا مگر یہ شادی اس کے باپ سے بدلہ لینے کے لیے کی اسکا دکھ اسے مزید اذیت سے دوچار کر رہا تھا۔ اور اگر وہ نفرت کا پرچار کرتا انتقام انتقام کے راگ الاپتے ہوئے اسے اپنا ہی چکا تھا تو پھر یہ محبت کا دکھاوا کیوں؟ اسکے بار بار قریب آنا اسے چھونا کیوں؟۔

تمہارے باپ سے بدلہ میں نے اسکی قیمتی چیز چھین کر لے لیا،، لیکن تم سے بدلہ ابھی" باقی ہے مائی انوسنٹ لیڈی"

دیوار سے لگاتے وہ زحلے کے اتنے قریب ہو گیا کے خوف سے زحلے آنکھیں میچ گئی۔

وہ اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھنے لگا۔

آنکھیں کھولو زحلے میں چاہتا ہوں تمہاری آنکھوں میں میرا عکس ہو،، تمہاری روح پر" مراد عالم کی چھاپ ہو،، "تمھاری رگوں میں خون بن کر بہنے لگے مراد عالم،،، تمھاری ،،، جان مراد عالم کے وجود میں قید ہو جائے

اس نے سنجیدگی سے کہا۔ زحلے نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"،، بارہویں جماعت پاس نہ کرنے کا اتنا بڑا بدلہ کون لیتا ہے مراد عالم"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

پوچھتے ہوئے اسکی آنکھ سے دو شفاف موتی گرے۔ جبکہ مراد عالم کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کس قدر بے وقوف تھی وہ لڑکی کیا اب تک اسکے جنون نے اس کے دل کی خالی مسند پر قبضہ نہیں کیا تھا؟؟

"،،،زحلے"

دانت پیستے غصے سے پکارا کے وہ رونے لگی۔

"بارہویں جماعت تو میں تمہیں پاس کرواؤنگا اگر ہمارے بچے ہوگئے اور وہ بھی بارہویں پاس کر گئے اگر تم تب بھی نہیں کر سکی تو اپنے پوتا پاتی کے ساتھ پاس کروگی،، پر کروگی ضرور"

غیر سنجیدہ بات انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا۔

"ہمارے بچے؟" آنکھیں پھیلائے پوچھا۔ مراد عالم دلکشی سے مسکرایا۔

"رہنے دو زحلے،،، ابھی تمہارا ذہن اتنا سمجھدار نہیں ہوا کہ یہ بات تمہیں تفصیل سے سمجھاؤں،، تم بس اتنا جان لو کہ تمہارے بارہویں پاس کیے بغیر میں تمہیں مرنے بھی نہیں دونگا،،،،

exponovels

مراد عالم کا اطمینان قابل دید تھا۔

"،،، کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں آپ"

بے بسی کی انتہا پر پہنچتے اس نے جسم ڈھیلا چھوڑا وہ نیچے بیٹھنے لگی تھی لیکن مراد عالم نے اسکے گرد بانہوں کو تنگ حصار کھینچ دیا وہ مراد عالم کے سہارے کھڑی تھی۔

میری قیمتی چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تھی زحلے تم نے،،،" اب کے اسکے لہجے میں جس قدر غصہ تھا وہ اسکی پکڑ سے بھی معلوم ہو رہا تھا۔

"،،، پر مم،، میں نے آپ کا لیپ ٹاپ جان بوجھ کر نن۔ نہیں توڑا تھا"

اپنے تعین معافی مانگنے کی کوشش میں وہ ایک اور انکشاف کر گئی۔۔ مراد عالم کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ محبت بھی ہوئی تو کس لڑکی سے وہ لڑکی اس قدر احمق اور بے وقوف کیوں تھی۔ جبکہ لیپ ٹاپ کا سن کر مزید طیش سے اس کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگیں۔ ایک ماہ تک وہ اپنا لیپ ٹاپ تلاش کرتا رہا کم از کم وہ اسے بتا تو سکتی تھی اگر ٹوٹ گیا تھا تو وہ اپنی اہم فائلز نکلوا سکتا تھا اور اب جب وہ اس کے اس قدر قریب تھا کیا اس قربت کی آنچ اسکے دل کو نہیں چھو رہی تھی؟۔

exponovels

زحلے۔۔" وہ جس قدر تیزی سے غرایا زحلے پل بھر میں اسکے گریبان میں منہ چھپا"
گئی۔

سزا مت دیجیے گا۔" روتے ہوئے گزارش کی۔"

اس کی اس حرکت پر ساکت و تا مراد عالم ٹھہر سا گیا۔۔

"مجھ سے محبت کرلو زحلے۔۔ پلیز۔۔"

اچانک اسکے دل میں ہوک اٹھنے لگی کہ زحلے اس سے محبت کرے جبھی اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے محبت سے چور سے لہجے کہا۔

زحلے اس کی سفاکی دیکھے گئی پہلے وہ زبردستی اپنی دھونس جماتا تھا۔ پھر زبردستی اس پر اپنی محبت مسلط کی اور اب زبردستی اس کو محبت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

بس کر دیں مراد عالم خدا کے لیے۔۔ نہیں کرتی میں آپ سے محبت۔۔۔ نہیں قبولنا" "چاہتی آپ کو۔۔ میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں سمجھ کیوں نہیں آرہا آپ۔

مراد عالم کا ہاتھ اٹھتے دیکھ وہ لبوں کے ساتھ آنکھیں بھی میچ گئی جب مراد عالم کا ہاتھ اسکے چہرے کے قریب سے گزرتا دیوار پر لگا۔ زحلے چیخ مارتی دور ہوئی اس کے بعد اس

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نے ایک بار پھر مراد کا بھیانک روپ دیکھا اور اس کے غصے کی تاب نہ لاتے کمرے میں بند ہو گئی۔ ایک کونے میں گھٹری بنے بیٹھتے وہ چہرہ گھٹنوں میں چھپاتی رونے لگی۔ اسے مراد عالم سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ ایک گھنٹہ ہوا تھا اسے کمرے میں بند جب اسے مراد عالم کی گاڑی کی آواز آئی وہ باہر جا رہا تھا۔ زحلے کا دل درد سے پھٹنے لگا۔۔ جب دکھ سہن نہ ہوا تو اس کمرے کو اپنے درد کا رازدار بناتے سارا غصہ کمرے میں موجود چیزوں پر منتقل کر دیا۔۔ اب ہر طرف اندھیرا چھانے لگا تھا پر زحلے اب بھی اپنی قسمت پر ماتم کناں ویسی ہی بیٹھی تھی کہ مراد عالم کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

قدموں کی چاپ پر اس نے سر نہیں اٹھایا تھا,,, بلکہ مزید گھٹری بن خود میں سمٹ گئی تھی لیکن دل کسی انہونی سے خوفزدہ تھا,,, وہ آنکھیں میچتی سر گھٹنوں پر رکھ گئی اسکے کھلے بکھرے بال اسکی پشت اور بازوؤں پر بکھرے تھے,,,,۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکا دل اچھل کر حلق میں آیا,,

وہ خاموشی سے اس اندھیرے کمرے میں داخل ہوا دماغ کی رگیں تنی ہوئی تھیں وہ اسکے نکاح میں تھی اور اسکی دسترس میں بھی لیکن اس کے باوجود اسکا دل بری طرح

exponovels

سلگ رہا تھا نکاح سے پہلے اس کے منہ سے کسی اور کا نام اور اقرار سن بہت مشکل سے اس نے خود پر قابو کیا تھا ورنہ دل کیا تھا اسی لمحے اسکے سینے سے دل نکال کر چیر ڈالے اور پھر اس پر اپنا ایسا نام لکھے کے کوئی مٹا نہ سکے,,,,,اسکی غیرت کو کاری ضرب لگی تھی کہ اسکی منگ کسی اور کو مانگ رہی تھی۔۔ لیکن وہ زحلے کی نادانی سمجھ کر نظر انداز کر گیا تھا لیکن آج جو ہوا تھا وہ نا قابل برداشت تھا۔ دیوار پر لگے بورڈ پر اس نے ہاتھ مارا پل بھر میں اندھیرا کمرہ روشن ہو گیا۔ جھٹکے سے دروازہ بند کیا اور نظر کمرے پر دوڑائی۔ بیڈ کی چادر کو نوچ کر پھینکا گیا تھا تکیوں کی حالت ابتر تھی اور اسکے کمرے کے انٹیک پیس اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے گئے اسکے مہنگے اعلی برانڈ کے پرفیوم اپنی بدترین قسمت پر ماتم کناں تھے۔ حد تک کے کمرے کی چمکدار دیواروں پر بھی پرفیوم کے بڑے بڑے نشان تھے کہ شاید اسنے دیوار پر مار مار کر چیزیں توڑی تھیں,,,,,اسکی رگیں پھٹنے کو تھیں اتنا جلال پر کس بات کا؟ عاشق نہ ملنے کا,,,,,کمرے میں گھومتی نظر اس کونے میں گھڑی بنی پر آ ٹھہری بال بکھرے پاؤں سے خون رس رہا تھا جس سے بیگانی وہ اپنے عاشق کے نا ملنے کا غم منا رہی تھی,,,,,

exponovels

For more visit (exponovels.com)

,,,,وہ غصے مگر دھیمی چال چلتا اس تک گیا

"یہ سب کیا ڈرامے لگا رکھے ہیں؟"

ایک لمحے میں اسے کھڑا کر تا وہ اپنے مقابل کر گیا,, سوگوار سا اسکا سلونی سا روپ سوجی آنکھیں بکھرے بال ناک بھی رونے کے باعث سرخ تھی پل بھر کو اسکا من موہنا روپ دیکھ اسکا دل کسی نے مٹھی میں کیا تھا,,, بہت مشکل سے اپنے بے لگام ہوتے جذبات پر لگام ڈالتے اس نے زحلے کو جھنجھوڑ ڈالا۔

,, کیا بکواس کر رہا ہوں میں۔۔"وہ زور سے چلایا"

چھوڑیں میرا بازو آپ ایک گھٹیا بدتری۔۔"اسکا ہاتھ اپنے اوپر دیکھ الفاظ کے ساتھ وہ سانس روکتی ڈر کر آنکھیں میچ گئی۔

تمہاری زبان گدی سے کھینچ لونگا میں۔۔ اور یقین کرو تمہارا وہ محبوب تمہیں بچانے" نہیں آئیگا۔۔"زحلے کے بال مٹھی میں دبوچتے کہا ,,,

"آپ ظلم کر رہے ہیں ,,,"

وہ ڈر گئی تھی وہ ویسے بھی اس سے ڈرتی ہی تھی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اسکی بات پر بے ساختہ اسکے ہونٹ مسکرائے۔

ڈر،،، یہی ڈر میں اب سے تمہاری آنکھوں میں دیکھنا چاہتا ہوں،، اور رہی بات ظلم کی تو "ابھی تو میں نے شروع بھی نہیں کیا،،،، لیکن آگے تو ظلم کے پہاڑ ہیں جو تم پر ٹوٹینگے" اسکے چہرے پر انگلی پھیرتے سفاکیت سے کہا۔۔اور بیڈ پر دھکا دیتے کمرے سے نکل گیا۔

زحلے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی سسکنے لگی۔۔

"پریشان لگ رہی ہو؟"

ہاشم کے گھر سے واپسی پر انورہ خاموش سی تھی جبکہ ان کی شادی کو ہفتہ ہونے والا تھا اور انورہ نے ایک لمحے کے لیے اسے سکون سے نہیں رہنے دیا تھا وہ ہر وقت اپنی نفرت کا پرچار کرتی نجانے یمان کو یقین دلاتی تھی یا خود کو کہ وہ یمان سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

exponovels

جبکہ یمان کا رویہ اچانک بدل گیا تھا وہ خاموش رہنے لگا تھا ہاں البتہ انورہ کی رات یمان کے سینے پر سر رکھ کر گزرتی تھی بظاہر وہ اس پر بھی نفرت کا اظہار کرتی تھی لیکن یمان زبردستی اسے قریب کر لیتا تھا وہیں انورہ رات مطمئن ہو کر سوتی تھی کہ واقعی ایک تحفظ کا احساس تھا اسکے لمس میں کہ جب وہ قریب آتا تھا تو اس کو کسی کا ڈر نہیں رہتا تھا۔

دوسری بات جو انورہ کا پریشان کر رہی تھی وہ یمان کی خاموشی تھی وہ کیوں تھا خاموش؟ کیوں نہیں لڑ رہا تھا اس سے۔۔؟ اگر شادی انتقام کے لیے کی تھی تو کیوں اب اس سے بدلہ نہیں لے رہا تھا۔

مجھے لگتا ہے زحلے اپنی مرضی سے نہیں گئی ہے۔۔ میں سوچ رہی تھی کہ مراد بھائی" اسے ڈھونڈ لینگے پر پاپا بتا رہے تھے کہ وہ واپس بیرون ملک چلے گئے ہیں۔۔ مجھے زحلے کی فکر کھا رہی ہے۔۔ میں نے مہک سے پرسنلی رابطہ کیا ہے۔ اسے اس متعلق کچھ نہیں پتا البتہ اس نے پالر میں ہونے والے معاملات کو بتائے اس سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ "زحلے اپنی مرضی سے گئی ہے۔۔

وہ بے دھیانی میں اپنی ساری پریشانی یمان کے سامنے ظاہر کر گئی۔

exponovels

"مجھے تمہارا کزن مراد عالم کچھ ٹھیک نہیں لگتا۔"

یمان نے اپنی سوچ ظاہر کی۔

"ہاں۔۔مجھے ان سے ایسی امید نہیں تھی جو انہوں نے کیا۔۔"

وہ غمزدہ تھی۔۔یمان نے پر سوچ انداز میں ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔

"مجھے زحلے کی بہت فکر ہو رہی ہے۔۔"

انورہ نے تھکن زدہ لہجے میں کہتے سر کرسی پر ٹکتے ہاتھ اپنی جھولی میں گرا لیے جب یمان نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہلکا سا جھکتے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"فکر مت کرو،،میں کچھ کرتا ہوں۔"

انورہ نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ کہیں سے بھی تو وہ انتقامی خود سر یمان نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک زمہ دار شوہر لگ رہا تھا۔چاہ کر بھی یمان کا ہاتھ نہ جھٹک سکی بلکہ چہرہ جھکا گئی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

انورہ میں ایک نصیحت کروں گا بس اس بات کو اپنے دامن میں بھر لینا ورنہ تاحیات "

دربدر رہو گی۔۔"

آج ہاشم نے اس سے اکیلے میں یہ بات کی تھی۔

"جی پاپا میں سن رہی ہوں۔۔"

اس نے فوراً کہا۔

کبھی محبت مت ٹھکرانا۔ایسے انسان کو کبھی نہ چھوڑنا جو محبت سے تمہیں معتبر کرے۔ "

محبت خوش نصیبوں کے در پہ دستک دیتی ہے اور جو محبت کو ٹھکرا دیتا ہے وہ دربدر رہتا

ہے۔"

اپنے بابا کی بات اس کے دل پر لگی تھی لیکن پھر ایک بڑا سوال دل میں پیدا ہوا تھا۔

محبت کے دعوے تو اکثر جھوٹے بھی ہوتے ہیں پاپا۔اب ہر دعوے پر یقین تو نہیں "

کر سکتے نہ؟"

اسکا سوال درست تھا۔جھوٹی محبت کو دامن میں بھرنے کے انجام اس نے اپنی آنکھوں

سے دیکھے تھے۔

exponovels

نہ۔۔ محبت دعوؤں سے نہیں پہچانی جاتی انورہ۔۔ بلکہ محبت خود بتاتی ہے کہ میں اس "رشتے کے درمیان ہوں۔ محبت اپنا آپ خود ظاہر کرتی ہے۔۔ خود مہکنے لگتی ہے"

ہاشم کے جواب پر پہلا چہرہ اس کے ذہن میں یمان کا ہی آیا تھا۔

کیا ہاشم کا اشارہ بھی یمان کی طرف تھا۔ شادی کے اگلے دن سے اس نے ایک نیا اور بالکل انوکھا یمان دیکھا تھا۔ اس نے یمان سے شادی اس کو برباد کرنے کے لیے کی تھی ۔ پر زلحے کی وجہ سے ہاشم کے ساتھ مل کر کچھ پلان ہی نہیں کر سکی تھی نہ ہی ہاشم نے کوئی بات چھیڑی تھی۔ اور وہ برباد کرتی بھی کیسے؟ جس ڈیل کو وہ کینسل کروانا چاہتی تھی وہ یمان خود کینسل کر چکا تھا جس کے بعد پکے پکائے پھل کی طرح وہ ڈیل ہاشم کی کمپنی کو مل گئی تھی۔

اپنے ہاتھ پر یمان کا مضبوط ہاتھ دیکھتے اس نے یمان کا صبیح چہرہ دیکھا جس پر سنجیدگی طاری تھی۔ وہ چہرہ جھکا گئی اور گہری سانس لیتے آنکھیں موند گئی۔۔

✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

exponovels

دن تیزی سے گزرنے لگے۔ زحلے ایک کمرے تک محدود رہ گئی تھی۔ مراد عالم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ نہ دوبارہ اسے مخاطب کیا تھا نہ اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ جبکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ زحلے کا پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا۔ اس گھر میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں سے وہ بھاگ سکتی۔۔

اب بھی وہ کمرے میں تنہا بیٹھی پاگل ہونے کو تھی کہ مراد عالم کمرے میں داخل ہوا۔ وہ رخ پھیرنے لگی تھی لیکن مراد عالم کے ہاتھ میں کتابوں کا ڈھیر دیکھتی چونکی۔

"یہ کیا ہے۔۔"

بے ساختہ سوال کیا۔

"ساری عمر بارہویں فیل رہنا ہے؟ دو ماہ ہیں پیپرز میں۔ تیاری کو۔"

زحلے نے ایک نظر ان کتابوں کو دیکھا اور دوسری نظر مراد عالم کو۔ مراد عالم کے غصے سے ڈرتے فوراً کتابیں اپنی قریب کی۔

وہ جو زحلے کو ہی گھور رہا تھا اسے شرافت سے کتابیں سمیٹتے دیکھ کمرے سے نکلنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"مراد عالم۔۔"

زحلے کی پکار پر وہ نا چاہنے کے باوجود ٹھہر گیا۔ورنہ زحلے کے منہ سے کسی اور کے لیے محبت کا اظہار سن اس کا دل زخمی ہو گیا تھا۔

"بولو۔۔"

زحلے کا چہرہ دیکھ سختی سے کہا۔

"میں زاہد سے محبت نہیں کرتی۔۔"

وہ بولنے لگی تو مراد نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"میں تم پر غصہ نہیں کرنا چاہتا زحلے اس لیے مجھ سے فضول گوئی مت کرو۔"

دھیمے مگر سخت لہجے میں کہتے مراد عالم کمرے سے نکلنے لگا جب زحلے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں سچ کہہ رہی ہوں مراد عالم۔۔مجھے زاہد سے محبت نہیں ہے۔۔ لیکن وہ بہت پڑھا لکھا تھا اور خوبصورت بھی اور آپ مجھے نالائق اور ان پڑھ کہتے تھے اسلیے مجھے زاہد اچھا لگنے لگا تا کہ اس سے شادی کر کے آپ کو جلا سکوں۔۔"

اب کی بار وہ سچائی سے کہہ رہی تھی۔ مراد عالم نے اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا۔

"لیکن۔۔میں آپ سے بھی محبت نہیں کرتی۔۔"

مراد عالم کی آنکھوں میں دیکھتے کہا کہ سکون کی ایک لہر مراد عالم کے دل کو وسیع کر گئی۔

"اور کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔"

ہلکے غصے میں پوچھا۔

"مجھ پر دوبارہ۔۔۔ہاتھ۔۔مت اٹھایئے گا۔۔"

اٹکتے مدعا بیان کیا۔ مقصد صاف تھا کہ آگے وہ جو کچھ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے بعد ممکن تھا مراد عالم اس پر ہاتھ اٹھاتا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں نے صرف ایک بار وہ بھی غلطی سے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے زحلے۔۔"

مراد عالم اسکی شکایت پر شرمندہ ہوا تھا۔

"مراد عالم میری ایک اور بات مان لیں۔۔"

مراد کا چہرہ نرم دیکھتے ایک کوشش کی۔

"گھر نہیں جانا،، اس کے علاوہ کچھ کہنا ہے تو کہہ دو۔۔

مراد عالم کے کہنے پر وہ کچھ لمحے خاموشی سے سوچتی رہی پھر نفی میں سر ہلا دیا۔

"گڈ گرل"

زحلے کے بال بگاڑتا وہ مسکراتا کمرے سے نکل گیا۔زحلے کے اس اقرار نے اسے سکون بخشا تھا کہ وہ زاہد سے محبت نہیں کرتی۔

"میں اچھے سے آپ کو نانی یاد دلاؤنگی مراد عالم کے آپ خود مجھے گھر چھوڑ کر آئینگے۔"

اپنی کتابوں کو گھورتے من میں عہد کیا تو مراد عالم کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ گڑبڑائی۔

"ڈرا دیا مراد عالم۔۔"

exponovels

سینے پر ہاتھ رکھتی وہ پیچھے ہونے لگی جب اچانک مراد عالم نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

مراد کی اس اچانک حرکت پر زحلے بری طرح گھبرائی۔

"چھ۔ چھوڑیں مراد عالم پیچھے۔۔۔ ہٹیں۔۔"

اپنے ہاتھ پیر چلاتی وہ مراد کو پیچھے کرنے لگی کہ مراد عالم نے اسکی شہہ رگ پر لب رکھے۔ زحلے کی روح فنا ہونے لگی۔

"یہ اچانک کیا ہو گیا ہے مراد عالم آ۔۔آپ کو پیچھے ہٹیں۔۔"

زحلے کے ہوش گم ہونے لگے تھے۔

یہ سزا ہے زحلے تمہاری۔۔ اس دن تم نے میرا بہت دل دکھایا تھا۔ تو اب دوپل کی خوشی صحیح۔" دوپل کی شرارتوں میں وہ زحلے کو ادھ موا کر چکا تھا۔

دل پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے لگا تھا۔ اور جسم پسینے سے شرابور ہوتے لرزنے لگا تھا۔ اگر مراد عالم اسے تھامے ہوئے نہ ہوتا تو یقیناوہ بھر بھری مٹی کی مانند پھسلتی ڈھیر ہو جاتی اسکی نازک کمر میں اپنے کسرتی بازو حائل کرتے اسنے زحلے کو اپنے قریب کر لیا کے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

دونوں کی دھڑکنیں ایک تال پر دھڑکنے لگیں اسکی تیز دھڑکن محسوس کر مراد عالم کی آنکھیں چمکنے لگیں جب کہ وہ اب اسکی قربت کو محسوس کر رہی تھی اور یہ ضروری تھا ورنہ جس قدر بچپنا اسکے ذہن میں بھرا تھا اور جس قدر وہ لاپرواہ تھی مراد عالم کی زندگی اسے بارہویں پڑھاتے ہی گزر جانی تھی۔

"مسز مراد عالم۔"

اسکے کان کی لولبوں میں دبائے سرگوشی نما کہا۔

زحلے آنکھیں میچ گئی۔۔"شدت ڈر سے اسکا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا جو مراد عالم بخوبی" محسوس کر رہا تھا۔زحلے کی اس حالت کا اندازہ اسے تھا جبھی تو وہ دھیرے دھیرے اس کے قریب آ رہا تھا۔اسے اپنی قربت کی عادت ڈال رہا تھا ورنہ ایک ساتھ کہاں وہ اسکی محبت و شدت جھیل پاتی۔

exponovels

وہ قطرہ قطرہ کر زحلے کو اپنے رنگ میں رنگنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا زحلے خود اسے طلب کرے وہ زحلے کا نشہ بن جائے کہ زحلے خود لمحے کو اس سے دور نہ جائے لیکن یہ کافی مشکل امر تھا۔ کیونکہ اسکی بانہوں میں کھڑے کانپتے وجود کا زہن کبھی بارہویں سے آگے گیا ہی نہیں تھا۔

"مم۔۔ مراد۔۔۔ عالم۔۔"

اسکی بلیک سینڈو مٹھی میں دبوچتے اس نے چہرہ اٹھا کر مراد عالم کو دیکھا۔ اسکا چہرہ بھیگا ہوا تھا خوف چہرے پر عیاں تھا وہ اسکے قریب آنے سے خوفزدہ تھی۔ مراد عالم نے محبت سے جھکتے اسکے گال سے ہیرے کی طرح چمکتے وہ موتی چن لیے۔۔

بولو میری زندگی۔۔" محبت سے چور مخمور لہجے میں پوچھا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"پپ۔۔۔ پیپرز کی تیاری کرنی ہے۔۔"

لبوں پر زبان پھیرتے کہا۔ مراد عالم نے بمشکل ہنسی دبائی یعنی پڑھائی سے زیادہ خوف اب اسکے دل میں مراد عالم کا تھا دو سال میں جو مراد عالم کی سختی کام نہیں آئی تھی وہ دو پل کی جسارتوں نے کر دکھایا تھا۔

"تیاری تو تم دو سال سے کر رہی ہو زحلے۔۔ چلو ایک فائدہ مند ڈیل کرتے ہیں۔"

اسکو مزید قریب کرتے مراد نے اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا اور اسکی بانہیں زبردستی اپنے گلے کا ہار بنالیں۔ اب منظر یوں تھا کہ وہ مراد عالم کے پاؤں پر کھڑی کچھ اونچی تھی کھڑا کیا ہونا اسے تو مراد عالم نے کھڑا کر رکھا تھا۔ اور چہرہ مراد عالم سے کچھ ہی دور تھا زحلے سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔

exponovels

ڈ۔۔ڈیل کیسی ؟" مراد عالم کی نظروں سے بچنے کی اور فرار کی کوئی راہ اسے نظر نہیں آرہی تھی سوائے خود مراد عالم کے۔

"میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں تھوڑا اسپیس دینا چاہیے۔یعنی ابھی پیپرز کی ٹینشن چھوڑو۔ پہلے بچے ہو جائیں پھر ان کے ساتھ پیپرز دینا"

اسکی توقع کے عین مطابق زحلے کی حالت مزید خراب ہونے لگی مراد عالم نے جلدی سے اسے صوفے پر بٹھایا اور خود پیچھے ہوا کہ کہیں وہ بے ہوش ہی نہ ہو جائے۔۔

"پپ۔۔پانی۔۔"

وہ مراد عالم سے پانی مانگتے گہری گہری سانسیں لینے لگی۔مراد عالم جیسے ہی پانی لینے کے لیے مڑا وہ باتھروم میں بند ہو گئی۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر مراد عالم پیچھے مڑا تو قہقہ لگا کر ہنسا۔

exponovels

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی زحلے۔۔؟ویسے بھی مجھے لگ رہا ہے بہت زیادہ“
”ہی وقت دے دیا ہے میں نے تمہیں۔۔
ہنستے ہوئے ہانک لگائی اندر زحلے اپنا دل تھام گئی۔

"اس کا بدلہ بہت برا لونگی مراد عالم۔۔“
دل میں تہیہ کیا اس بات سے انجان کے اس کا بدلہ اسکی اپنی زندگی میں کتنا بڑا بدلاؤ لے آئیگا۔

میں نہیں ملنا چاہتا ان سے۔۔انہوں نے جو میرے ساتھ کیا وہ میری زندگی میں ناسور“ بن کے گھل گیا ہے۔۔۔ان کے مظالم میری آنکھوں کے سامنے گھومتے مجھے ملامت
”کرتے ہیں کہ میں انکی اولاد ہوں۔۔

وہ چلا رہا تھا۔کچن کی طرف جاتی انورہ ٹھہر گئی۔

exponovels

نہیں بلکہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتے۔۔پہلے انہیں میرے سارے سوالات کا"

"جواب دینا پڑے گا۔مجھے اپنی اور اپنی ماں کی ہر تکلیف کا حساب چاہیے اڈا۔۔

اس لمحے وہ سخت جلال میں لگ رہا تھا۔انورہ خاموشی سے واپس کمرے میں آگئی۔۔

نجانے وہ کس پر غصہ کر رہا تھا لیکن تکلیف میں لگ رہا تھا۔

"مجھے کیا جو بھی ہو۔۔میں کیوں سوچ رہی ہوں اسے۔۔"

سخت جھنجھلاتے خود کو کوسا۔

اسے اب یمان پر غصہ نہیں آتا تھا۔بلکہ خود پر غصہ آتا تھا صرف یہ سوچ کر کہ اسے یمان پر اب غصہ کیوں نہیں آتا۔

"انورہ پیکنگ کرو۔۔ہماری آج شام کی فلائٹ ہے۔۔"

وارڈروب کی طرف قدم بڑھاتے یمان نے پھرتی میں کہا کہ انورہ حیرت اور سوالیہ نظروں سے یمان کو دیکھنے لگی۔۔

"ایسے کیا کھڑی ہو پیکنگ کرو۔۔"

exponovels

انورہ کو اب بھی اپنی جگہ پر کھڑا دیکھ نا سمجھی سے پوچھا۔

"کیا مطلب ہے پیکنگ کروں؟ کہاں جارہے ہیں ہم؟۔۔میں کہیں نہیں جارہی"

بیڈ پر بیٹھتے ہٹ دھرمی سے بولا۔یمان نے غصے سے اسے گھورا اور چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔انورہ اس کی موجودگی کو نظر انداز کیے کمرے سے جانے لگی تھی جب یمان نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"ہم ہنی مون پر لندن جارہے ہیں۔۔"

اس کے منہ سے لفظ ہنی مون سن کر انورہ کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

کیا مطلب ہے ہنی مون پر جارہے ہیں؟ تم پاگل ہوگئے ہو میں کہیں نہیں جارہی بلکہ " میں اپنے پاپا کے پاس جارہی ہوں تمہیں جہاں جانا ہے جاؤ۔۔

انورہ بولتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔یمان نے گہری سانس خارج کرتے ملازمہ کو بلایا اور انورہ کے ضروری سامان کی پیکنگ کروائی۔

"ہونہہ۔سمجھتا کیا ہے خود کو کچھ بول نہیں رہی تو سر چڑھ رہا ہے۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

یمان پر جھنجھلاتے وہ گھر سے باہر نکلنے لگی لیکن یہ بات بالکل غلط تھی کہ وہ کچھ کہہ نہیں رہی تھی۔وہ تو ہر ممکن کوشش کرتی تھی یمان سے لڑنے کی۔لیکن یمان کی طرف سے جوابی کاروائی نہیں ہوتی تھی۔وہ جب کہتی تھی یمان اسے ہاشم کے پاس لے جاتا تھا۔وہ چاہتی تھی یمان اس سے لڑے جھگڑے۔وہ محبت پر یقین نہیں رکھتی تھی اس لیے اپنے دل میں اٹھتے خیالات کو غلط ثابت کرنا چاہتی تھی پر اس کا موقع یمان نہیں دے رہا تھا۔

ابھی وہ باہر کے دروازے کی جانب قدم بڑھا ہی رہی تھی جب یمان کے تینوں کتے اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔وہ خوف سے چیخ ماری پیچھے ہوئی اور انہیں بھی پیچھے ہونے کا اشارہ کیا کہ حیرت انگیز طور پر وہ اس کی بات مانتے وہ کتے وہیں بیٹھ گئے۔

تم،،تم،،اور تم،، تم سب کی میں ایسی درگت بناؤں گی کے تم پانی کو ترسو گے۔"وہ جو بھاگنے کو پر تول رہی تھی یمان کے بڑی بڑی زبانوں والے کتوں کو سامنے قطار سے کھڑے دیکھ غصے سے کہا لیکن وہ ویسے ہی پر سکون کھڑے اپنے مالک کی بد تمیز بیوی کو دیکھ رہے تھے جسکو بمشکل ہی برداشت کرتے تھے۔

"ایڈیٹس کتوں والی حرکتیں مت کرو"

exponovels

انورہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"،،،امم ہمم،،،وہ کتے ہی ہیں نورِمان"

پر شوق سا لہجہ انورہ غصے سے آنکھیں میچ گئی۔

"،،،مجھے اس نام سے مت پکارا کرو ورنہ میں تمہیں جان سے"

وہ پنچ دکھاتی اسے مارنے کی کوشش میں تھی کے وہ تینوں کتے غصے سے کاٹنے کو آگے بڑھے،،،یہی لمحہ تھا کہ وہ اچھلتی زبردستی یمان کی بانہوں میں چڑھ۔

"ان کو کہو پیچھے ہوں"

قریب آتے کتوں کو دیکھتے کہا۔

پہلے تم میرے تھوڑا اور قریب آؤ،،"انورہ کے دلکش چہرے کو سنجیدگی سے دیکھتے" کہا۔

"،،کیا تم پاگل ہو گئے ہو"

دانت پیسے پوچھا۔

exponovels

میری گود سے اترو،،یہ بانہیں صرف نورِمان کے لیے ہیں کسی انورہ ہاشم کے لیے نہیں"
"

یمان نے نخوت سے کہا۔

انورہ لب بھینچے خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگی۔

"میں نورمان،،،،ہی ہوں"

دانت پیستے کہا۔

"،،دین کس می ڈارلنگ"

اسکی کمر پر ہاتھ لپیٹتے چہرہ قریب۔

"،،بے ہودہ انسان پیچھے ہٹو"

،ایکدم غصے سے چلائی

اوکے۔"یمان چھوڑنے لگا تھا کہ وہ مزید اپنی بانہیں اس کے گلے سے لپیٹے اس سے"

لپٹ گئی۔

"،،،ایسا مت کرو"

exponovels

یمان نے ہنسی دباتے اسکے اس ڈرپوک روپ کو دیکھا۔

تم ان میں سے ہو جسے پنگے لینے اور پھر لینے کے دینے کا شوق ہے۔۔ چلو شرافت سے "

"کس کرو

اسکی ڈیمانڈ پر انورہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی پھر چور نظروں سے پیچھے کتِوں کو دیکھا

جن کی توجہ انورہ ہی تھی۔

"،،کتے دیکھ رہے ہیں"

بے بسی سے کہا یمان اسے دیکھے گیا۔

"کم آن نورِمان"

جھنجھلا کر اس کمر کو جھٹکا دیا۔

"،،،پہلے اپنے کتوں کو بولو آنکھیں بند کریں"

اسکی شرط پر یمان کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

"ٹرن اراؤنڈ ٹائیگرز۔۔"

exponovels

یمان نے ہنستے ہوئے حکم دیا۔ جبکہ اس کے حکم پر انورہ کی آنکھیں پھیل گئیں کہ وہ سب واقعی پلٹ گئے تھے۔ وہ بے یقینی سے یمان کو دیکھنے لگی جواب فتح یابی سے دیکھتے اسے کچھ جتا رہا تھا۔

"تم بہت بد تمیز ہو"

کہتے ساتھ انورہ اسکے چہرے کے قریب جھکی۔ یمان جو اس کے قریب آنے سکون سے آنکھیں بند کر گیا تھا انورہ نے ایک مسکراتی نظر اسکی بند آنکھوں پر ڈالی اور زور سے اس کے کان میں چلائی کے یمان کی پکڑ ڈھیلی ہوئی اور وہ نیچے اترتی کمرے میں بھاگ گئی۔

"چالاک لومڑی۔۔"

ہنستے ہوئے یمان نے ایک زوردار سیٹی بجائی جسے سنتے اس کے تینوں کتے اس کی ٹانگوں میں لوٹنے لگے۔۔

****

exponovels

یہ زبردستی کا ہنی مون ہے یمان۔۔ میں بتا رہی ہوں میں تمہاری زندگی حرام کر دونگی۔۔ تم پچھتاؤ گے مجھے ساتھ لے جانے پر۔۔"

پلین میں بیٹھتے غصے سے یمان کو جتایا۔

"تم پر سب معاف ہے انورہ۔۔ جیسے چاہو ویسے کرو میں بھی تمہارا ہی ہوں بس میری عزت سے مت کھیلنا کبھی باقی سب برداشت ہے۔۔"

میگزین اٹھاتے وہ بات کو مختصر کر گیا کیونکہ اس کا ذہن ابھی کسی اور جانب الجھا تھا۔

"کتنے دن کی ٹرپ ہے ہماری۔"

کافی دیر وہ کوفت سے یمان کے ہاتھ میں پکڑی میگزین کو دیکھتی رہی پھر غراتے ہوئے یمان کے ہاتھ سے میگزین چھینتے سوال پوچھا۔

"تین دن کا ہے انورہ۔۔ اب میگزین دو۔۔"

جواباً انورہ نے میگزین دور کر دی۔

exponovels

تم مجھے اپنے ساتھ زبردستی لے جارہے ہو یمان تو تمہارا فرض ہے تم مجھے انٹرٹین "کرو۔۔سو۔۔"

میگزین ایئرہوسٹس کے حوالے کرکے جتایا۔ یمان نے نفی میں سر ہلایا۔ تو انکار کرتے کرتے آخر محترمہ اس کی توجہ کی طلبگار ہو ہی گئی تھیں۔

"تو تمہیں انٹرٹین کرنے کے لیے کیا میں بیلی ڈانس کروں؟"

یمان کے پوچھنے پر وہ زور سے ہنسی کے قریب کے کچھ لوگ اسکی ہنسی پر متوجہ بھی ہوئے۔ یمان مبہوت سا اس کا کھنکتی ہنسی دیکھنے لگا۔ آج پہلی بار اس نے انورہ کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر اچانک وہ خاموش ہو گئی۔ شاید اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔ یمان نے بھی مزید کچھ نہ کہا۔ تمام راستہ ان کے درمیان کوئی گفتگو نہ ہوئی۔

****

exponovels

سب جانتے تھے کہ زحلے کا دماغ پڑھائی کے علاوہ ہر چیز میں چلتا ہے۔ اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے اس جگہ اپنے اور مراد عالم کے علاوہ صرف چوہوں کو ہی دیکھ تھا جو شاید یہاں کھانے کی تلاش میں آتے تھے۔ آج ان چوہوں سے مدد کی طلب تھی۔ جبھی ہر جگہ بوتلوں کو کچھ اس حساب سے کاٹ کر اس میں کھانے کی چیز رکھی تھی کہ اگر چوہا اندر جائے تو باہر نہ نکل سکے مراد عالم کو شام گئے لوٹنا تھا جب تک اسے امید تھی اپنے کام میں کامیاب ہو جائیگی۔ اور ہوا بھی کچھ یونہی کہ مراد عالم کے آنے سے پہلے پانچ بوتلوں میں سے تین میں چوہے پھنس چکے تھے۔ لاکھ ڈر لگنے کے باوجود ان کو احتیاط سے ایک ڈبے میں بند کیا اور مراد عالم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"اب تمہیں معلوم ہو گا کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے"

کان کے پیچھے بال اڑستی شاطرانہ مسکراہٹ سجائے اس نے ایک نظر اس کے سلیقے سے سیٹ کمرے کو دیکھا اور ہاتھ میں پکڑا ڈبہ بیڈ کے اوپر رکھا وہ مراد عالم کا کمرہ تھا فلحال مراد عالم نے اسے خود سے الگ کمرے میں رکھا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

مجھ سے نکاح کیا ہے نہ تم نے تو اب تم اس لمحے کو پچھتاؤ گے جس میں تم نے مجھے نکاح" "میں قبول کیا۔

ریشم جیسے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا دیا۔ جامنی رنگ کے سادے سے لباس میں بالکل سادہ سی وہ کسی کو بھی چاروں شانے چت کر سکتی تھی۔

مراد عالم کے پر نفاست سے سیٹ کمفرٹر کا کھولا اور ایک پٹ ہٹاتے کانپتے ہاتھوں سے اسنے وہ ڈبہ کمفرٹر پر الٹا اور کمفرٹر واپس لپیٹ دیا۔ یہ کرتے اسکی جان خود حلق میں آگئی تھی کہ اس ڈبے میں چار چوہے تھے اسکی سفید رنگت سرخ ہو چکی تھی اور دل پسلیوں سے ٹکرانے لگا تھا اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے اسنے گہرے سانس لیے پھر گہرا مسکرائی۔

"بہت شوق ہے نہ اپنا چھچھورا رومانس جھاڑنے کی رات یہ چوہے تمہارے ارمان پورے کرینگے۔۔" مراد عالم کی شہہ رگ پر لب رکھنے والی حرکت پر غصے اور شرم سے سرخ ہوتے خود سے مخاطب ہوئی اور کمفرٹر کو اچھی طرح لپیٹ دیا کہ چوہے باہر نہ نکل سکیں۔ اپنے کارنامے پر مسکراتی وہ ڈبہ لیے کمرے سے باہر نکل گئی اس بات سے انجان

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کے رات مراد عالم کے ارمان تو پورے ہونگے لیکن اسکا حرجانہ اسکی سوچ سے اوپر تھا۔۔

ساری کٹی بوتلیں ڈسٹ بن کی نظر کرتی وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور باہر ایک کاغذ پر

"میں پڑھ رہی ہوں مہربانی کر کے ڈسٹرب نہ کریں"

لکھ کر دروازے پر چپکا دیا اور سکون سے بیڈ پر لیٹ گئی کھانا وہ اپنا پہلے ہی کمرے میں لا چکی تھی۔

شام کا وقت ہوا تو مراد عالم کی گاڑی کی آواز آئی ڈر کر وہ اچانک بیڈ پر لیٹ گئی۔ لیکن پھر یاد آیا دروازہ اندر سے لاکڈ ہے۔ تبھی سکون سے چاولوں کی پلیٹ اٹھاتے گود میں رکھی اور مزے سے کھانے لگی۔ اسے محسوس ہوا تھا کہ مراد عالم اس کے کمرے کے دروازے پر ٹھہرا ہے۔ لیکن پھر مراد عالم آگے بڑھ گیا۔ رات جیسے جیسے گزرنے لگی زحلے کا سکون بڑھنے لگا لیکن مراد عالم کی اب تک کوئی آواز نہیں آئی تھی۔ نہ چلانے کی نہ ہی کوئی دوسری آواز۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"وہ چوہے زہریلے تو نہیں تھے؟ اگر مراد عالم کو کچھ ہو گیا تو میں گھر کیسے جاؤں گی۔۔"

پریشانی سے سوچتی وہ کھڑی ہوئی اور دروازہ کھول مراد عالم کے کمرے کی طرف گئی۔

دروازہ پہلے ہی کھلا تھا۔ اندر جھانکا تو مراد عالم اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا تھا اور کمفرٹر آدھے جسم پر تھا۔۔

"مم۔۔ مراد عالم مر گئے۔۔"

خوف سے اس کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔ وہ بھاگتی ہوئی مراد عالم کے پاس گئی اور نیچے جھکتے مراد عالم کی دھڑکن سننا چاہی جب اچانک سے مراد عالم نے اسے اپنے پاس کھینچا۔۔ وہ کسی کٹی ٹہنی کی طرح مراد عالم کے بازوؤں میں سما گئی۔

"چھوڑیں مراد عالم آپ اتنے چپکو کیوں ہیں۔۔"

کوفت سے کہا اب اسے مراد عالم کا یوں گلے لگانا معیوب نہیں لگتا تھا کہ اب عادت ہونے لگی تھی مراد عالم کی قربت کی۔

"وہ چوہے زہریلے تھے زحلے"

جھوٹ کہا جبکہ اسکے منہ سے چوہوں کا سن زحلے کا رنگ بدلا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"کون سے چوہے مراد عالم۔۔"

لہجہ مضبوط کرتے پوچھا۔ انداز صاف مکرنے والا تھا۔ اسکی شاطرانہ ادا پر مراد عالم مسکرایا۔

"تمہاری محبت کے چوہے زحلے جو میرے دل کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھا رہے ہیں۔۔"

شرارت سے کہا۔ زحلے کو اچانک گھبراہٹ ہونے لگی۔

"دور رہیں مجھ سے مراد عالم۔"

وہ اپنا آپ چھڑاتی بیڈ سے اترنے لگی تھی جب مراد عالم نے پکارا۔

"زحلے"

مراد علم نے اسے اپنے قریب کرتے اسکی پشت اپنے سینے سے لگائی۔ اور اسکے گرد تنگ حصار کھینچ دیا۔

"میری ہو جاؤ"

مخمور لہجہ زحلے کا دل دھڑکا گیا۔ اسکی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"نن۔۔نکاح کر تو چکے ہیں آپ۔"

وہ بولی تو مراد نے جھٹکے سے اسکارخ اپنی جانب کیا اور اس پر گہرے سائے کی طرح حاوی ہوا۔

صرف نام سے نہیں زحلے۔ ہر طرح سے مراد عالم کی ہو جاؤ کے کوئی تمہیں دیکھے تو تمہاری حیاء میں مراد عالم نظر آئے تمہارے وجود سے مراد عالم کی خوشبو آئے کوئی پاس سے گزرے تو پہچانے کے تم مراد عالم کے رنگ میں رنگی ہو۔"

اسکی ناک سے اپنی ناک کا ٹکراؤ کرتے اسکی چھوٹی سی ناک کو لبوں سے چھوا۔

"مم۔۔مجھے۔۔وقت دیں۔۔مراد عالم۔۔"

گھبراہٹ سے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

وقت کیا پورا کا پورا مراد عالم تمہارا ہے زحلے لیکن تمہیں بھی مراد عالم کا ہونا پڑے گا۔"

اگلے لمحے اسکی جسارت زحلے کے اعصاب جھنجھنا گئی۔

"مم۔مراد۔۔"

exponovels

وہ لب کھولنے لگی تھی جب مراد عالم نے اسکے الفاظ چھین لیے۔ مراد عالم نے اسے خود میں سماتے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا۔ وہ مچلی تڑپی اس کا یہ بانہوں کا حصار توڑ دینا چاہتی تھی۔ مگر وہ وہ کسی گہری گھٹا سا اس کے نازک وجود پر قابض ہو گیا۔ اسکے بعد کمرے میں کوئی آواز نہ گونجی۔ رات قطرہ قطرہ گزر گئی اور مراد عالم نے اسکو پل پل کرتے مکمل خود میں سمیٹ لیا۔ اسکے باوجود ایک لمحے کو زحلے کی آنکھوں نے برسنے کا فعل نہ چھوڑا تھا بے شک مراد عالم نرم رہا تھا لیکن اسکا دل اب تک مراد عالم کو اس حیثیت سے قبول نہیں کر سکا تھا۔۔ اس کی قربت جان لیوا تھی جو بمشکل ہی اس نازک جان نے برداشت کی۔ مراد عالم نے پور پور اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگو دیا۔

****

وہ جانتی تھی یمان یہاں ہنی مون پر نہیں کسی خاص مقصد سے آیا تھا۔ اور یہی بات اسے زیادہ کھٹک رہی تھی کہ یمان نے ایسا کونسا ضروری کام کرنے یہاں آیا ہے جو اتنا چھپ

exponovels

چھپ کر کر رہا ہے اور کہیں نہ کہیں یمان کا نظر انداز کرنا بھی کھٹک رہا تھا کہ وہ کچھ الجھا الجھا ساخود میں مگن تھا۔ابھی بھی اسے ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں کھڑا کیے خود نجانے کہاں غائب تھا۔

"ہیلو مس۔۔۔"

پیچھے سے جانی پہچانی آواز پر پلٹی تو مقابل کو دیکھتے ہی پہچان گئی یہ وہی شخص تھا جس نے اس دن دلدل میں انورہ کی گاڑی جانے سے بچائی تھی۔

سرفراز۔۔"انورہ نے پہچانتے نام لیا تو وہ ہنستے مسکرانے لگا۔"

"جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کو میں یاد ہوں۔۔"

اسی دن کی طرح لوفرانہ انداز تھا۔۔انورہ کو اس کے بولنے کے انداز سے شدید کوفت محسوس ہوئی۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔مے آئی ہیلپ۔۔"

اس کا کہنا تھا کہ انورہ نے سر تا پیر اسے دیکھا اور نظروں کا زاویہ بدل گئی۔انداز صاف نظر انداز کرنے والا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"میں بہت شدت سے دعا کر رہا تھا انورہ کے آپ سے ایک بار ملاقات ہو جائے لیکن مجھے ایمر جنسی میں لندن آنا پڑا۔۔ سر فراز کے منہ سے اپنا نام سنتے وہ بری طرح ٹھٹھکی تھی۔

"آپ ہیں کون بے وجہ گلے پڑ رہے ہیں۔۔"

وہ سختی سے جھنجھلائی۔ یمان پر مزید غصہ آنے لگا تھا وہ بے شرم انسان کیسے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ کھڑا سر فراز اس کا نام کیوں اور کیسے جانتا ہے اسے بالکل علم نہیں تھا۔ جب اسے یمان آتا دکھائی دیا۔ کچھ سوچتے وہ سر فراز کی جانب مڑی۔۔

"آپ کچھ کہہ رہے تھے۔"

مسکرا کر پوچھا۔ سر فراز جو اسکے بیک کی تصویر کلک کر رہا تھا ایک دم سیدھا ہوا۔۔

"میں کہہ رہا تھا کیا ہم دوست ہو سکتے ہیں۔۔ میر امطلب ساتھ ایک کپ کافی۔؟ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا پر امس۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کہتے ساتھ اس نے انورہ کی جانب ہاتھ بڑھایا پہلے وہ ناگواری سے اس کے ہاتھ کو دیکھنے لگی پھر احساس ہوا یمان کی توجہ یہیں ہو گی تو فوراً سے ہاتھ پکڑ لیا۔

اسکی نظر انورہ پر پڑتی ٹھہر گئی تھی لیکن اسکا ہاتھ برہان سرفراز کے ہاتھوں میں دیکھتے تن بدن میں شعلے بھڑک گئے تھے۔ لیکن پھر وہ مسکراتا پرسکون چال چلتا آگے بڑھا اور ان دونوں کے سامنے جا کھڑا ہوا اسکو دیکھ ایک پل کو انورہ گھبرائی تھی لیکن پھر اس نے یمان کو جلانے کی غرض سے اسکا ہاتھ مزید مضبوطی سے تھاما لیکن پھر یمان کی آنکھوں میں وارننگ دیکھ نجانے کس ڈر کے تحت اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن شاید اب برہان کا ارادہ ہاتھ چھوڑنے کا نہیں تھا۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا"

انورہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"مجھے کچھ بات کرنی ہے پھر۔۔۔"

exponovels

ابھی جملہ بھی مکمل نا ہوا تھا کچھ طوفانی سا ہوا اسکا ہاتھ انورہ سے چھوٹتے یمان کے ہاتھ

میں آگیا اور پھر چٹ کی آواز کے ساتھ اسکے ہاتھ کی ہڈی چٹخی وہیں برہان کے ساتھ

انورہ کی چیخیں بلند ہوئیں۔۔

لیکن وہ بغیر جگہ کا لحاظ کیے انورہ کا بازو تھام چکا تھا۔ یمان کا جلال دیکھ انورہ کو یقین ہو چلا

تھا وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا اس لیے بھرپور مزحمت کر رہی تھی وہاں کھڑے

خاموش تماشائی میں سے ایک ہی ہمت نہ تھی وہ یمان عنید کو روکتے۔

"چھوڑو میرا ہاتھ"

وہ روتے ہوئے یکدم چیخی تو یمان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے سامنے کیا۔

"میرا دل اس وقت کر رہا ہے تمہارے وجود سے چمڑی کھینچ لوں۔ میں نے کہا تھا انورہ

یمان عنید سب برداشت ہے تم پر میرا قتل بھی معاف لیکن عزت کے ساتھ کھیلنے کی

سزا تو تمہیں ضرور ملے گی میری جان۔۔ اگر خاموشی سے سزا قبول کر لو گی تو کچھ رعایت

کی گنجائش نکل سکتی ہے ورنہ۔۔"

بازو پر پکڑ اس قدر سخت تھی انورہ کو اپنی ہڈی ٹوٹنے کا ڈر تھا۔

exponovels

تم جیسا سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے یمان" وہ روتے ہوئے بولی انورہ کو اس لمحہ کسی کی پرواہ نہیں تھی فکر تھی تو صرف اپنی کہ اب یمان اس کے ساتھ کیا کرے گا۔

"اس بات کا سوال میں تم سے کمرے میں پہنچ کر کرونگا اور پھر تفصیلی تم مجھے بتانا بے فکر رہو ہنی مون پر آئے ہیں اتنی بھی بری سزا نہیں دونگا"

غراتے ہوئے اس نے بنا کسی کی پرواہ کیا اسے بازوؤں میں بلند کیا کے انورہ نے اس ڈر سے اسکی شرٹ دبوچتے آنکھیں موندلی کہ وہ اسے اوپر لے کر نیچے نا پھینک دے۔۔

وہ گہری نیند میں تھا جب تکیے کے نیچے رکھا موبائل مستقل وائبریٹ کرنے لگا۔۔ نیند میں ڈوبی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے مراد عالم نے اپنا فون ٹٹولنا چاہا جب کسی وجود سے ہاتھ ٹکرایا۔ غور سے دیکھا تو زحلے اسی کی شرٹ میں اس کے پاس ٹوٹی بھری حالت میں سوری تھی۔ مراد عالم کی نیند کا خمار جانے لگا دھیرے سے زحلے کو اپنے قریب کیا اور اس کا چہرہ بازو پر رکھتے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"مراد عالم۔۔۔"

exponovels

رات اس کی روتی ہوئی آواز مراد عالم نظر انداز کر گیا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان دیکھ دل شکایت کر رہا تھا۔اس کی آنکھوں کے اوپر کے سوجے پپوٹے جنہیں مراد عالم نے لبوں سے چھو لیا تھا۔ جسی نازک کانچ کی گڑیا کی مانند زحلے کو سمیٹتے آنکھیں موند لیں۔۔

"میری زندگی بن گئی ہو تم زحلے رات تم نے میری ذات کو مکمل کر دیا ہے۔۔ میرے وجود میں سمٹتے تم نے میری زندگی کو مہکا دیا ہے۔۔۔"

سر کو چومتے مسرور انداز میں بوسہ دیا اور آنکھیں موند گیا۔ جلد ہی مراد عالم بھی واپس گہری نیند میں جا چکا تھا۔ اور زحلے اس کی پناہوں میں مزید پر سکون ہو گئی تھی۔

exponovels

****

جھٹکے سے انورہ کو بیڈ پر پٹختے یمان نے کمرے کا دروازہ لاک کیا اور انورہ کی جانب بڑھا جبکہ انورہ تیزی سے بیڈ اترتی بیڈ کے نیچے جا گھسی۔

For more visit (exponovels.com)

یمان حیرت وصدمے سے اس کی یہ حرکت دیکھے گیا کہ آخر اس نے یہ حرکت کیا کی تھی۔

"یہ کیا بچپنا ہے انورہ۔۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو یا مجھے کر رہی ہو۔۔۔ باہر نکلو یہ کیسی بچوں والی حرکت ہے۔۔۔ کیا تم مجھ سے ڈر کر چھپی ہو؟ وہ بھی بیڈ کے نیچے۔۔"

یمان کے چلانے پر وہ بیڈ کے نیچے سے باہر نکلی تو یمان کی آنکھیں مزید حیرت وصدمے سے پھیل گئیں کہ اس کے ہاتھ میں پتلا ڈنڈا تھا۔

"تمہیں واقعی لگتا ہے میں تم سے ڈر کر چھپوں نگی؟ میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے والوں میں سے ہوں مسٹر یمان میں پہلے ہی جانتی تھی تم مجھے اتنی دور لاہی صرف اس لیے رہے ہو تا کہ مجھ سے اپنے سارے حساب بے باک کر سکو۔۔ بدلے لے سکو۔۔ ظاہر سی بات ہے یہاں کوئی پوچھنے والا تو ہے نہیں۔۔ یہ ہے تمہاری اصلیت اتر گیا تمہاری شرافت کا لبادا میں بھی یہی سوچوں کے آخر جب شادی انتقام کے لیے تھی تو اتنے اچھے کیوں بن رہے ہو۔"

ڈنڈا سنبھالتے وہ بنا رکے ایک ہی لے میں بول گئی جبکہ یمان نا سمجھی سے اسے سننے لگا۔

exponovels

"تمہارا دماغ درست ہے انورہ؟"

یمان نے غصے سے پوچھا۔ پوچھتے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

ہاں بالکل درست ہے۔ میں تم سے ڈرتی نہیں جبھی کل ہی اس ڈنڈے کا انتظام کر لیا" تھا۔

یمان کو قریب آتے دیکھ وہ خود بخود قدم پیچھے لینے لگی۔ اسے شدید گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی کہ باہر جو حرکت وہ کر چکی تھی اسکا سنگین انجام نہ ہو۔

البتہ دلی سکون اور خوشی ضرور ملی تھی کہ یمان کوئی شریف نہیں بلکہ اس کی سوچ کے مطابق ناٹک ہی کر رہا تھا۔۔ محبت کا ناٹک۔۔

"میرے پاس مت آؤ یمان میں سچ میں ڈنڈا مار دو نگی۔۔"

وہ دو قدم کے فاصلے پر تھا اور انورہ کے پاس پیچھے ہونے کی جگہ ختم ہو گئی تھی جبھی بہت اچانک اس نے ڈنڈا یمان کے سر پر مارا۔ اس کی حرکت پر صدمے سے ایک طرف

exponovels

ہوتے اچانک یمان نے ڈنڈا کھینچ کر دور پھینکا اور اس سے پہلے انورہ بھاگتی کمر سے پکڑ کر اسے دیوار سے پن کیا۔

"ہاں تو محترمہ۔۔۔اب تمہاری سزا دگنی ہو گی پہلے سزا کے طور مجھے یہاں۔۔"

گال کو نرمی سے سہلاتے گال کی طرف اشارہ کیا۔۔

یہاں کس چاہیے تھا۔اب تم نے تشدد کی کوشش کی تو اب سزا بڑھ گئی ہے اب یہاں "کس چاہیے۔۔"

ہونٹوں پر انگلی رکھتے کہا کہ انورہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"تم اس سزا کی بات کر رہے تھے؟"

بے یقینی سے پوچھتے وہ یمان کو مسکراتے ہوئے دیکھے گئی۔۔

ہاں۔۔سزا تو تمہارے لیے ہے۔۔میرے لیے تو جزا ہے۔۔تم کیا سمجھی میں ہاتھ اٹھاؤں گا۔۔"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اس کی سوچ پر یمان نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

تمہارے پاپا نے کہا تھا کہ محبت جتانی نہیں پڑتی۔ اپنا آپ خود ظاہر کرتی ہے کہ اظہار "کی ضرورت نہیں۔۔"

"پر شاید ہمارے رشتے کے درمیان محبت نہیں مہک سکی۔۔"

افسردگی سے بولتا وہ پیچھے ہٹنے لگا جب انورہ نے اچانک اس کا گریبان تھاما۔ وہ اب تک یمان کے بدلنے پر یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

"اب تم سزا۔۔"

وہ بول ہی رہی تھی جب یمان کا فون بجا۔ انورہ کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے اس نے فون کان سے لگایا۔۔ اسکے تاثرات اچانک بالکل سخت ہو گئے تھے وہ الٹے قدم پیچھے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ انورہ اپنا پل میں ویران ہوتا کمرہ دیکھنے لگی کہ محبت واقعی مہک رہی تھی۔ اور یہ بات یمان بھی جان جاتا اگر کچھ پل اور ٹھہرتا۔ اس کا شدت سے چاہا تھا کہ وہ یمان کے چہرے کو لبوں سے چھو لے اور ابھی بے اختیار ہوتے وہ یہ عمل کر گزرتی پر اچانک نجانے کس کی کال تھی کہ وہ فوراً چلا گیا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کون ہے یمان جس سے تم یوں نفرت کا اظہار کر رہے ہو۔۔اور اس کے لیے ایک ہی"
دن میں لندن آ گئے۔پر سوچ انداز میں بیڈ پر بیٹھی۔پھر کچھ سوچتے دوپٹہ درست کرتی
روم سے باہر نکل گئ۔نیچے ہوٹل کے پول ایریاء میں آئی تو چھوٹے بچے کھیل رہے
تھے۔شام کا وقت تھا آسمان سرمئی ہو گیا تھا۔وہ وہیں ایک بینچ پر بیٹھی سب دیکھنے لگی اور
وقت گزرنے کا علم ہی نہ ہوا۔رات کے نو بجے اسے ہوش آیا کہ یمان کمرے میں آگیا
ہو گا اور اسکی غیر موجودگی کو لے کر غصہ ہو گا۔اس کو یمان کے غصے کی پرواہ ہو رہی
تھی اس بات سے وہ خود بھی بے خبر تھی۔۔

واپس اپنے کمرے کی جانب جاتے اسے یوں لگا جیسے یمان اوپر سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔۔
اس نے فوراً اپنے قدم اس جانب بڑھا دیے۔۔پیچھے پیچھے جاتے اچانک یمان تو غائب
ہو گیا پر انورہ کو شدید تجسس نے گھیر لیا۔وہ آگے آگے جاتی کمروں میں جھانک بھی رہی
تھی جن کا دروازہ کھلا تھا جب ایک دروازے پر اس کی نظر پتھرا گئی۔۔اندر بیڈ بالکل
سامنے تھا اور بیڈ پر بیٹھے وجود کو وہ پہچانتی تھی۔اچانک اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگی
اور جسم کانپنے لگا۔اسے لگا اگر ابھی وہ یہاں سے نہیں گئی تو زمین بوس ہو جائیگی۔وہ

exponovels

For more visit (exponovels.com)

الٹے قدموں پوری قوت سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی کے راستے میں اس کی چپلیں بھی اتر کر وہیں رہ گئیں۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ اندر لاک کیا اور بیڈ کے دوسری طرف نیچے بالکل سکڑ کر بیٹھ گئی۔ اسے ایک بار پھر پینک اٹین ہونے لگا تھا۔

"وو۔۔وہ یہاں ہے۔۔وہ میری وجہ سے یہاں آیا ہے۔۔۔وہ میرے ساتھ۔۔"

انورہ کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا اور آنکھیں پھیلنے لگیں۔۔

"وہ یمان کو میرا۔۔۔میرا سچ بھی بتا۔۔دے گا کہ۔۔۔"

وہ تیزی سے نفی میں سر ہلاتے رونے لگی اور گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹتی مزید خود میں سمٹ گئی۔۔

****

زحلے کی آنکھ کھلی تو خود کو مراد عالم کی بانہوں میں دیکھ ایک بار پھر رات کا منظر یاد آتے آنکھیں بھرنے لگیں۔ وہ اس کے بازو پر سے اٹھنے لگی تھی جب مراد عالم نے اسکا سر واپس اپنے سینے ہر رکھا۔

"ابھی میرے پاس ہی رہو زحلے۔"

exponovels

مخمور لہجے میں کہا۔ لیکن زحلے بنا اس کی بات کا کوئی جواب دیے اس سے دور ہوتی کمرے سے نکل گئی۔۔ مراد عالم سمجھتا تھا کہ اسے یہ سب سمجھنے میں بھی وقت لگے گا۔۔ گہری سانس لیتے فون تکیے کے نیچے سے نکالا تو اینی کی لاتعداد کالز تھیں۔ وہ گہرا مسکرایا۔ اب تو اس نے کال کرنا ہی تھا۔ جب اسکے باپ کی تمام پراپرٹی اس کے نام تھی وہ چیریٹی میں چلی گئی تھی۔ سڑک پر آگیا تھا اس کا باپ کے علاج کے پیسے تک نہیں تھے۔۔

ایک بار پھر فون بجنے لگا کال اینی کی ہی تھی۔

"ہیلو ڈارلنگ اینی۔۔"

گرم جوشی سے ہیلو کہا۔

"یہ سب بکواس ہے مراد عالم تم نے ایسا کیوں کیا۔۔؟کس چیز کا بدلہ لیا مجھ سے میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا۔۔"

وہ روتے ہوئے چلا رہی تھی جب مراد عالم بھی ایک دم چلایا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بہت سستے میں چھوڑا ہے اپنی۔ بہت سستے میں ورنہ برباد کرنے کا بدترین راستہ بھی تھا"

میرے پاس۔۔۔ کہ تم خود تنہائی کے لمحے دینے کو پاگل ہو رہی تھی لیکن خوش قسمتی کہ

"بلا مال پر ٹل گئی۔

استہزائیہ کہتے وہ بیڈ سے کھڑا ہوا۔

کیوں تم نے میرے ساتھ ایسا مراد عالم۔۔"بری طرح روتے وہ ایک بار پھر چلائی۔"

مراد عالم نے کوفت سے موبائل کان سے دور کیا۔۔

"اپنے باپ سے پوچھنا ماریہ کون تھی۔۔ہوپ سو اتنی مہلت تو ہو گی کہ تمہیں اپنے گناہ

گنوا سکیں اور خود بھی توبہ کر سکیں۔۔"

کہتے ساتھ فون کاٹ دیا۔۔

****

وہ ڈھیلے قدموں سے اس کمرے سے باہر نکلا۔ وہ کس امید پر یہاں آیا تھا؟ آنکھوں سے

ایک قطرہ نکل کر لڑھک گیا۔ وہ آج سالوں بعد بھی معصوم بچوں کی طرح اس امید پر

exponovels

اپنے باپ سے لڑنے کے لیے آیا تھا کہ انہیں اپنے گناہوں احساس ہو گیا۔ وہ مرنے سے پہلے یمان سے معافی مانگنے چاہتے ہیں۔ اس کے سوالات کے جواب دینے۔ لیکن کیا ہوا ؟اس کا باپ پہلے روز کی طرح ہی سفاک تھا کہ اسے یہاں اپنے علاج کے پیسوں کے لیے بلایا تھا۔ اس کی مری ہوئی ماں کے واسطے دے کر اس سے علاج کے پیسے مانگ رہا تھا۔ وہ شخص شروع سے خود غرض تھا وہ کیا ان سے کوئی لڑتا۔۔ دے آیا تھا وہ اپنی ماں کا صدقہ انہیں اور اپنے ذات کے ٹوٹے ٹکڑوں کو سمیٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھاتے اس کی نظر انورہ کی چپل پڑی۔۔ وہ اس کی ایک ایک چیز کو پہچانتا تھا۔ نیچے جھک کر اس کی چپل اٹھائی اور پھر کچھ غلط ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ وہ بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں گیا۔ جیب سے چابی نکالتے لاک کھولا اور کمرے میں داخل ہوا تو انورہ کمرے میں کہیں نہیں تھی۔۔ وہ واپس پلٹنے لگا جب بیڈ کے دوسری طرف ایک گھٹڑی نظر آئی غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا وہ انورہ تھی۔

گہری سانس لیتے یمان نے دروازہ اندر سے بند کیا۔۔ دل پر سکون ہوا۔

"انورہ۔۔۔ نیچے کیوں بیٹھی ہو؟"

exponovels

اس لمحے وہ خود بھی ٹوٹ کر بکھر اسا تھا جبھی اپنے الفاظ کی نمی نہ چھپا سکا۔ وہ چاہتا تھا انورہ اس کے وجود کو خود میں سمیٹ لے۔

"انورہ۔"

انورہ کو ویسے ہی بیٹھے دیکھ ایک بار پھر پکارا۔ آواز مکمل بھیگ چکی تھی۔ وہ بتانا چاہتا تھا آج اپنے غم۔ اپنے دل سے اپنی محرمیوں کو نکال دینا چاہتا تھا اور اس کے پاس سب سنانے کے لیے صرف ایک ہی اپنا بچا تھا وہ انورہ تھی۔

یمان کی آواز اپنی سماعتوں میں سن انورہ نے نظر اٹھا کر یمان کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے بھاگتے ہوئے یمان کے گلے لگی۔

"یمان میں نے اسے یہاں دیکھا۔ وہ یہاں آیا ہے۔۔ وہ میری وجہ سے آیا وہ پھر سے مجھے اکیلے کمرے میں لے جائے گا مجھے بیڈ ٹچ۔۔"

انورہ کی حالت دیکھتے شدت سے آنکھیں میچتے انورہ کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا۔۔ وہ پینک ہو رہی تھی۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں چھو بھی نہیں سکتا۔بیوی ہو تم میری یمان عنید کی۔۔"

"جو تمہاری حفاظت کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔۔

ایک ایک لفظ ٹھہر کر کہتے وہ انورہ کو ساکت کر گیا۔وہ بھگیتی آنکھوں سے یمان کی بھیگی آنکھوں کو دیکھنے لگی جب یمان نے آگے جھکتے استحقاق سے اس کے آنسوؤں کا اپنے لبوں میں چن لیا۔

"اپنی قریب آنے کی اجازت دے دو انورہ۔۔میں ٹوٹ رہا ہوں۔مجھے سمیٹ لو۔۔۔"

انورہ کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھامے وہ گزارش کر رہا تھا۔

"یمان تم نے مجھ سے۔۔ صرف بدلے اور انتقام کے لیے شادی کی نہ۔۔"

وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔وہ کیسے قبول کر لیتی کہ وہ شخص جو کسی کی کی گئی بے عزتی نہیں بخشتا وہ اسے معاف کر دے گا۔

انتقام کے لیے پہلی رات کافی تھی انورہ جب تم میری پناہوں میں بے خبر تھی۔اپنی" ماں کے بعد میں صرف تم سے محبت کی ہے۔۔اور بے حساب کی ہے۔۔ محبت میں "صرف حاصل کرنے کی جستجو ہوتی ہے۔۔انتقام اور بدلے نہیں۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ بولا تو انورہ ہچکیاں بھرنے لگی۔

"تم میرا ماضی نہیں جانتے۔۔ جان جاؤ گے تو دھتکار دو گے۔۔"

یمان کی شرٹ مٹھی میں دبوچتے وہ اپنے دل کا سب سے بڑا راز اپنا ماضی کھولنے لگی۔ اس کی بات پر یمان کا دل پھٹنے لگا۔

مجھے کچھ بھی نہیں جاننا انورہ۔۔۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں تم میری بیوی ہو۔۔ میری "محبت اور میری زندگی بس۔۔"

اس کی بات پر انورہ روتے ہوئے مسکرائی۔

"اجازت ہے"

انورہ کے ماتھے پر لب رکھتے پوچھا۔ جواباً انورہ اس کے سینے پر رکھ گئی۔ یمان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما اور اس کے لبوں کو اپنے ہونٹوں کی دسترس میں لیا۔۔۔ یہ وہ جام تھا جسے پینے کو دو وجود جیسے صدیوں کے پیاسے تھے۔ یہ وہ جام تھا جو رگوں میں سرور دوڑانے لگا۔ یہ وہ لمس تھا جو روح کو ایک پاکیزہ خوشبو سے معطر کرنے لگا۔ قربت میں شدت آتی گئی۔ وہ اسے پوری طرح خود میں سمالینا چاہتا تھا۔ یمان نے اسے اپنی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بانہوں میں بھرا اور بیڈ پر لٹا دیا۔ اس کی اگلی بے باک جسارت سے گھبرا کر انورہ نے اس کا ہاتھ اپنے پہلو سے ہٹایا اور خود میں سمٹنے لگی۔ مگر اب تو وہ خود کو بھی نہیں روک سکتا تھا۔ تبھی انورہ کی کمر کے گرد نرمی سے اپنی بانہوں کا حصار قائم کر کے اسے خود میں بھینچا۔ اور ایک مرتبہ پھر ان مخملیں گداز لبوں پر اپنے لب رکھ کر ماحول پر فسوں طاری کر دیا۔ اس کی جنون خیزیوں سے پریشان انورہ کا دم نکل جاتا مگر یہ یمان کی محبت تھی جس میں جب وہ گھبرا کر سمٹنے لگتی تو وہ نرمی سے اسے خود میں بھینچ لیتا۔۔

پھر دو ٹوٹے ہوئے وجود نے ایک دوسرے کو سمیٹتے مکمل کر دیا۔۔

رات ان کی محبت کی جیت ہو گئی۔۔ اور ان کے گرد ہر چیز محبت کی خوشبو سے مہکنے لگی کہ یہ سچ ہے سچی اور مخلص محبتیں مہکتی ہیں۔۔

۔

****

exponovels

دو دن گزر گئے تھے۔ اس رات کے بعد زحلے اس سے بات نہیں کر رہی تھی بلکہ مراد عالم کو دیکھتے ہی وہ کمرے میں بند ہو جاتی تھی۔ لیکن آج مراد عالم زبردستی اسے کمرے میں لے آیا تھا۔ آج ماریہ کی برسی بھی تھی وہ تنہائی محسوس کر رہا تھا اور یہ بھی سچ تھا کہ اسے آج کے دن زحلے سے بھی عجیب سی چڑ ہو رہی تھی۔

محبت اور نفرت کا ایک ہی کمان میں رہنا مشکل تھا یہی حالت مراد کی تھی کہ وہ محبت اور نفرت دونوں بیک وقت کر رہا تھا۔

زحلے اس کے برابر میں لیٹی سو گئی تھی۔ وہ بھی ایک نظر اس کی پشت پر ڈالتا آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔ اپنا دردناک ماضی سوچتے وہ بھی جلد گہری نیند میں چلا گیا۔

"کچھ بھی ویسا نہیں ہے مراد جیسا دکھتا ہے،،،،، نہ رشتہ ویسا نہ اعتبار ویسا،،،،، نہ ہی،،، احترام ویسا،،، سب کچھ فریب ہے مراد کچھ بھی حقیقت نہیں

نہ چاہتے ہوئے بھی انکی آواز بھرا گئی تھی۔

exponovels

آپ مجھے بتائیں ہوا کیا ہے،،؟ آپ مجھے پریشان کر رہی ہیں،،، خدا کے لیے کچھ تو بتائیں۔"

وہ وحشت زدہ سا بولا اتنا کمزور اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج لگ رہی تھیں انکے لہجے اور الفاظ کسی بڑی انہونی کی خبر گیری کر رہے تھے۔

"کچھ نہیں مراد میں کل ہی تمہارے پاس آرہی ہوں پھر سب بتا۔۔۔!"

وہ جملا ادھورا چھوڑ گئی تھیں مرادعالم کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

"،،،،میں رات خود آرہا ہوں،،، پھر کل ساتھ واپس چلینگے لیکن ابھی تو مجھے کچھ"

وہ فکرمندی سے جلد از جلد بات مکمل کرکے پوچھنا چاہتا تھا لیکن دوسری طرف سے وہ سپاٹ انداز میں بولیں۔

"فون رکھو مراد بعد میں بات کرونگی،،۔"

وہ بول کر شاید اس وجہ سے فون گرا گئی تھیں کہ مرادعالم فون کاٹ چکا ہوگا کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ فون کاٹنے ہی لگا تھا لیکن دوسری جانب سے آوازیں سنتا ٹھٹھک کر رکا۔۔۔

exponovels

"،،،،،اے کون ہے،،،،،، پیچھے ہٹو"

پہلی چیخ پر بری طرح دھاڑا لیکن اسکی آواز فون کے ایئر پیس میں ہی دب گئی تھی۔

"،، چھوڑوں انہیں بلڈی۔۔۔۔،! سمجھ نہیں آ رہی میری بات"

گلاس وال پر مکا مارتے وہ دیوانہ وار چیخ رہا تھا جب ایک آواز پر اسکے قدم ساکت ہو گئے

۔

گولی چلنے کی آواز پر۔۔ پھر اگلے لمحے فون پر ایک آواز گونجی۔

تھینک گاڈ سلطان تم نے اس فساد کو مار کر ختم کیا۔

ماریہ کی ایک چیخ کے بعد اس آواز نے اسے پتھر کر دیا۔

اس کی ماں خود کو چھڑوا رہی تھی کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ اس کا چچا ہاشم ہی تھا کہ اس کی ماں بار بار سلطان ہاشم دور ہٹو کہتی چیخ رہی تھی اور پھر ایک اور آواز آئی یعنی وہ ایک نہیں دو لوگ تھے اور پھر اسکی ماں کو مار دیا۔۔

"،،،،امی"

exponovels

For more visit (exponovels.com)

وہ جو کب سے نیند میں بڑبڑا رہا تھا زحلے کچی نیند سے جاگتی بغور اسے دیکھ رہی تھی مراد عالم کے اس دن کے ستم کے بعد اسے نیند ہی کب آرہی تھی اسکی نظر میں برباد لوگ کب سکون سوتے تھے اور اس رات مراد عالم نے اسکی نظر میں اسے آباد نہیں برباد کیا تھا لیکن اس لمحے مراد عالم کی طبیعت تشویش ناک تھی وہ اچانک اٹھ بیٹھا تھا اسکا چہرہ اور جسم اے سی ٹھنڈک کے باوجود پسینے سے شرابور تھا بال ماتھے سے چپکے سے شفاف پیشانی شکن آلودہ تھی۔

"مراد عالم کیا ہوا آپکو۔"

ناچاہتے ہوئے بھی احساسِ فکر مندی سے پوچھا،،، مراد عالم نے گردن موڑ اسے دیکھا بیک وقت آنکھوں میں نفرت حقارت اور انتقام جاگ اٹھا۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں،،، آپ"

گھبراہٹ سے زحلے کی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں۔

"میرے،،، کمرے سے دفع ہو"

exponovels

مراد عالم نے دانت پیستے کہا جبکہ وہ ناسمجھی سے مراد عالم کو دیکھنے لگی اسے یقین نہ آیا کل اسے اپنے کمرے میں لانے والا اسکو بیوی کا مقام دینے والا آج ذلیل کر کے کمرے سے نکال رہا تھا۔

”،،، میں اس کمرے میں اپنی مرضی سے نہیں آئی تھی مراد عالم آپکی حوس مجھے یہاں“

اس سے پہلے اسکا جملا مکمل ہوتا مراد عالم غضب سے اسکا رنگ یکدم لٹھے کی مانند سفید ہو گیا۔

”،،، یہاں سے دفع ہو“

زحلے کے اندر ہلنے کی قوت بھی جیسے مفقود ہو گئی تھی وہ یک ٹک مراد عالم کو دیکھنے لگی۔

میں تم سے،، تمہارے باپ سے،،، اور تمہاری بہن سے شدید نفرت کرتا ہوں کہ اگر“ ابھی اپنی نفرت ظاہر کروں تو تم اگلی سانس لے پاؤ۔ تمہارے باپ نے میری ماں کا قتل ”کیا۔۔ سنا تم نے۔۔ قاتل ہے تمہارا باپ اور تم قاتل کی بیٹی۔

جنون خیزی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اسکے منہ سے نکلے الفاظ کی سچائی کی گواہی اسکی شدتِ ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں دے رہی تھیں۔۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

زحلے روتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئی تھی۔

تو لے لیا مراد عالم آپ نے بدلا۔۔

محبت کا دکھاوا اور ناٹک کر کے اسے حاصل کر کے اپنا مقصد پورا کر کے اسے دھتکار دیا تھا۔ اپنے انتقام کو پروان چڑھایا تھا۔ ان دو دنوں میں مراد عالم کے متعلق مثبت سوچنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آج کا مراد عالم کا رویہ اسے حقیقتاً برباد کر گیا تھا۔ رات ساری آنکھوں میں کٹی۔ صبح ہوتے ہی مراد عالم گھر سے نکل گیا تھا۔ اور وہ اپنی ویران زندگی کے خاتمے کی دعا کرنے لگی تھی۔

****

ایک اور دن یمان کی من مرضیوں میں گزرا تھا۔ اس ایک دن میں اپنی قربت اور محبت میں اس نے انورہ کو اس کے سارے غم اور محرومیوں کو بھلا دیا تھا اور وہ خود بھی اسکی قربت کے نشے میں سارے غم بھول گیا تھا۔

exponovels

میں سوچ رہا تھا ہم ہورا مہینہ اپنا ہنی مون کر لیں۔۔ تم جہاں جانا چاہتی ہوں وہاں جائینگے۔۔"

انورہ کھڑکی کے پاس مسکراتی کھڑی تھی جب یمان نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"ابھی نہیں یمان اا ابھی مجھے واپس گھر جانا ہے ہم پھر آ جائینگے۔"

انورہ نے مسکراتے کہا۔۔ اس کے چہرے کی رونق دیکھ کوئی بھی جان سکتا تھا یمان کی محبت نے اسے کتنا نکھار دیا تھا۔

"چلو پھر پیکنگ کرتے ہیں دو گھنٹے بعد کی فلائٹ ہے۔۔"

انورہ کا سر چومتے مسکرا کر کہا۔۔ انورہ بیڈ کے سائیڈ پر رکھے سوٹ کیس اٹھانے لگی جب یمان کا فون بجا۔۔ انورہ نے بغور اس کے تاثرات دیکھے جو اچانک سخت ترین ہو گئے تھے۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تم پیکنگ کرو میں ابھی آرہا ہوں۔ کہتے ساتھ وہ کمرے سے نکل گیا۔ انورہ نے ایک نظر بیڈ کو دیکھا اور پھر خاموشی سے یمان کے پیچھے چلنے لگی۔ انورہ کے پیچھا کرنے سے بے خبر وہ بہزاد عنید کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ پیسوں کے چیک کے لیے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اور وہاں انورہ کے قدم پتھرا گئے تھے۔۔

"اتنا بڑا دھوکا۔۔"

اس کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے۔ اب سب سمجھ آرہا تھا۔ وہ بہزاد عنید کا بیٹا تھا اور یہ سب ایک سازش تھی اسے برباد کرنے کی اسے حاصل کرنے کی۔ وہ ایک غلیظ آدمی کا بیٹا تھا جس نے اس کا سارا بچپن برباد کر دیا تھا۔

وہ الٹے قدم کمرے میں لوٹ آئی۔ بالکل ساکت وجامد بیٹھی وہ ایکدم قہقہ لگا کر ہنسی۔۔

"میں کتنی بیوقوف ہوں۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اپنا مزاق اڑا رہی تھی۔ اپنے وجود سے گھن محسوس ہو رہی تھی جسے یمان نے چھوا تھا۔

exponovels

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی یمان۔۔میں تمہیں تمہاری اوقات یاد دلادونگی۔

تمہارے طلاق دینے سے پہلے میں خود تم سے خلع لے کر تمہارے منہ پر خلع کا تھپڑ

مارونگی۔"

آنسو اپنے اندر اتارتے عزم کیا کہ اب وہ کمزور نہیں پڑے گی۔

یمان کے واپس آنے کے بعد یمان کا اپنا موڈ درست نہیں تھا جس وجہ سے اس نے انورہ

کے موڈ کو محسوس ہی نہ کیا۔

دو گھنٹے بعد وہ لوگ خاموشی سے فلائٹ میں بیٹھ گئے۔سارا سفر دونوں اپنے اپنے عزم

کر چکے تھے۔یمان نے عزم کیا تھا اب وہ کبھی ماضی کو پلٹ کر نہیں دیکھے گا۔اور انورہ

نے عزم کیا تھا وہ دوبارہ کبھی یمان کی طرف پلٹ نہیں دیکھے گی بلکہ اسے ماضی کا ایک

اور بدترین پہلو سمجھ کر بھول جائیگی۔

پاکستان پہنچنے کے بعد گاڑی یمان مینشن جارہی تھی جب انورہ کے کہنے پر اس نے انورہ

کو ہاشم کے گھر ڈراپ کر دیا کہ ابھی وہ خود بھی تنہائی چاہتا تھا۔آخری گرہ باندھ کر اپنے

ماضی کو ہمیشہ کے لیے بند کرنا چاہتا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

****

"انورہ۔۔میری جان۔۔"

ہاشم ہشاش بشاش سے اسے دیکھتے کھڑے ہوئے جب انورہ ایک دم پیچھے ہوئی۔

"میں ابھی تنہائی چاہتی ہوں پاپا"

انورہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ فکر مند ہوئے تھے لیکن وہ کمرے میں بند ہوتی چلی گئی تھی۔کچھ سوچتے انہوں نے یمان کا فون ملایا اور اس سے خیریت دریافت کی۔یمان کے لیے بھی یہ بات فکر مندی کی تھی۔اس نے فوراً آنے کی ہامی بھری۔کچھ ہی دیر میں وہ پہنچ بھی گیا پر انورہ نے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔

کافی دیر کوشش کے بعد وہ ہاشم کے کہنے پر گھر لوٹ گیا تھا۔

ہاشم نے بھی فلوقت اسے تنہائی میسر کرتے گاڑیاں نکلوائیں۔۔کافی تگ و دو کے بعد وہ زحلے کو ڈھونڈ چکے تھے اور یہ سنتے انہیں سر تا پیر آگ لگی تھی کہ یہ سب مراد عالم نے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کیا۔ ابھی وہ زحلے کو لینے جارہے تھے ساتھ مراد عالم کا گریبان پکڑنے کا ارادہ تھا کہ اس نے یہ سب کیوں کیا۔؟ کیوں انکی محبت کا صلہ اتنا بدتر دیا۔

****

وہ کمرے کی کھڑکی پر بیٹھی حسرت سے باہر کا منظر دیکھ رہ تھی کہ اب اس گھر میں قید نجانے کتنے دن گزر گئے تھے۔ اتنے سے وقت میں وہ کافی سمجھدار ہو گئی تھی۔ وہ ویسے ہی ویران آنکھوں سے بیٹھی تھی تین گاڑیاں لائن سے گھر کے باہر رکیں۔ وہ ایک دم کھڑی ہوئی۔ گاڑی سے اپنے باپ کو نکلتے دیکھ وہ ہیں کھڑی چلانے لگی۔

"بابا۔۔"

وہ ایک دم زور زور سے چلانے لگی جب ہاشم نے اسکی آواز پر تڑپ کر اسے دیکھا۔ وہ تیزی سے نیچے بھاگی۔۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ وہ زارو قطار رونے لگی تھی۔۔ اس کا سوگوار سا روپ دور سے ہی ہاشم کے دل کو چیر گیا تھا آج مراد عالم کو اتنا اچھا سمجھنے پر افسوس ہو رہا تھا کہ تھا تو وہ حنان کا خون ہی تو سفاکیت کیسے خون میں نہ ہوتی۔ ہاشم کے ساتھ آئے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

گارڈز نے دروازے کالا کڈ توڑا ہاشم کے سامنے آتے ہی وہ ہاشم کے سینے سے لگی

زارو قطار رونے لگی۔۔

"اندر چلو زحلے بیٹھ کر سب بتاؤ مجھے۔۔"

وہ بولے تو زحلے تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی۔

نہیں بابا مراد عالم آجائینگے وہ بہت ظالم ہیں بہت برے ہیں۔۔مجھے آپ کے ساتھ جانا" ہے پلیز لے چلیں۔۔ جیسا آپ چاہیں گے بالکل ویسا ہو گا۔ میں بہت اچھے سے پڑھونگی

"اچھی لڑکی بن جاؤنگی ہر مجھے مراد عالم کے ساتھ نہ چھوڑیں۔۔

وہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے بول رہی تھی جب ہاشم نے غصے سے مٹھی بھینچتے اس گھر کو قہر برساتی نظروں سے دیکھا اور اگلے ہی لمحے زحلے کو اپنے سات لیے گاڑی میں بیٹھ گئے۔

زحلے گاڑی میں ہی انہیں سب کچھ بتا چکی تھی سوائے وہ رات کے متعلق جو مراد عالم اور اسکے درمیان گزری تھی۔

exponovels

ہاشم نے اس ست وعدہ کیا تھا کہ واپس مراد عالم کے ساتھ نہیں بھیجینگے۔زحلے سکون“
سے انکے سینے ہر سر رکھتی آنکھیں موند گئی۔

ہاشم کی آنکھیں اپنی بد قسمتی پر بھیگنے لگی کہ اسکی طرح اسکی بیٹیاں بھی برباد تھی۔گھر
پہنچ کر ہاشم نے زحلے کو اس کے کمرے میں بھیج دیا اور خود انورہ کے کمرے کا لاک
کھول کر کمرے میں داخل ہوئے۔۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی ہاشم کے اندر آنے پر پلٹ کر دیکھا پھر چہرہ موڑ گئی۔

”انورہ۔۔مجھے سب جاننا ہے۔۔تم کیوں ہنستا بستا گھر چھوڑ کر آئی ہو۔۔“
ہاشم نے سختی سے کہا کہ اب سختی ضروری تھی۔

بستا نہیں پایا۔۔صرف ہنسا ہوا گھر جو میرا مزاق اڑاتا“
۔میری بیوقوفی پر ملامت کرتا۔

آپ نہیں جانتے یمان کس حد تک گرا ہوا انسان ہے۔۔وہ مجھ سے انتقام لینے کی
”کوشش میں۔۔

exponovels

اسکی آواز بھرانے لگی تو وہ رخ پھر سے موڑ گئی۔

"کیا کیا ہے یمان نے؟"

ہاشم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"آپ کو یہی جان کر سب سمجھ میں آجائیگا کہ یمان عنید۔۔۔بہزاد عنید کا بیٹا ہے۔۔"

یہ انکشاف کرتے اس نے ہاشم کے حیران تاثرات دیکھنے چاہے پر وہ بالکل نارمل تھے۔

"میں یہ جانتا ہوں۔۔اس میں کیا ہو گیا؟"

ہاشم کی بات سنتے انور کو شدید جھٹکا لگا۔

"اس نے تم سے بدلے کے لیے شادی نہیں کی تھی انورہ۔اسے تو تمہارے اور بہزاد کا راز بھی نہیں معلوم۔یہ بات شادی کی رات تمہیں ہونے والے پینک اٹیک کے بعد اسے معلوم ہوئی جو میں نے ہی اسے بتائی تھی۔۔"

ہاشم کی بات سنتے اس کی آنکھیں تیزی سے بھیگنے لگیں۔

exponovels

یعنی اس وجہ سے اس نے اپنا انتقام چھوڑ دیا کہ اس کے باپ نے میرا بچپن برباد کیا؟"

"اسے رحم آگیا مجھ پر اور ترس کھا کر بھیک میں اپنی محبت دے دی۔۔

کھڑکی کے سائیڈ میں رکھا واس گراتے وہ غصے سے چلائی۔

اپنے اور یمان کے جن لمحوں کو معتبر سمجھا تھا اب اس پر شدت سے افسوس ہو رہا تھا۔

تم پہلے بھی غلط سوچ رہی تھی تم اب بھی غلط سوچ رہی ہو۔۔ میرے پاس بیٹھو انورہ"

"تمہارا سچ جاننا ضروری ہے۔۔

ہاشم نے مصلحت سے کہا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔"

چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے وہ روتے ہوئے وہیں بیٹھ گئی۔

اس دن گھر پر رشتہ مانگنے کے بعد تمہاری اور اس کی لڑائی کے بعد وہ میرے پاس آیا"

تھا اس کے اگلے دن ہی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اور بہت تحمل سے ساری دشمنی ایک طرف رکھتے تمہارا ہاتھ مانگا تھا۔اس نے میرے سامنے یہ قسم اٹھا کر کہا تھا کہ وہ تم سے کسی بدلے کے لیے نہیں بلکہ تم سے محبت کرتا ہے اسلیے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔اس کے اور میرے درمیان دشمنی بھی اس کے باپ کی وجہ سے تھی اور وہ خود بھی اپنے باپ سے نفرت کرتا تھا۔میں انکار کرنا چاہتا تھا لیکن اسکی آنکھوں میں تمہاری محبت دیکھتے میں انکار نہیں کر سکا انورہ کیونکہ میں چاہتا تھا تمہیں محبت کرنے والا شوہر ملے۔۔میں نے اس کی آنکھوں میں تمہاری تڑپ دیکھی تھی۔

اسکے باپ کا افیئر اگرچہ تمہاری ماں سے تھا تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا انورہ۔

اسکی ماں باپ کی وجہ سے دربدر ہوئی اور یمان نے یتیموں جیسی زندگی گزاری۔

اگر اس کے باپ نے تمہارے ساتھ زبردستی کی کوشش کی تو اس دن اس کی ماں نے تمہیں بچایا تھا اور میرے پاس میرے ہاتھوں میں تمہیں سونپ کر مجھ پر سب سے بڑا احسان کیا۔۔جانتی ہو تمہاری ماں باہر شاپنگ پر گئی تھی اور وہ تمہیں ہوس کا نشانہ بنا رہا

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تھاجب یمان کی ماں نے تمہیں بچایا۔میں اس کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا اگر اس

”دن اپنی دشمنی یا تمہاری ماں کی دشمنی میں تمہیں نا بچاتی تو کیا ہوتا؟

ہاشم کے سوالات پر انورہ پتھر کی مورت بنے ہاشم کو دیکھنے لگی۔

اس بات سے یمان انجان تھا۔ لیکن تمہارے پینک اٹیک کے اگلے دن وہ پریشان سا“

میرے پاس آتا تھا۔اس کے چہرے سے ظاہر تھا۔۔اور یہ پریشانی میرے فیصلے کو صحیح

ثابت کر گئی تھی۔۔اس دن میں نے اسے بہزاد والا سچ بتایا تو وہ مضبوط جوان میرے

سامنے رو دیا۔

”یمان بہزاد سے ملا ہے لندن میں۔۔“

وہ بولی تو ہاشم نے نفی میں سر ہلایا۔

بہزاد نے اس سے اسکی ماں ک صدقے کی خیرات مانگی تھی کیونکہ مراد عالم نے اسے“

برباد کر دیا ہے۔۔کینسر کا شکار ہے اور اسکی قسمت دیکھو کروڑوں کے علاج کے بعد وہ

exponovels

زیادہ نہیں جی سکتا اور اپنی جان کے لیے اب چندا کر رہا ہے۔یمان وہی خیرات دینے گیا تھا۔

"اس نے تمہیں دھوکا نہیں دیا انورہ۔۔محبت کرنے والے دھوکہ نہیں دیتے۔

ہاشم نے اس پاس بیٹھتے محبت سے سمجھایا۔

"پھر آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے؟بلکہ آپ تو خود یہی کہتے رہے کہ شادی کے بعد مجھے اس سے بدلا لینا ہے۔"

اسکے سوال پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔

"یہ جاننے کے بعد کے وہ بہزاد کا بیٹا ہے تم اسے قبول کرتی؟اگر میں بتاتا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے تم یقین کرتیں؟ہر گز نہیں کرتیں۔اسی لیے میں نے بس تھوڑی سی اداکاری کی۔۔اور بس پھر دیکھ لو۔۔ورنہ تمہارا باپ اتنا کمزور نہیں تھا کہ بیٹی یوں بزنس بچانے کے لیے بیٹی دشمن کے سپرد کر دے۔۔"

انورہ بے ساختہ مسکرائی دل ہلکا ہو گیا تھا۔اس کا دل یمان کی بیوفائی کو قبول نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ خود بھی یمان سے محبت کرنے لگی تھی۔

exponovels

"زحلے کا کیا ہوا پاپا۔"

اچانک یاد آنے ہر پوچھا۔

مراد عالم کو لگتا ہے ماریہ کو میں نے مارا ہے۔۔اس نے بہزاد سے بدلہ لینے کی چکر میں"

اسکی بیٹی جو دوسری بیوی سے تھی اسے محبت کے جال میں پھنسایا اور سڑک پر لا دیا بہزاد

کو۔۔"

انورہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔

"بہت اچھا کیا مراد بھائی نے"

انورہ کو سب میں خوشی ہوئی تھی۔دل کر رہا تھا مراد عالم کو تمغہ امتیاز پیش کرے۔۔

لیکن اب وہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے اور مجھ سے بدلہ لینے کے لیے اس نے مہر از حلے"

کو بنایا ہے میں اس کے لیے معاف نہیں کرونگا اگر تمہارا فیصلہ میں نے اچھا کیا تو میں

"زحلے کے فیصلے میں محبت سے مجبور ہو کر چوک گیا۔۔

کہتے ساتھ ہاشم اٹھ کھڑا ہوا۔

exponovels

انورہ خاموش رہی۔۔ کیا کہتی دھوکہ تو وہ خود بھی کھا گئی تھی مراد عالم کے معاملے میں۔

"رات یمان کو ڈنر پر بلایا ہے۔ اچھے سے ملنا تمہاری وجہ سے پریشان ہے میرا داماد"

ڈانٹنے کے انداز میں کہتے ہاشم کمرے سے نکل گئے جبکہ پیچھے انورہ گہرہ مسکرائی۔

تھوڑا مزید پریشان کرنا پڑے گا نور کا مان آپ کو۔" "ہنستے ہوئے وہ بھاگ کر کھڑی

ہوئی۔۔ اور کوئی آن لائن ڈریس دیکھنے لگی جو یمان کے وش ٹھکانے لگا دے۔۔

****

رات اپنے رویے پر شرمندہ وہ زحلے کے لیے ڈھیر ساری اس کی پسند کی چیزیں لینے گیا

تھا تاکہ اسے منا سکے۔۔ آج اس نے اپنے اور زحلے کے واپس کے ٹکٹ بھی بک

کروائے تھے کہ نیہا زحلے کا انتظار کر رہی تھی گزرتے دنوں کے ساتھ اولاد کی تڑپ

بڑھتی جا رہی تھی لیکن دونوں اولادیں نظروں سے دور تھیں وہ بار بار مراد سے پاکستان

exponovels

آنے کی ضد کر رہی تھی تا کہ اپنی بیٹیوں کو اپنے ساتھ لے جا سکیں لیکن مراد انہیں منع کر رہا تھا۔ اور اب وہ زحلے کو وہاں لے جا کر انہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔

مراد عالم نے فیصلہ کیا تھا وہ سب سے چھپا کر زحلے کو اپنے ساتھ لے جائیگا۔ اور کبھی واپس نہیں آنے دے گا۔ لیکن گھر پہنچنے پر گھر کا دروازہ کھلا دیکھ وہ سامان وہیں پھینکتا گھر کے اندر دیوانہ وار بھاگا۔ لیکن گھر اندر سے خالی تھا۔ اس کی نظر گھر کے باہر گراؤنڈ پر پڑی تو وہاں گاڑیوں کے ٹائر کے نشان تھے۔

"ہاشم سلطان۔"

دروازے پر ہاتھ مارتے وہ بری طرح چلایا۔

"تم مجھ سے زحلے نہیں چھین سکتے۔۔"

غصے سے گاڑی میں بیٹھتے اس نے پوری رفتار سے گاڑی آگے بھگائی کہ وہ ایک لمحہ زحلے کو ہاشم کے پاس برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ پورا راستہ آدھے گھنٹے میں طے کرتے وہ ہاشم سلطان کے گھر پر رکا۔ اور تن فن کرتا لاؤنج میں داخل ہوا۔

exponovels

"زحلے۔۔زحلے باہر آؤ"

وہ بلند آواز میں چیخ رہا تھا۔

زحلے جو کمرے میں گہری نیند میں سو رہی تھی مراد عالم کی آواز پر سہم کر اٹھ بیٹھی اور جلدی سے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔اس کا جسم خوف سے زرد پڑنے لگا تھا وہ مراد عالم کے سائے سے بھی دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔

"کیوں شور مچا رہے ہو۔۔زحلے نہیں ہے یہاں۔۔بھاگ تو گئی تھی اپنے محبوب کے ساتھ۔۔جاؤ ڈھونڈ لو۔"

کمرے سے باہر نکلتے ہاشم نے سکون سے کہا۔جب مراد عالم پیچ و تاب کھاتا بری طرح دھاڑا۔

"ڈونٹ بی اسمارٹ ود می ہاشم سلطان۔۔ڈونٹ ٹرائے ٹو پلے ود می۔تم زحلے کو مجھ سے نہیں چھین سکتے سنا تم۔۔میری ماں کی طرح زحلے کو چھینے نہیں دونگا۔میں۔۔

exponovels

وہ غصے سے پاگل ہوتے زحلے کے کمرے کی طرف بڑھا تھا جب ہاشم غصے سے چلائے۔

سوچنا بھی نہیں مراد عالم۔"

"تم نے ثابت کیا ہے تم حنان کا خون ہو۔۔ سفاک خون۔۔

ہاشم کے الفاظ پر وہ ٹھہرا۔

"اوہ ریئلی۔۔ اور تم کون سا خون ہو ہاشم سلطان؟ بولو۔۔"

انورہ بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔ مراد عالم کا یہ روپ تو شادی والے دن سے بھی زیادہ بھیانک تھا۔

"تم غلط ہو مراد۔ تم کسی کی باتوں میں آرہے ہو میں نے نہیں مارا ماریہ کو بلکہ می۔۔"

اپنی فضول باتیں بند رکھو ہاشم سلطان۔۔ تمہیں لگتا ہے اگر تم یہ ساری باتیں کر کے"

"زحلے کو مجھ سے بچا لو گے تو غلط ہو۔۔ زحلے میں تمہیں نہیں دونگا۔

وہ ایسے لڑ رہا تھا جیسے زحلے انسان نہیں کوئی چیز ہو۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

"مراد تمہیں شدید غلط فہمی ہے ایک بار میری بات سن لو۔۔"

ہاشم اس کا پاگل پن اور بدگمانی دیکھ گھبرا گیا تھا محبت تو اسے بھی مراد عالم سے تھی۔۔

ہاشم کو اندازہ تک نہیں تھا وہ اتنے سالوں سے دل میں یہ بدگمانی لیے بیٹھا ہے۔

غلط فہمی ؟۔۔ہاں غلط فہمی تو میری ماں کو تھی جو وہ کہتی تھی تم ہمدرد ہو اور تم نے کیا کیا" ؟اللہ نے ایک ہی رشتہ دیا تھا مجھے جو مجھ سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔میری زندگی جینے کی "وجہ تھیں وہ اور تم مجھ سے میری زندگی چھین لی ہاشم۔

لاونج میں رکھی چیزیں اٹھا کر وہ پٹخنے لگا تھا۔ غم و غصے سے مراد عالم کی آنکھیں بہنیں لگی تھیں۔ہاشم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔انورہ کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔

میرے سامنے دم توڑا انہوں نے۔۔ فون پر بات کر رہا تھا میں ان سے۔۔روز تین بجے بات کرتا تھا۔۔ پھر ایک دن ایک بجے ہی کال آگئی۔میں بہت خوش ہو گیا تھا لیکن پھر سب ختم تم نے مار دیا ہاشم انہیں اپنے دوست کے ساتھ مل کر ان سے زبردستی کی

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کوشش کی جب وہ قابو میں نہیں آئیں تومار دیا۔مجھے تین کے ہندسے سے نفرت ہوگئی

"کہ جب تین بجتے ہیں میں خود کولاوارث محسوس کرتا ہو۔۔

پاگلوں کی طرح روتا وہ پاگل ہی لگ رہا تھا۔

"بابا وہ عورت مراد عالم کی امی تھیں۔۔"

سب کو ساکت کرتی آواز زحلے کی تھی وہ دروازے پر کھڑی آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے ہاشم کو دیکھ رہی تھی جب ہاشم نے روتے ہوئے سر جھکا دیا۔

زحلے جواب اپنی باپ کی باتوں کو سن کر مراد عالم کے الزامات کو سن کر لرزتی کانپتی باہر نکلی تھی پتھرائی ہوئی نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھے گئی۔۔

تم جیسا چاہو گی ویسا ہو گا زحلے لیکن تم یہاں نہیں رہ سکتی۔تم صرف میری ہو چلو"

"میرے ساتھ۔۔

وہ زحلے کی طرف بڑھتا اس کا ہاتھ پکڑتے باہر لے جانے لگا تھا نورہ مراد عالم کو روکنے کے لیے آگے بڑھی تھی کہ ایک مرتبہ پھر زحلے کی آواز پر قدم روک لیے۔۔

exponovels

”آج آپ کو مجھے سننا پڑے گا مراد عالم“

مراد کا ہاتھ جھٹکتے وہ چلائی۔

”آپ کو بھی سننا پڑے گا انورہ اور بابا آپ کو بھی۔۔

وہ روتے ہوئے مراد عالم سے دور ہو گئی۔۔ مراد عالم غصے سے پھر اسکی جانب بڑھنے لگا تھا زحلے کی دھمکی پر قدم روک لیے۔

میں سات سال کی تھی۔۔۔ جب بابا کے ساتھ گڑیا سے کھیل رہی تھی ماما تو اپنے ساتھ انورہ آپی کو لے گئی تھیں۔۔ جب اچانک کوئی۔۔ باب۔۔ اکا نام لیتے چلانے لگا۔۔

”سلطان۔۔۔ سلطان۔۔ ہاشم ہاشم۔۔

وہ کوئی عورت تھی جو رو رہی تھی

بابا مجھے گود سے اتار کر اس کمرے کی جانب بھاگے تو میں بھی چپکے سے ان کے پیچھے چلی گئی۔ اور پھر۔۔۔ وہ ایک انکل جو۔۔ بابا کے آفس جانے کے بعد مجھے بہت ساری

exponovels

For more visit (exponovels.com)

چاکلیٹس لا کر دیتے تھے وہ اندر اس انٹی کو مار رہے تھے یا کچھ اور پر وہ آنٹی چلا رہی تھی۔جب بابا نے گن نکالتے اس آدمی کو مارنا چاہا لیکن اچانک اس آدمی نے ۔۔۔۔اس عورت کو سامنے کر دیا اور گولی ان کو لگ گئی۔

"بابا اس عورت کی جانب بھاگے تو وہ آدمی ہنسنے لگا اور پھر وہ چلا گیا۔

زحلے کی بات پر جہاں مراد عالم پتھر بنا کھڑا تھا وہیں ہاشم زارو قطار رونے لگا تھا۔انورہ تو یہ دیکھتے صدمے میں تھی کہ زحلے کو وہ سب یاد ہے۔۔

مراد عالم کو بڑا دھچکا لگا تھا کہ دیوار کا سہارا لیتے بامشکل خود کو گرنے سے روکا تھا۔

مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔۔ مم میرے۔۔ بیسٹ فرینڈ سے۔۔۔نیہا کے تعلقات ہیں۔۔"

میں مانتا ہوں میں نے نیہا کو اس کا حق نہیں دیا تھا پر نیہا نے یہ بات ثابت کی کہ وہ اس کے قابل بھی نہیں تھے۔۔

میری غیر موجودگی میں رات کے وقت وہ نیہا کے پاس آتا تھا۔میں رات گھر سے دور رہتا تھا کہ مجھے تنہائی راس آگئی تھی

exponovels

لیکن نیہا نے اپنی تنہائی کو رنگین کر لیا تھا لیکن وہ مرد نیہا کے ساتھ بھی مخلص نہیں تھا اس کی نظر ماریہ پر بھی تھی اس بات کا اندازہ مجھے تب ہوا جب ماریہ نے میری شال دیکھ کر مجھ پر شک کیا تھا کہ رات اس کے کمرے میں۔۔ میں آتا ہوں۔ جب کہ وہ شال خاص آرڈر پر بنوائی گئی تھی اور صرف میرے اور بہزاد کے پاس تھی۔ اس وقت مجھے نیہا پر شک ہوا تھا کیونکہ ماریہ تو خود خوفزدہ تھی اور گھر کے اندر کوئی مالکان کی مرضی کے بغیر نہیں آسکتا تھا۔۔ میں بہزاد کو لایا نہیں تھا۔ ماریہ بھی نہیں لائی تھی تو پھر بچتی نیہا تھی۔

اسی دوران نیہا نے میری اور ماریہ کی ایک لڑائی کو غلط رخ دے کر وہ ویڈیو ریکارڈ کر کے حنان کو بھیجی جواباً ماریہ کی پریگنینسی پر مجھ پر تہمت رکھتے حنان نے اسے موقع کا فائدہ اٹھا کر طلاق دے دی۔

کیونکہ وہ اس رشتے سے بیزار تھا اور نام سے بھی آزادی چاہتا تھا۔ اور پھر میں نے غصے میں نیہا کو طلاق دے دی۔ وہ مجھے بغیر بتائے انورہ کو اپنے ساتھ لے گئی۔ بعد میں ماریہ کی حالت مردوں سے بھی بدتر ہو گئی۔ مجھ سے غلطی ہوئی میں نے کچھ نہیں کہا جب کہ

exponovels

نیہا کی سفا کی اور حنان کی بیوفائی کے بعد جو خول اس نے پہلے چڑھار کھا تھاوہ توڑ دیا۔وہ

"حاملہ اور برین ٹیومر کی مریض تھی۔۔

کہتے ساتھ ہاشم پھوٹ پھوٹ کر رو دیا جبکہ ایک کے بعد ایک انکشاف پر مراد عالم کے

بے بس ہوتے زمین پر بیٹھ گیا کہ اپنی ماں کی اصل مجرم کو وہ ہمیشہ ماں جیسی محبت دیتا رہا

ان کا خیال کر تا رہا۔۔

"وہ سب کچھ کھو کر اپنی بیماری سے لڑنا چاہتی تھی صرف تمہارے اور اپنی ہونے والی

"اولاد کے لیے۔۔

وہاں کھڑے ہر ایک نفس کی آنکھ اشک بار تھی۔

ہاشم سلطان کو زار و قطار روتے دیکھ انورہ نے سہارا دے کر اٹھایا۔اور کمرے میں لے کر

چلی گئ۔۔

exponovels

تم اس سے سال دور رہے تھے مراد۔۔اور اس نے تمہاری دوری میں بھی تم سے بے پناہ محبت کی اور مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہے کہ اس نے دوسری بار محبت کو پہچاننے میں غلطی نہیں کی۔۔"

دروازے کے پاس رک کر ہاشم نے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"امی۔۔"

کچھ دیر بعد مراد عالم کی آہ وبکا گھر میں گونجنے لگی تھی ویسے رو رہا تھا جیسے کسی کی میت پر رویا جاتا ہے۔۔زحلے تڑپ کر آگے بڑھی تھی اور گھٹنے کے بل بیٹھتے اسکا سر اپنے سینے پر رکھے سر پر تھوڑی ٹکائے رونے لگی تھی۔۔نرم آغوش پا کر مراد عالم کے رونے میں بھی شدت آئی تھی۔وہ زحلے کے وجود کو سہارا بنائے بے پناہ ازیت سے گہری سانس لیتے رو رہا تھا کہ اس کی ازیت زحلے کو اپنے دل میں محسوس ہو رہی تھی۔

exponovels

میری ماں میرے لیے تڑپتی تڑپتی مر گئی زحلے۔۔وہ۔۔وہ۔۔آخری وقت میں مجھے یاد کر رہی تھیں۔۔میرے لیے تڑپ رہی تھیں اور۔۔میں تنہا ہوں زحلے۔۔مجھے اللہ نے ایک قیمتی رشتہ دیا تھا وہ بھی مجھ سے چھین لیا۔۔۔"

اسکے رونے پر زحلے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

"میں ہوں نہ مراد عالم۔۔میں بھی تو آپ کی ہوں نہ۔۔آپ اکیلے نہیں ہیں۔۔"

وہ تمام فرق ہر ستم اور تکلیف بھلائے مراد عالم کو سہارا دے رہی تھی۔کافی دیر رونے کے بعد زحلے اسے کمرے میں لے گئی اور سکون کی گولی دے کر سلا دیا کے اس کا سونا بہت ضروری تھا۔۔

انورہ ہاشم کو سنبھال چکی کہ تھی وہ اپنے باپ کی ماریہ سے محبت جانتی تھی۔۔

"یمان آرہا ہے راستے میں ہے تیار ہو جاؤ۔۔"

تیاری تو وہ پہلے ہی کر چکی تھی۔ہاشم نے اپنے غم میں یہ محسوس ہی نہیں کیا تھا کہ وہ برقعہ پہنے کھڑی تھی۔۔۔

"آپ منع کر دیں ابھی یمان کو کہ وہ مجھے لینے نہ آئیں۔۔"

exponovels

اسکی بات پر ہاشم نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب کیوں منع کر دوں؟ اور تم نے یہ برقعہ کیوں پہنا ہے۔۔؟"

حیرت سے پوچھا۔

"بس کیونکہ میں نے یمان کے لیے ایک سرپرائز پلان کیا ہے۔۔ میں ابھی گھر کے لیے

نکل رہی ہوں۔۔ جب تک یمان ریٹرن ہونگے میں وہاں پہنچ چکی ہو نگی۔۔"

اس کے جواب پر ہاشم مسکرایا۔ ایک بیٹی سیٹ ہو چکی تھی گھر گھر ہستی میں۔۔ دوسری

کی بھی خوشگوار زندگی کا یقین تھا اسے۔

"ٹھیک ہے۔۔ خیر سے جاؤ میں انکار کر دونگا۔"

ہاشم کے کہنے پر انورہ نے کھڑے ہوتے ہاشم کے سر پر بوسہ دیا۔۔ "سب ٹھیک

ہو جائیگا۔۔ مراد عالم اتنے برے نہیں ہیں۔۔"

ماریہ کے کہنے پر ہاشم پھیکا سا ہنسا۔

"وہ بالکل برا نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ماریہ کی تربیت ہے۔"

ہاشم کے کہنے پر ماریہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔ پھر عقیدت سے دوبارہ باپ کا ماتھا چوما۔

exponovels

میں دعا کرتی ہوں یمان بھی مجھ سے ویسی ہی محبت کرے جیسے آپ ماریہ امی سے "کرتے تھے۔۔

ہاشم محض اثبات میں سر ہلا سکے اور پھر انورہ کو کمرے سے جاتے دیکھ آنکھیں موند گئے۔

ملازمہ کو وہ پہلے ہی آگاہ کر چکی تھی۔اسلیے جلدی سے کمرے میں جاتے سامان منگوایا۔

اور پھر برقعہ اتار کر خود کو شیشے میں دیکھا۔

ہر طرف سے تسلی ہو جانے کے بعد اب وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔۔

سرخ رنگ کی ساڑی جو سادے جار جیٹ کی تھی۔اس میں اسکا نازک سراپا اور سفید رنگت دمک رہی تھی۔

بال کھولے تو کرلی بال اسکی کمر پر جھول گئے جس آدھا گھنٹہ لگا کر ان کو کرل کیا تھا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

جلدی سے ہونٹوں کو لال لپ اسٹک سے سجا کر آنکھوں میں کاجل اور مسکارا لگایا۔

اتنے میں ہی وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔ ایک تنقیدی نگاہ خود پر ڈالتے اس نے خوشبودار موم بتیاں کمرے میں جلائیں جو اس نے منگوائی تھیں۔ اور لان سے توڑے گئے تازہ پھولوں کی پتیاں کمرے میں پھیلا کر لائٹ بند کر دی کے پورے کمرے میں خوبناک ماحول تھا اور انورہ اس ماحول میں کھڑی ایک اپسر الگ رہی تھی۔ اب وہ بے چینی سے یمان کا انتظار کر رہی تھی۔

جب یمان کی گاڑی کی آواز پر چونک کر کھڑکی سے جھانکا تو یہ دیکھ ہنسی آئی وہ اداس سا روٹھا گھر میں داخل ہو رہا تھا۔ انورہ ہنستے ہوئے دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔ کچھ لمحے بعد یمان دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا پر اندر کا ماحول دیکھ ٹھٹھک کر قدم روک لیے۔

ابھی وہ ملازمہ کو پکارنے ہی لگ تھا جب کسی نے پیچھے سے کمر کے گرد حصار باندھا پہلے وہ بری طرح چونکا پھر آسودگی سے سکون بھرا مسکراتے آنکھیں موند گیا۔

"بیوی کو ہوتے ملازمہ کو آواز نہیں لگاتے۔۔"

exponovels

انورہ ے چھیڑنے پر وہ کھل کر مسکرایا۔

"کیسے لگا سرپرائز۔۔"

انورہ کے سوال پر وہ اس حصار توڑتے پیچھے مڑا اور انورہ کو اپنے حصار میں لیا۔

"بالکل تمہاری طرح خوبصورت۔۔

انورہ کے دائیں گال پر لب رکھتے محبت سے کہا۔ پھر انورہ کو لیے صوفے پر بیٹھا اور انورہ کی ہتھیلی اپنے انگھوٹوں سے مسلنے لگا۔ انورہ کو وہ کچھ پریشان سا لگا۔

میں ڈر گیا تھا کہ اگر تم واپس نہ آئی تو۔۔ جانتی ہو میرے ڈیڈ نے کبھی ہمیں محبت نہیں دی وہ ساری زندگی عیاشی میں مگن رہے میرے لیے یا میری ماما کے لیے وقت ہی نہیں تھا میری ماما نے خود کو بزنس میں مصروف کر لیا تھا پر مجھے اپنا پورا وقت دیتی تھیں پر پھر بھی باپ کی کمی تو محسوس ہوتی تھی۔ جب ہوش سنبھالا تو معلوم ہوا کہ وہ الگ الگ عورتوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔۔ اور پھر کچھ عرصے بعد انہوں نے شادی کر لی۔ پھر ماما

exponovels

For more visit (exponovels.com)

نے ان سے طلاق لے لی۔۔اس کے بعد ماما بیمار رہنے لگی ہم علاج کے لیے باہر گئے تو

”جس دن چیک اپ۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکا۔شاید آنسو ضبط کر رہا تھا۔انورہ نے حوصلہ دینے کے لیے اس کے سرد ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

جس دن چیک اپ کروانے گئے اسی دن انکی ڈیتھ ہو گئی۔ڈاکٹر نے بتایا انکی بیماری“ آخری اسٹیج پر تھی اور یہ سب انہیں معلوم تھا۔ایک آنسو انورہ کے ہاتھ پر گرا وہ تڑپ کر آگے بڑھی اور یمان کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگی۔

”وہ چلی گئیں مجھے چھوڑ کر۔۔۔تم کبھی مت جانا انورہ میں مر جاؤنگا۔۔“

انورہ کو خود میں بھینچتے کہا کہ انورہ کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے۔

”میں کبھی نہیں چھوڑونگی تمہیں یمان۔“

یمان کے ماتھے پر بوسہ دیتے عقیدت سے کہا۔

exponovels

"ہم اپنے بچوں کو ایک مکمل شخصیت دینگے انورہ۔۔وہ ہماری طرح زہنی ٹارچر سے نہیں گزرینگے۔۔"

وہ عہد کررہا تھا۔

"بالکل نہیں گزرینگے۔۔"

انورہ نے مسکراتے ہوئے یقین دلایا۔

"تم نے لال ساڑھی میرے لیے پہنی ہے؟"

یمان نے کچھ دیر محبت سے اسے دیکھنے کے بعد ماحول واپس نارمل کرنے کے لیے بات کا آغاز کیا۔

ہاں۔" انورہ نے شرماتے چہرہ جھکایا۔"

"لیکن مجھے ساڑھی نہیں پسند۔"

مسکراہٹ دباتے بتایا۔انورہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں پسند ہوں نہ؟ساڑھی کو نہیں مجھے دیکھو"

exponovels

اسکی بات پر یمان نے قہقہ لگایا۔۔وہ غصے سے اٹھ کر جانے لگی جب یمان نے اسے اپنے پاس کھینچا۔

"ایسے کیسے۔۔ آج تو انورہ یمان خود کو نہیں بچا سکتی۔۔"

انورہ کو اپنی بانہوں میں بھر کر وہ گدگدی کرنے لگا تھا کہ اسکی بانہوں میں بری طرح مچلتی وہ ہنسنے لگی اور پھر یمان کے رکنے پر اپنے ہاتھ یمان کی گردن میں ڈال کر نڈھال سی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔اور خود سپردگی کے عالم میں یمان کی پناہوں میں آنکھیں موند گئی۔

****

دو دن گزر گئے تھے۔۔زحلے اس دن کے بعد سے مراد عالم کے سامنے آنے سے گریز کر رہی تھی مراد عالم نے ہاشم سے معافی مانگتے سارا سچ ہاشم کو بتایا تھا کہ کیسے نیہا طلاق کے بعد اس کے پاس آئی تھی۔اور نیہا نے اسے بتایا تھا کہ سلطان نے ماریہ سے شادی کرنے کے لیے اسے طلاق دی بلکہ حنان جو ایکسیڈینٹ میں فوت ہو گیا تھا اس کا الزام

exponovels

For more visit (exponovels.com)

بھی ہاشم پر ڈالا کہ ماریہ کے حصول کے لیے ہاشم نے حنان کا ایکسیڈینٹ کروایا۔ اور ماریہ کی طلاق کی بات غائب کر کے اسے اپنی طلاق کا بتایا کہ ماریہ سے شادی کرنے کے لیے ہاشم نے اسے طلاق دی۔ اور جب ماریہ نے منع کیا تو اپنے دوست کے ساتھ مل کر اسکے ساتھ زبردستی کی کوشش اور پھر مار دیا۔ مراد سے ہمدردی صرف اسکی دولت کی وجہ سے تھی جو حنان کی ڈیتھ کے بعد وارث ہونے کی حیثیت سے سلطان نے اسکے نام کروادی تھی۔۔ بہزاد کا نام اس نے اس لیے لیا کہ جتنا وہ نیہا کا استعمال کر سکتا تھا کر چکا تھا پھر اسنے نیہا کو چھوڑ کسی اور سے شادی کر لی تھی۔

اور قدرت کا کرشمہ یہ تھا کہ کل رات ہی خبر آئی تھی کہ شدید ڈپریشن سے نیہا نے خود کشی کر لی۔۔

۔مراد عالم ہاتھ جوڑتے ہاشم سے معافی مانگ رہا تھا جبکہ ہاشم نے معاف کرنے کی شرط زحلے کو منانے کی رکھی تھی کہ اگر وہ زحلے کو منا لیتا ہے تو ہاشم اسے معاف کر دے گا۔

رات کا ایک بج رہا تھا اور وہ پریشانی سے لاؤنج میں ٹہل رہا تھا۔ وہ کیسے مناتا زحلے کو وہ تو ملنے کو ہی راضی نہیں تھی۔ پردہ نشین ہو کر کمرے میں بند تھی۔ مراد عالم نے

exponovels

For more visit (exponovels.com)

کمرے کی دوسری چابی ڈھونڈ کر لاک کھولا تو معلوم ہوا محترمہ اندر سے کنڈی لگائے سو رہی ہیں۔

میری معصوم لومڑی۔" ہنستے ہوئے وہ لان کے راستے سے زحلے کے کمرے کی کھڑکی کی طرف گیا۔ اور کھڑکی کھول کر چیک کی تو اتفاق سے کھڑکی لاکڈ نہیں تھی وہ آہستگی سے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا اسکی نیند اڑا کر محترمہ خود کمفرٹر میں دبکی خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہی ہیں۔

مراد خود بھی آہستگی سے اسکے کفرٹر میں گھسا اور آہستگی سے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اچانک اسے اپنے قریب کھینچا۔ اس اچانک افتاد پر زحلے کی نیند بھک سے اڑی۔۔ وہ چلانے لگی تھی لیکن مراد عالم نے جلد اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹ چکا تھا زحلے اسکے سینے پر مکے برساتے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب مراد عالم کے پیچھے ہونے پر وہ پھولی سانسوں سے مراد عالم کو گھورنے لگی۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ویسے ہی تمہارے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب رہا ہوں ایسے مت دیکھو پاگل "

ہو جاؤں گا"

شرارت سے کہا۔

"میرے ساتھ شرافت سے رہا کریں مراد عالم۔۔"

غصے سے بیڈ پر بیٹھتے اس نے مراد عالم کے سینے پر مکا مارا۔

"تم بس ساتھ رہنے دو زحلے۔۔ یہ بعد میں دیکھ لونگا کہ کتنی شرافت دکھانی ہے۔۔"

اسکے کہنے پر زحلے نے بھنویں بھینچتے اسے گھورا۔

"کمرے میں کیوں آئے ہیں میرے۔۔"

مراد عالم کو بیڈ سے اٹھانے کی ناکام کوشش کی جبکہ وہ مزید پھیل کر لیٹ گیا۔

"مجھے منانا ہے اس لیے۔"

شرافت سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے منائیں اور پھر جائیں کمرے سے۔۔"

exponovels

مصنوعی غصے سے سینے پر ہاتھ باندھتے کہا۔

"پکا منا لوں؟"

مراد عالم نے آنکھوں میں شرارت بھرے پوچھا۔

"ہاں"

اکڑ کر کہا۔ اگلے ہی لمحے مراد عالم نے اسے باہوں میں بھر لیا کہ پہلے تو زحلے چلانے لگی پھر کھلکھلا کر ہنستے مراد عالم کو پیچھے کرنے لگی۔ محبت آس پاس اپنے رنگ بکھیر رہی تھی۔ جس کی خوشبو ان دونوں کے وجود کو مہکا رہی تھی۔۔

"آئی ایم سوری۔ فار ایوری تھنگ۔۔"

اس کے گال پر لب رکھتے سنجیدگی سے کہا۔

"ایک شرط پر معافی قبول کرونگی مراد عالم۔۔"

زحلے فوراً مدعے پر آئی۔

"کیا؟"

مراد عالم نے بے قراری سے پوچھا۔

exponovels

آپ مجھ پر غصہ نہیں کرینگے کبھی بھی۔نہ چلائینگے نا باتیں سنائینگے۔۔نا ہاتھ۔۔"

"اٹھائینگے۔

نم لہجے میں کہا۔۔

مراد عالم کو مزید شرمندگی نے آن گھیرا۔۔

"کبھی دوبارہ ایسا نہیں ہوگا وعدہ۔۔"

وہ بولا تو زحلے نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایک اور شرط ہے میری۔۔"

موقع پر چوکا لگایا۔

کیا؟"نا سمجھی سے پوچھا۔"

"میں بارہویں کے پیپرز نہیں دونگی۔"

اسکا کہنا تھا کہ مراد عالم کا قہقہ کمرے میں گونج گیا۔

"اس بارے میں بعد میں سوچینگے۔۔"

ہنستے ہوئے زحلے کے ماتھے کو چوما۔

exponovels

زندگی ان دونوں کی مسکراہٹوں پر خود بھی کھکھلا رہی تھی کہ اب کمرے میں ہر تھوڑی دیر بعد زحلے کی ہنسی گونج رہی تھی۔

****

وہ جانتا تھا زحلے پہلے سے مراد عالم سے راضی ہو چکی ہے۔۔وہ خود بھی اس غم سے گزرا تھا جس سے مراد گزرا تھا۔دونوں ہی کے لیے ماریہ زندگی تھی۔وہ خود بھی مراد عالم کو معاف کر چکا تھا اور نیہا کو بھی۔

زحلے بھی خوش تھی اپنی زندگی میں اور انورہ بھی۔۔

وہ بھی خوش تھا۔ماریہ کی موت نے اسے بہت اذیت دی تھی لیکن اسکے دل کی خلش مٹ گئی تھی۔وہ غیر مرعی نقطے کو گھورتے کئی برس پہلے چلا گیا۔۔

”تمہیں کچھ نہیں ہو گا ماریہ سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔ہم ہسپتال چل رہے ہیں بس آنکھیں بند مت کرنا۔۔“

exponovels

بری طرح روتے اس نے ماریہ کے وجود کو بانہوں میں اٹھایا جب ماریہ نے اسے روکتے اسکا گریبان پکڑ لیا۔

وقت نہیں سلطان۔ اب وقت نہیں۔۔ پلیز میری بات سن لو میں یہ بوجھ لے کر دنیا"

"سے نہیں جا س۔۔۔۔ سکتی۔۔

تکلیف سے اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔"

ہاشم اسے اٹھاتے کھڑا ہوا تھا اور باہر دروازے کی جانب بھاگا۔

"میں ہر۔۔۔۔ لم۔۔۔ حہ پچھتائی ہوں۔۔۔ تمہاری محبت ٹھکرانے ر۔۔ پر۔۔"

اس کے الفاظ پر ہاشم کے قدم رکے وہ ماریہ کو دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر ازیت اور مسکراہٹ بیک وقت تھی۔

"پر۔۔ یہ بھی سچ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سلطان۔۔ تم نے کہا تھ۔۔۔۔ اتم" مجھے خود سے محبت کرنے پ۔۔۔۔ ر مجبور کر دو گے تو۔۔۔۔ تم نے مجھے مجبور کر دیا

exponovels

For more visit (exponovels.com)

سلطان کہ۔۔۔میں۔تم سے محبت نہیں۔۔۔بل۔۔بلکہ عشق کرں۔۔پر میں اس کی۔۔۔اہل نہیں۔۔۔ہو سکے تو۔۔۔مجھے معاف کر دینا۔۔۔مراد عالم میری اولا۔۔۔اولاد ہے سلطان۔۔اس سے اتنی ہی۔۔۔محبت کرنا جتنی۔۔۔تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔میرے بچے کو تنہا نہیں چھوڑنا۔۔"

ہاشم اس کی سانس اکھڑتے دیکھ تیزی سے گاڑی کی جانب بھاگا۔

"حنان کی بیوفائی سے زیادہ مجھے تمہاری محبت کی تڑپ نے مارا ہے سلطان۔۔۔میں غلط تھی۔۔محبت مجھے حنان سے نہیں تم سے تھی۔۔لیکن میں اس محبت کو پہچان نہیں سکی۔۔"

الفاظ ادھورے رہ گئے تھے۔ہاتھ نیچے لڑھک گیا تھا اور سلطان کا جسم بھی ماریہ کے جسم کے ساتھ ساکت ہو گیا تھا۔

آنسو کا ایک شفاف قطرہ اسکی آنکھ سے گرا۔۔جسے ہتھیلی میں لیتے وہ ہاشم گہرہ مسکرایا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں تم سے اب بھی بہت محبت کرتا ہوں ماریہ۔۔یہ دیکھو تمہاری محبت کبھی آنسو بن" کر ساتھ ہوتی ہے تو کبھی مسکراہٹ بن کر۔۔۔

"تمہاری محبت ہر لمحہ میرے ارد گرد مہکتی ہے۔۔

سکون سے آنکھیں موندتے ہاشم سلطان مسکرایا کہ ماریہ کے جسم کی چاہ تو اسے پہلے بھی نہیں تھی۔اس نے ماریہ کے ہوتے ہوئے بھی۔ماریہ سے محبت کی تھی۔اور ماریہ کے چلے جانے کے بعد بھی اسی سے محبت کی تھی۔

کہ محبت تو جسموں سے ماورا ہو کر جزباتوں کی سچائی سے روح سے کی جاتی ہے۔

ختم شد

exponovels

For more visit (exponovels.com)